

جاناں
از قلم مصباح ملک
مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

وقت اچھا ہو یا برا گزر ہی جاتا ہے بس فرق اتنا ہوتا ہے کہ اچھا وقت جلدی گزرتا ہے اور برا وقت رینگ رینگ کر گزرتا ہے لیکن دونوں صورتوں میں وقت کا کام گزرتا ہے۔

میر سالار حیدر اپنے آفس میں بند آنکھوں کے ساتھ آرام دہ صوفے پہ بیٹھا گھٹنے پہ رکھے ہاتھ کو حرکت دے رہا تھا اور اس کے دائیں جانب اس کا خادم خاص کرم داد کھڑا تھا اور پریشانی سے اپنے صاحب کو دیکھ رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کا صاحب ایسے انداز میں تب ہی بیٹھتا ہے جب کسی کو جہنم واصل کرنا ہوتا ہے اور وہ سوچ رہا تھا کہ آج کس کی باری ہونی ہے

میر سالار حیدر نے ایک دم سے اپنی کالی گھور سیاہ آنکھوں کو کھولا اور کرم داد پہ گاڑی تو وہ بوکھلا کے ادھر، ادھر، ادھر دیکھنے لگا

داد آج رات کیلئے سپیشل پروگرام ہونا چاہئے اور خاص مہمان کو بلاوا بیچھ دو "میر سالار"
نے ایک دم سے کرم داد کو حکم دیا

بلاوے کا مطلب کسی کو اٹھانا ہے

"جی صاحب جی جیسا آپ کا حکم"

کرم داد کو پتہ تھا کہ آجکل اس کا صاحب آفان پہ تپا ہوا تھا جس کو میر کی دو تین بزنس
ڈیل کا پہلے ہی پتہ چل گیا تھا اور وہ اڈیلز لے اڑا تھا

بس معلوم کرنا ہے کہ اتنی ہمت کس میں آگئی ہے جو بار بار غداری کر رہا ہے اور میری "آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے" میرے سالار بڑبڑایا

جو حکم آپکا "کرم داد جواب دے کے آفس سے باہر نکل گیا"

وہ میر سلار حیدر تھا بزنس کی دنیا کا بادشاہ جسے ہر الٹی چال کو سیدھا کرنا بھی آتا تھا اور بگڑے کام کو سنوارنا بھی۔ وہ جب اپنی گھور سیاہ آنکھوں کو اٹھا کے دیکھتا تو اگلے بندے کو نظروں سے ہی بھسم کر دیتا اس کی آنکھوں میں ہر وقت ہی سرد تاثر رہتا تھا جو اگلے انسان کو اس کی اوقات میں ہی رہنے دیتا تھا۔ اس کی پرسنیلٹی تھی ہی ایسی کہ کوئی بات کرتے ہوئے لاکھ بار سوچے۔ کھڑی مغرور ناک اور گھنی سیاہ مونچھوں کے نیچے عنابی لب جو مسکرانے کا ہنر کم ہی جانتے تھے۔ وہ جب چلتا ہے تو اپنے پاؤں کی دھمک کو زمین پہ...

وہ جتنا خوش شکل تھا، اتنا ہی دشمنوں کیلئے بے رحم تھا

میر سالار سے بھڑنے کیلئے اس کے جیسے ہی دماغ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ دماغ شاید ہی کسی کے پاس ہو

اسی وجہ سے لوگ اسے

Lucifer, Devil

اور

beast

کے ناموں سے بھی پکارتے ہیں

o o o

The Devil

آج کی تازہ خبر، آپ سب کی نظرِ ثنائیہ نے لاؤنج میں آتے ہی اپنا سپیکر پھاڑا اور لاؤنج میں
بھیٹی ساری عوام نے اپنا کام چھوڑ کے اسے دیکھا جیسے وہ واقعی نیوز اینکر ہو

یار جلدی بتا ایسی کونسی نیوز ہے "یہ سدا کی جلد باز نیشہ تھی
ارے کچھ نہیں ہونا بس بکو اس ہی کرنی ہوگی تانی نے "مہک نے منہ بنا کر کہا

ارے سن تو لو کیا پتہ کام کی خبر ہو" یہ ولی کی آواز تھی جو تانی کے ہر کام کو ٹیھک ہی کہتا ہے کیونکہ اسے تانی دل و جان سے پسند جو ہے

بس بس چپ کر جاؤ تم لوگ۔ میں جو خبر سنانے لگی ہوں اس کو سن کے تم لوگوں کے منہ کھل جانے "لٹانیہ نے دھاڑ کے کہا

تو بہن سنا دو یا پھر بیس توپوں کی سلامی دیں "نیشہ نے جل کے کہا

بیس نہیں اکیس توپوں کی سلامی ہوتی "میشہ نے فقرہ صیح کرنا لازمی سمجھا

تم لوگ اپنی چمچ بچ بند کرو گے "ولی نے غصے سے کہا

ہاں ہاں کیوں نہیں "سب نے مل کے شوخی سے کہا

-----تو سنو آج کی تازہ خبر یہ ہے کہ

اکیا

"یہ نہیں ہو سکتا

”امپو سیبل

"قیامت آسکتی ہے مگر یہ نہیں

سب نے اپنی اپنی بولی سٹارٹ کر دی

چلو جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا "ولی نے محفلِ برخواست کی

میر سالار نے "وائیٹ ولا" کے سامنے گاڑی روکی تو گارڈ نے جلدی سے گیٹ کھول دیا ورنہ دیر ہونے کی صورت میں وہ نوکری سے فارغ ہو جاتا۔ اسی وجہ سے پہلے بھی تین گارڈ نوکری گنوا چکے تھے

وائٹ ولا کو میر سالار فی خود سے ڈیزائن کر کے بنوایا تھا اور وہ دیکھنے والوں کو مبہوت کر دیتا تھا... اس ولا میں ہر چیز ہی سفید ہے کیونکہ میر کو سفید رنگ بہت ہی پسند ہے

میر نے گاڑی سے نکل کر سفید روش پر قدم جمائے اور گھر کی پچھلی سائیڈ کی طرف قدم بڑھائے

وہ ادھر تب ہی جاتا تھا جب کسی کو تکلیف دینی ہو

میر اپنی سرد آنکھوں کے ساتھ پچھلی سائیڈ پہ بنے تہہ خانے میں اترنے لگا

تمہ خانے کو اس طرح ڈیزائن کیا گیا تھا کہ دیکھنے والوں کو صرف ایک کمرہ لگتا ہے لیکن حقیقت میں اس کے اندر سے بھی کمرے نکلتے تھے اور ان میں بھی تمہ خانے بنے .. ہوئے تھے اور اس طرح کا کام صرف میر سالار ہی کر سکتا ہے اور کوئی نہیں

ہاں داد اس نے کچھ بتایا یا میرے آنے کا انتظار کر رہا ہے "میر نے اپنی سرد آواز میں پوچھا

نہیں صاحب کچھ نہیں بتایا "داد نے سر جھکا کے جواب دیا

تو پھر تم اس کی میزبانی کر رہے ہو "میر نے دھاڑ کے کہا

"دفع ہو جاؤ اور جاتے ہوئے دروازہ لاک کر دینا

کرم داد سر جھکاتے ہوئے باہر چلا گیا

ہاں تو تم سفیان دی گریٹ غدار، تمہیں لگا کہ میں اتنا بیوقوف ہوں جسے یہ ہی پتہ نہیں لگے گا کہ میرے بزنس کی خبریں باہر کون دے رہا، مجھے دوسری ڈیل پر ہی پتہ چل گیا تھا تیسری تو صرف کنفرم کرنے کیلئے تھی "میر نے پلاس کو اپنے ہاتھ میں گھاتے ہوئے کہا

سر مجھے معاف کر دیں یہ پہلی بار ہوا ہے آئندہ نہیں ہو گا "سفیان نے روتے اور گڑگڑاتے ہوئے کہا

پہلی بات تو یہ ہے کہ تم نے پہلی بار نہیں کیا اور دوسری بات یہ کہ غداری کیلئے میری ڈکٹری میں معافی جیسا کوئی لفظ نہیں "میر نے سرد آواز میں کہا

اور ایک دم سے ہی پلاس سے کڑک کی آواز کے ساتھ اس کی پانچوں انگلیاں توڑ دی اس کے بعد تیز نوک دار چاقو سے اس کی ٹانگوں پر چھوٹے چھوٹے کٹ لگائے، سفیان کی چیخوں کی آواز باہر تک جاتی اگر کمرے ساؤنڈ پروف نہ ہوتے

کل پھر آؤں گا تاکہ تم مجھے اچھی طرح یاد رکھو اور بھولے سے بھی نہ بھول پاؤ کہ میرا سالار حیدر سے واسطہ پڑا ہوں

The one and only lucifer"

اس کی بندھی ہوئی کرسی کو دھکا دیتے ہوئے میرا باہر نکل گیا اور پیچھے صرف سفیان کی چیخیں رہ گئی تھی

اپنے جنت جیسے بیڈروم میں آکر میر پہلے فریش ہونے کی نیت سے واش روم میں گھس گیا

میر کے چہرے سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اب وہ کتنا فریش اور ہشاش بشاش ہے

صادق خان اپنے کمرے میں نظر کا چشمہ لگائے کتاب پڑھنے میں مصروف تھے جب دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی اور وہ دستک سے ہی پہچان گئے تھے کہ باہر کونسی ہستی ہے

آجاؤ بیٹا"صادق خان نے مسکراتے ہوئے اجازت دی

پریام نے ہلکا سا سر اندر کر کے دیکھا کہ کہیں اماں جان تو نہیں ہیں جب یقین ہو گیا کہ بابا جان کے علاوہ کوئی نہیں ہے تو آہستہ سے قدم بابا کی طرف بڑھائے

صادق خان نے نظر کا چشمہ اتارا اور اپنی سب سے چھوٹی اور پیاری بیٹی کو دیکھا جسے دیکھتے ہی انہیں پریام کی پیدائش یاد آگئی کہ جب پتہ چلا کہ ان کے گھر میں ننھے مہمان نے آنا ہے تب وہ اپنے چھوٹے بیٹے کی بھی شادی طے کر چکے تھے اور وہ خود پوتوں اور نواسوں والے ہو چکے تھے

ایسے میں یہ خبر سب گھر والوں پر بجلی بن کے گرمی اس کی بیوی او سب گھر والوں نے بہت کوشش کی کہ یہ بچہ نا ہو مگر صادق خان کی قسموں اور دھمکیوں کی وجہ سے کچھ نا کر پائے

..ایسے میں چھوٹے بیٹے کی شادی بھی جلدی کر دی اور بیٹی کی بھی

پریام سے پہلے صادق خان کے پانچ بچے تھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں سب سے بڑے والے عدنان۔ اس کی شادی بیوی کی بھانجی نعیمہ سے کی ان کے چار بچے ہیں ولی، میشہ، وصی اور نیشہ

پھر حفصہ اس کے بھی دو بچے ہیں مشال اور سفیان اس کے بعد آفان اس کے بھی تین بچے ہیں تانیہ، ثانیہ اور تقی سب سے چوٹھا سلمان اس کے بھی دو بچے مہک اور علی۔ پھر اقصی اس کے بھی دو بچے ہیں ناجیہ اور ناعمہ

سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا کہ اچانک صادق کی بیوی نسیم کو پریگننسی کی خبر ملی وہ بھی تب جب بڑے بیٹے کے تین درمیان والے کے دو اور بیٹی کے بچے بھی پیدا ہو چکے تھے

پریام کی پیدائش پر کوئی بھی خوش نہیں تھا یہاں تک کہ اس کی ماں بھی نہیں بھائی بہنیں اور بھابھیاں تو دور کی بات تھی

پریام کے پیدا ہونے کے بعد سب گھر والوں نے ایسا رویہ رکھا جیسے گھر میں کوئی نیا اضافہ نا ہوا ہو بس یہ اس کے بابا جان ہی تھے جو اس کا خیال رکھتے اس کا فیڈر بنانا اس کے کپڑے بدلنا اور ہر چیز کا خیال رکھنا

پریام بچپن سے ہی الگ تھلگ اور اکیلی رہتی تھی ہر وقت اپنی کمرے میں گھسی رہتی تھی جس کی وجہ سے وہ تھوڑا اٹک اٹک کے بولتی ہے

جج... جج بابا جان "پریام نے آہستہ سے کہا

پریام کی آواز سنتے ہی صادق خان چونکے

آؤ بیٹا بیٹھو "بابا نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اس کے بیٹھتے ہی بابا نے گلا صاف کیا اور آہستہ سے بولے

"بیٹا آپکا ایڈمیشن تھرد ائیر میں ہو گیا ہے اور کچھ دنوں تک آپکو ہاسٹل بیچھ دیں گے

پریام نے گبھرا کے نظریں اونچی کی لیکن بول کچھ نہیں پائی

وہ ابھی جم اور ایکسر سائز سے فارغ ہی ہوا تھا کہ اچانک سیل فون کی رنگ ٹون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس نے غصے سے فون کی طرف دیکھا اور سیکرٹری کی کال دیکھ کے پک کی

ہاں بولو صبح صبح کیا مصیبت آگئی ہے جو تمہیں چین نہیں لینے دے رہی "سالار نے غصے سے چبا چبا کر کہا جیسے اگر وہ سامنے ہوتا تو ضرور دو تین تمھڑ کھا چکا ہوتا

جج... جی سر وہ ہماری لندن گروپ کے ساتھ جو ڈیلنگ ہوئی تھی اس کی فائل چوری ہو
"..... گئی ہی اور

اور....." سالار نے اپنی مخصوص سرد آواز کو کینچھا

تو پھر بھی تم نے غداری کرنے کی کوشش کی "سالار نے دھاڑتے ہوئے کہا جیسے اگر وہ سامنے ہوتا تو اب تک اس کے ہاتھوں قتل ہو چکا ہوتا

سسسس.....ایاز کو ایک دم شاک لگا کہ سالار حیدر کو کیسے پتہ چلا

تمہیں کیا لگا کہ تم فائل چوری کرو گے میرے ہی آفس سے اور مجھے ہی پتہ نہیں لگے گا
میں اتنا بڑا بزنس مین اپنے آفس کو کچھ خاص تو بناؤں گا کہ کوئی عام شخص نہ گھس پائے
سالار نے سرد آواز میں کہا "

سر.... آٹم سوری سر آئندہ نہیں ہوگا مجھے معاف کر دیں بس آخری موقع دے دیں میں
ساری عمر آپکی نوکری کروں گا "ایاز نے گڑگڑاتے ہوئے کہا

"جانا تمھابٹ لندن جانا زیادہ ضروری ہے

"لیکن صاحبِ حویلی میں بھی تو چھوٹے سرکار کے بیٹے کی منگنی ہے

کرم داد "سالار نے چبھتے ہوئے داد کو ٹوکا

جی صاحب جی "اکرم داد نے گھڑ پڑا کر جواب دیا

"میرے لیے فیملی زیادہ امپورٹنٹ ہے یا بزنس

فیملی کو تو اس نے چھ سال پہلے ہی چھوڑ دیا تھا جب وہ 22 سال کا تھا، بڑے سرکار (ابا) نے اسے سیاست میں شامل ہونے کو کہا اور میر نے بزنس کو ترجیح دی اس بات

پیام کو صبح ہی بابا نے بتایا تھا کہ آج شام تک ہاسٹل کیلئے نکلنا ہے تو جو باقی تیاری رہ گئی ہے وہ اپنی مکمل کر لے

پریام کو انتظار تھا کہ آج شاید اماں جان اور اس کے بھائی ملنے یا پھر بھتیجے ہی آجائیں
لیکن کسی نے آنا تھا اور نہ کوئی اس کے روم میں آیا
اس لیے وہ اداس سی بیٹھی کبھی ہاتھوں کے ناخن کترنے لگ جاتی یا پھر ان کو زور سے
رگڑنے لگ جاتی
اس طرح کرتے پورا دن گزر گیا اور شام بھی ہو گئی

اتنے میں بابا جان نے دروازے پہ دستک دی اور پری کو بلایا

"پری بیٹا، آجاؤ

"جج..جی بابا آ..آئی

بابا کو پتہ تھا اس نے کچھ نہیں کرنا اس لیے ساری پیکنگ خود کر کے ڈرائور کے ہاتھوں
گاڑی میں سامان رکھوا دیا تھا

پری نے آخری نظر کمرے پر ڈالی اور باہر نکل گئی

گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اس نے پیچھے مڑ کے لازمی دیکھا جیسے کوئی تو اس کو خدا حافظ کہنے آئے گا

بابا نے جب پری کو اس طرح دیکھا تو نرمی سے بولے

"بیٹھ جاؤ پری گاڑی میں

سارے گھر والے بے حس ہیں "بابا جان بڑبڑائے

پری بے دلی سے گاڑی میں بیٹھی اور بابا جان کے بیٹھتے ہی ڈرائور نے گاڑی آگے بڑھا دی

پری یہ لو میں نے تمہارے لیے موبائل لیا ہے اب ہم روز بات کیا کریں گے "بابا نے پری کو خوش کرنے کے لیے موبائل دکھایا

پری نے موبائل لے کے بے دلی سے ایک طرف رکھ دیا فی الحال وہ بہت زیادہ اداس اور ڈری ہوئی تھی۔ بابا نے جب پری کو اس طرح دیکھا تو سمجھانا لازمی سمجھا

بابا جان اور وہ ہاسٹل کے اندر چلے گئے اور پیچھے ڈرائیو پری کا سامان نکال کے لانے لگا

جو راز نہ رکھ سکے وہ ہمراز بدل دو
تم کھیل وہی کھیلو لیکن انداز بدل دو

ابھی میرے سالار لندن میں اپنے اپارٹمنٹ کے اندر پہنچا ہی تھا کہ سیل فون رینگ کرنے لگا
اس نے بے دلی سے کال پک کی

"ہاں کرم داد بولو اب کیا مسئلہ ہے مجھے کبھی تو سکون کا سانس لینے دیا کرو

پتہ نہیں لوگ اپنی کمزوری کیوں نہیں رکھتے، اب ہم جیسے مجبور و لاچار بندے فیملی کو کمزوری نہ بنائے تو اور کیا کریں "میر نے بڑبڑاتے ہوئے تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سیل فون کو پاکٹ میں گسیں اور گنگناتے ہوئے بیڈروم میں گھس گیا

پری نے جیسے ہی ہاسٹل کے روم میں قدم رکھا کوئی چیز ٹھاکر کے چہرے پہ بھی اور فل والیوم میں گانے کے بول اس کے کانوں میں پڑے

مولا میرے مولا میرے مولا میرے

راز یہ اس نے مجھ پر کھولا

کہ عشق محبت جس کے دل میں

اس کو پسند کرتا ہے یہ مولا میرا دل

یہی مولا یارا

پری نے انکھیں گھما کے دیکھا تو اس کی ہم عمر لڑکی اچھلتی کودتی نظر آئی۔ اس لڑکی نے بھی پری کو مڑ کے دیکھا اور بھاگتی ہوئی پریم کے پاس آئی اور اس کے چہرے کو ہاتھ لگا کے دیکھنے لگی جیسے یقین کرنا چاہتی ہو کہ زیادہ زور سے تو نہیں لگا

اوہ آٹم سوری آٹم ریلی سوری یار، مجھے نہیں پتہ تھا کہ کمرے میں کوئی داخل ہوا ہے آپکو زور سے تو نہیں لگا "اس لڑکی نے مسکین سی شکل بنائی

نن .. نہیں لگی اٹس... اٹس او کے "پریم نے اس کے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا

نہیں مطلب جان کہنے پہ اتنا کون شرماتا ہے ، اب پری کو کسی نے پہلی بار جان کہا ہے
وہ تو شرمائے گی نا

ایک دنیا ہمیں خراب ملی
ایک دنیا کو ہم خراب ملے

ابھی وہ ایئرپورٹ سے باہر ہی نکلا تھا جہاں دور سے اسے کرم داد گاڑی کے پاس کھڑا نظر آیا تو وہ سامان کو کینچھتا گاڑی کے پاس پہنچا، کرم داد کو سامان پکڑاتا خود گاڑی کی پچھلی

سیٹ پر آرام دہ انداز میں بیٹھا، کرم داد سامان کو گاڑی میں رکھتا جلدی سے ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھا

کرم داد "میر نے بند آنکھوں سے داد کو پکارا

جی صاحب جی "داد نے تابعداری سے جواب دیا

گاڑی کو گھر کی بجائے آفندی ولا کی طرف موڑ دو "میر نے آہستہ سے داد کو حکم دیا

جیسا آپکا حکم میر صاحب "گاڑی کو آفندی ولا کی طرف موڑتے ہوئے جواب دیا

کرم داد جانتا تھا میر سالار حیدر آفندی ہاؤس تب جاتا ہے جب وہ اپنی فیملی کو یاد کر کے تھوڑا افسردہ یا غمگین ہوتا ہے اور آفندی ہاؤس وہ گھر ہے جہاں میر کا بائیں جیسا دوست زوار آفندی رہتا ہے اور وہاں جا کر میر اپنا ہر غم بھول جاتا ہے جب میر نے تویلی کو خیر باد کہا تھا تب ان لوگوں نے میر کو مینٹلی ہی نہیں بلکہ فنانٹلی بھی سپورٹ کیا تھا

آفندی ہاؤس کے آتے ہی کرم داد کی سوچوں کو بھی بریک لگا

اب تم گھر چلے جاؤ داد , میں خود آجاؤں گا زوار کے ساتھ "میر نے گاڑی سے نکلتے ہوئے داد کو مخاطب کیا

داد سر ہلاتے ہوئے گاڑی موڑنے لگا

اوکے اوکے بتاؤ "سونی ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولی ورنہ شاید وہ بات ہی نا بتائے

تو ہوا یہ کہ اس پارٹی میں بیوٹیفل لڑکی میر کے پاس آئی اور بولی ہائے ہنڈسم، آگے سے مسٹر کہتے ہینڈسم مجھے ایک ہی لڑکی بلاتی اور وہ بہر حال تم نہیں ہو اس کے بعد میر کو کہتی کبھی ہمارے ساتھ بھی کافی پینے چلیں تو جناب کہتے میں کافی ہمیشہ تنہائی میں پیتا ہوں تب تو اس لڑکی کا چہرہ دیکھنے والا تھا، توبہ توبہ اللہ معاف کرے

اس کے بعد بھی وہ ہمت نہیں ہاری بیچاری نے چائے کی آفر کر دی تو موصوف کا جواب سنو "چائے میں جب ڈپریس ہوتا ہوں تو پیتا ہوں اب تمہارے ساتھ ڈپریس ہو کر تو جانے سے رہا، ہاں میں سموکنگ دوسروں کے ساتھ کر لیتا ہوں اگر کبھی کرنے کا ارادہ ہو تو بتائیے گا"

اس کے بعد وہ لڑکی ہمارے آس پاس نظر نہیں آئی "زوار نے ہنستے ہوئے بتایا

او مائی گاڈ میر یہ باتیں بھی کوئی لڑکیوں سے کرتا ہے "سونیا نے ہنستے ہوئے اور افسوس سے میر کی طرف دیکھا

یار تو میں نے کونسا لڑکیوں کے ساتھ باتیں کرنے کی ڈگری لی ہوئی "میر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا

"میر آپ نے ساری زندگی ایسے ہی رہنا، آپ کو کوئی نہیں بدل سکتا

نہیں نہیں سونی کیا پتہ کوئی ایسی ہو جو میر سالار حیدر کو بدل دے "زوار نے میر کی طرف مزاحیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا

زوار صاحب فی الحال تو کوئی ایسی پیدا ہی نہیں ہوئی جو میر سالار حیدر کو بدل دے، اگر ایسا ہوا تو میر اس کی زندگی بدل دے گا "میر نے دو ٹوک انداز میں کہا

اگر تم نے نہیں جانا تو میں بھی نہیں جا رہی , صبح میم پوچھیں گی تو بتا دوں گی میرے ساتھ بازار جانے والا کوئی نہیں تھا "ہانی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

نن .. نہیں تتم جج جاؤ مم .. میں کچھ کر لوں گی "پری نے سر میں خرش کرتے ہوئے بولی) جب بھی پری پریشان یا شرمندہ ہوتی یونہی سر میں خارش کرنے لگ جاتی (

میں نے کہانا میں بھی نہیں جا رہی , میں ہی پاگل ہوں جو تم سے باتیں کرتی رہتی ہوں ہر وقت تمہارے ساتھ رہتی ہوں تمہارے لیے پریشان رہتی ہوں , تمہیں تو میرے ہونے یا نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا "ہانی نے پری کو بلیک میل کرنے کیلئے کافی غصے سے باتیں سنائی اور پریم سدا کی بھولی بلیک میل ہو چکی تھی حالانکہ پری نے کبھی بھی ہانی کو اپنے ساتھ باتیں کرنے کیلئے نہیں کہا وہ تو خود دو چار لفظ بول کے چپ ہو جاتی ہے یہ تو ہانی ہے جو ہر وقت پڑ پڑ بولتی رہتی ہے

مم .. میں چل رہی ہے .. ہوں نا کالج "پری نے ہانی کے غصے سے ڈرتے ہوئے کہا

یہ ہوئی نا بات میری جان "ہانی نے جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے پری کو گھمایا

(واللہ واللہ کیسے منہ پھاڑ کے جان کہہ دیتی یہ ہانی بھی نا (پری بلش ہوتے گالوں کے ساتھ دل میں سوچتے ہوئے تیار ہونے چل دی

ابھی پری اور ہانی کلاس لینے کے بعد کالج کی پارکنگ سے گزر ہی رہی تھیں کہ دوسری طرف سے موڑ کاٹ کر آتی گاڑی کے نیچے آنے سے بال بال بچ گئیں اور گاڑی میں بیٹھا زوار بھی ایک دم پریشان ہوا وہ سونی کو کالج سے ڈرائور کی غیر موجودگی کی وجہ سے پک کرنے آیا تھا

ہانی نے غصے سے گاڑی کی طرف دیکھا اور گاڑی کی طرف بڑھی پری نے اس کے بازو کو کھینچ کر روکنے کی ناکام کوشش کی تھی مگر وہ ہانی ہے یار کسی کو نہ چھوڑنے والی

اے مسٹر شیشہ نیچے کرو "ہانی نے شیشہ بجاتے ہوئے کہا

او سوری مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ آگے سے گرلز گزر رہی ہیں "زوار شرمندہ ہو کر بولا

مسٹر اندازے کی بات نا ہی کرو تو اچھا ہے مجھے پتہ چل گیا تھا سامنے والے کو گاڑی نہیں چلانی آتی "ہانی بازو اوپر کرتے بولی

کیا مطلب ہے آپکی اس بات کا "زوار نے بھی شرمندگی کو بھلاتے ہوئے کہا

مطلب یہ ہے کہ مجھے دیکھتے ہی اندازہ ہو گیا تھا کسی کو پہلی بار گاڑی ملی ہے اور وہ شوخی سے چلاتے ہوئے آرہا ہے "ہانی نے ناک چڑھا کے کہا اور ایسے کرتے زوار کو وہ اتنی اچھی لگی کہ زوار کا دل کیا وہ اپنا سارا غصہ بھول جائے مگر بدتمیز لڑکی کو جواب بھی تو دینا تھا

دیکھو لڑکی میں اٹھارا سال کی عمر سے گاڑی چلا رہا ہوں تم اس طرح سے نہیں بول سکتی ہو "زوار تھوڑا تحمل سے بولا

"پھر تو یہ بات آپ کو شرم کے مارے کسی کو نہیں بتانی چاہیے

"وہ کیوں بھلا

بس بس پہلے کافی نہیں ہوئی جو ابھی اور بھی کروانی باقی ہے "میر نے تنزیہ پوچھا

ہاں تم تو باتیں کر سکتے ہو تمہارے ساتھ ایسا ہوتا نا تو میں پوچھتا "زوار نے غصے سے میر
کی طرف دیکھا

پہلی بات تو یہ کہ میں اپنے ساتھ ایسا کرنے والوں کا منہ توڑ دوں اور دوسری بات مجھے
دیکھتے ساری باتیں ویسے ہی بھول جانی یو

know

نا آئی ایم ہنڈسم انڈ ہاٹ۔ اب کوئی مجھے باپ تو نہیں کہہ سکتا "میر نے پہلے دو ٹوک انداز
میں اور پھر ہنستے ہوئے کہا

ہاں اس لیے ساری لڑکیاں مجھے چھوڑ کے تیری طرف بھاگتی ہیں اور ملتا ان کو پھر بھی
کچھ نہیں "زوار نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا

اچھا اب وہ کام بتا جس کیلئے تو میرے پاس آیا ہے "سالار سرپس ہوتے ہوئے بولا، وہ لڑکیوں کے ذکر پر ایسے ہی سرپس ہو جاتا ہے

اچھا باس بتاتا ہوں، لڑکی کے نام پڑا ایسے چڑتا ہے جیسے تیرے ساتھ کسی نے بیوفائی کی ہو "زوار نے بھی چڑتے ہوئے کہا

زوار بی سرپس نہیں تو اپنے آفس سے دھکے دیتے ہوئے نکالوں گا "میر نے وارنگ دیتے ہوئے کہا اور کچھ بعید نہیں تھا وہ ایسے کر بھی دیتا کیونکہ وہ ایک دو بار زوار کو اپنے گھر سے نکال چکا تھا

زوار کو مجبوراً سرپس ہو کے میر کو بزنس کی بات بتانی پڑی

"کیا.... پری اب میں یہی سوچتی رہوں میری زندگی میں صرف یہی ایک چیز رہ گئی ہے
ہانی نے بے یقینی سے پری کی طرف دیکھا

نن.. نہیں لل.. لیکن تت.. تم شرمندہ بھی تو نہیں ہو "پری نے بیچاگی سے کہا

"دیکھو میری جان یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے جس کیلئے تم یوں پریشان ہوتی رہو
ہانی نے پری کے چہرے کو ہاتھوں میں لے کے کہا

او.. او کے بٹ تت.. تم مجھے یہ تو نا کہو "پری نے بلش
ہوتے گالوں کو رگڑا

ہانی کو پتہ چل گیا تھا کہ وہ اس کے جان کہنے کی بات کر رہی

ملاوٹ کا دور ہے صاحب

ہاں میں ہاں ملا لیا کرو

میر نے ابھی آفس سے باہر قدم رکھا تھا کہ سیل فون کی رنگ نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا..

ملاوٹ کا دور ہے صاحب

ہاں میں ہاں ملا لیا کرو

میر نے ابھی آفس میں قدم رکھا ہی تھا کہ سیل فون کی رنگ نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

ہاں بولو داد کیا بات ہے "میر نے کال پک کر کے سیل فون کان سے لگایا

صاحب جی رانا صاحب کے ساتھ جو زمین کی ڈیلنگ ہوئی
تھی اب وہ اس سے انکار کر رہا ہے "اکرم داد نے مؤدبانہ انداز میں کہا

اور تم نے رانا صاحب کے انکار کی وجہ معلوم کی ہے "سالار نے ماتھے کو رگڑتے ہوئے
کہا

جی صاحب پتہ چلا ہے کہ آفان خان نے رانا صاحب کو ہم سے زیادہ پیسہ دینے کا لالچ دیا
ہے"

"اور رانا جی لالچی ہو گئے ہیں

"جی صاحب جی

تو پھر داد اس لالچ کو ختم کرنا پڑے گا "میر نے چٹیر ہلاتے ہوئے کہا

"جیسا آپکا حکم صاحب

ایک منٹ داد، مجھے خود رانا سے ملنے دو اسے میرا سالار حیدر کو بھی تو جاننا چاہیے کہ میرا سالار حیدر کیا چیز ہے

اس کے بعد زمین کی ڈیلنگ بھی ہو جائے گی "میر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"تو صاحب میں ملاقات کا انتظام کرواتا ہوں

"داد خیال رکھنا کہ ہجوم والی جگہ نا ہو تم جانتے تو ہو میرا غصے پہ کنٹرول نہیں ہے

جی صاحب آپکی پسندیدہ جگہ ہوگی "داد نے سمجھتے ہوئے جواب دیا

"ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں رانا صاحب سے

"اوکے صاحب جی

آفان خان بہت اونچا اڑ رہے ہو تمہارے پر تو میں خود کاٹوں گا بس تھوڑا صبر کر لو پہلے
اس رانا سے نبٹ لوں "میر بڑبڑاتے ہوئے لیپ ٹاپ کھولنے لگا

اب تیرا زکر ہونے پر ہم
لا حول ولا قوتہ پڑھتے ہیں

مسٹر نعمان آپ سے مل کر اچھا لگا مجھے یقین ہے کہ آپ کے ساتھ بزنس ڈیل ہمیں بہت فائدہ دے گی "زوار نے ریسٹورنٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا
آج زوار کی مسٹر نعمان کے ساتھ میٹنگ تھی جو بخوبی انجام تک پہنچی تھی

جی بالکل مجھے بھی یقین ہے کہ ہم ساتھ مل کر اچھا بزنس کریں گے "مسٹر نعمان نے خوشدلی سے جواب دیا

اوکے، کل میرے آفس میں فائل ڈیل کر لیں گے "زوار ہاتھ ملاتے ہوئے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا

"او میڈم , میں آلریڈی شریف ہوں اور آپ کے سامنے بننے کی ضرورت نہیں ہے مجھے زوار نے تلملاتے ہوئے کہا

آہو ہر آوارہ شخص اپنی بارے میں یہی بیان بازی کرتا "ہانی نے یہ کہتے ہوئے پری کا ہاتھ تھاما اور سرک کر اس کر گئی

بیچھے زوار صرف غصے سے دانت پیس کر رہ گیا

میں زوار آفندی جو اپنے سرکل میں بہت شریف اور ہینڈسم ہے تمہیں آوارہ اور لفنگا لگتا ہوں تمہیں تو میں اب کی بار نہیں چھوڑوں گا بس ایک بار مل جاؤ "زوار دانت کچکچاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا

لوگ اچھا نہیں سمجھتے یار
میں نے اچھا بن کے بھی دیکھا

میر رانا صاحب سے مل کے اور اس سے سگنیچر کروانے کے بعد رات کو نو بجے وائٹ ولا
پہنچا تھا

فریش ہونے کے بعد صرف بنیان ٹراؤزر میں بالوں کو تولیے سے رگرتا ہاتھ روم سے باہر
نکلا بنیان میں بھی اس کا کسرتی جسم واضح ہو رہا تھا بلاشبہ وہ ایک خوبصورت مرد ہے جس
پہ کوئی بھی لڑکی فدا ہو سکتی ہے

دروازے پہ ہوتی دستک نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

یس کم ان "میر نے بھاری آواز میں اجازت دی

سلام صاحب "کرم داد نے کمرے میں داخل ہوتے سلام کیا

وعلیکم السلام کرم داد، کہو کیسے آنا ہوا "میر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا

صاحب حویلی سے بڑی بی بی صاحبہ کی کال آئی تھی کہ اماں جان دو دن بعد اپنا چیک
اپ کروانے کیلئے شہر آرہی ہیں تو آپ ان سے ہاسپٹل میں ہی ملنے چلے جائیے گا "داد
نے مؤدبانہ انداز میں کہا

چار سال پہلے میر کی اماں جان کو کڈنی پرابلم ہوئی تھی تب وہ شہر آئی تھیں اور میر سے
بھی تب ہی ملی تھیں۔ اس کے بعد اماں جان کی کڈنی پرابلم تو ٹھیک ہو گئی تھی مگر میر

کی ڈاکٹر کو دھمکی کے بعد وہ میر کو ملنے کیلئے ہر مہینے بغیر کسی وجہ کے چیک اپ کروانے آتی ہیں اور اس بات کو صرف میر، اماں جان، بڑی بی بی اور داد ہی جانتے ہیں

ٹھیک ہے داد میں مل لوں گا، اس دن کی ساری میٹنگز کینسل کر دو اور بابا جان کو کسی طرح بڑی کروا دینا "میر نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا

جیسا آپکا حکم صاحب جی، بڑی بی بی صاحبہ نے کہا ہے کہ گریڈ کو بھی ٹائم نکال کے ملنے جائیے گا "داد نے جواب دیتے ہوئے بتایا

تمہاری بڑی بی بی مجھ پر کچھ زیادہ حکم نہیں چلاتی مطلب جس میر سالار کے حکم پر لوگ چلتے ہیں وہ میر تمہاری بڑی بی بی کے آگے کچھ بھی نہیں ہے "میر نے سر کجھاتے ہوئے کہا

جی صاحب جی "داد نے مسکراہٹ چھانے کیلئے سر نیچے کیا

ٹھیک ہے داد پھر کل ملتے ہیں "میر نے داد کو جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

باہ کتنے سال ہو گئے ہیں توہلی سے دور ہوئے اور گریا اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ پڑھنے کیلئے
شہر بھی آگئی ہے اور مجھے خبر ہی نہیں ہے "میر اپنی بے خبری پر افسوس کرتے ہوئے
کسی کو کال ملانے لگا

سلجھا ہوا ضرور ہوں مگر
ابجھنے سے گریز کیجئے

تو ہم سے دور سہی... ہماری امان میں ہے
ہم خواب میں تیرے صدقے اتارتے ہیں

یار ہا.. ہانی تمہارے سس.. ساتھ اب مم.. میں کک.. کہیں نہیں جج.. جارہی "پری نے
ہانی کو انکار کرتے ہوئے کہا جو صبح سے کہیں باہر جانے کیلئے پری کی منتیں کر رہی تھی

پری یار کیا ہو گیا یے اتنا ڈ کیوں رہی ہو کچھ نہیں ہوتا بس ایک گھنٹے میں واپس آجائیں
گے "ہانی نے ابک بار پھر سے منت کی

یار مم.. مجھے ایسا ل.. لگتا جیسے سب مم.. مجھے دیکھ رہے ہوتے ہیں "پری روہانسی ہو
کر بولی

ہاں تو میری دوست ہے ہی اتنی خوبصورت کہ لوگ مڑ مڑ کے دیکھیں "ہانی نے فخر سے ایسے کہا جیسے اپنی تعریف کر رہی ہو

اور وو.. وہ آدمی بھی تو ہمارے پپ .. پیچھے لگا ہوا ہے "پری نے باہر نہ جانے کا ایک اور نکتہ نکالا

کونسا آدمی یار "ہانی نے نا سمجھی سے پری کی طرف دیکھا

وو.. وہی جج .. جس کی تت .. تم نے انسلٹ کک .. کی ہے دو بب .. بار "پری نے یاد دلاتے ہوئے کہا

ارے وہ گاڑی والا جو بیچارا ہر وقت اپنی انسلٹ کروا کے چلا جاتا ہے "ہانی کو ایک دم یاد آیا

ہا.. ہانی تت.. تم بب.. بہت بد تمیز ہو "پری نے اس کو شرم دلانے کی کوشش کی جو کہ ہانی میں بالکل نہیں پائی جاتی

وہ تو میں واقعی ہوں , بس اب ہم جا رہی ہیں میں نہ بالکل نہیں سننے والی "ہانی نے پری کی تائید کرتے پھر سے اپنی بات دہرائی

ہا.. ہانی مم.. مجھے ڈر ل.. لگتا ہے نا "پری نے ایک بار پھر منع کرنے کی کوشش کی

پری یار بس آخری بار چل پڑو , آپی نے اس جگہ کی تصویریں واٹس اپ کرنے کو کہی ہیں ورنہ میں خود بھی نا جاتی "ہانی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

تت.. تم ہمیشہ مجھ سس.. سے بب.. نات منوال.. لیتی ہو "پری نے ہمیشہ کی طرح ہار مانی

تم جو کوئی بھی ہو میرا سالار حیدر سے بچ کر بھاگ نہیں سکتے "آفس کے دور کو آہستہ سے دھکیلتے اس نے دل میں سوچا

آفس میں ایک چھوٹی مگر بے حد حسین لڑکی کو دیکھ کر میر کو دو سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا وہ ہر قسم کی سپریشن سوچ چکا تھا مگر آفس میں لڑکی کی موجودگی اس نے بالکل نہیں سوچی تھی

پری جو بڑی محویت سے خوبصورت روم کو دیکھ رہی تھی دروازے کے کھلنے پر مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا

وہ اور ہانی ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کمپنی کو دیکھنے اور تصویریں لینے آئیں تھیں کیونکہ ہانی کی آپی نے سنز آف حیدر انڈسٹری کی ہی پکس کو واٹس اپ کرنے کو کہا تھا

ہانی بلدنگ کی دوسری طرف جانے لگی تو وہ ہانی سے اجازت لے کر اس خوبصورت حصے میں آگئی جس حصے میں میر سالار حیدر کا آفس تھا وہ چلتے چلتے اوپر آفس کے سامنے پہنچ گئی اسے سامنے بنا روم باہر سے اتنا اچھا لگا کہ روم کو اندر سے دیکھنے کی خواہش دل میں ابھری اور پری دل کی آواز پہ سر دھنتی میر کے آفس میں داخل ہو گئی

اور پری کی یہ خواہش اسے بہت زیادہ رولنے والی تھی اس کا اندازہ اسے دروازے میں اپنی طرف غصے سے گھورتے شخص کو دیکھ کر ہی ہو گیا تھا

اب وہ ڈر کے مارے خود کو کوس رہی تھی (کیا ہوتا اگر میں ہانی کے ساتھ رہتی پہلی دفع (اپنی خواہش پر چلی ہوں پتہ نہیں اب یہ شخص اتنے غصے سے مجھے کیوں گھور رہا ہے پری ڈر کے مارے دانتوں سے ہاتھ کے ناخن کچرتے ہوئے سوچنے لگی

"کون ہو تم , کس مقصد کیلئے میرے آفس میں آئی ہو کس نے تمہیں یہاں بھیجا ہے
میر سوالوں کی بوچھاڑ کرتے اور دھاڑتے ہوئے آگے بڑھا

مم .. میں وو .. وہ "پری نے جب میر کو اپنے نزدیک کھڑے دیکھا تو ڈر کے مارے چپ
ہو گئی

ہاں تہ .. تم "میر نے پری کی نقل اتاری

وو .. وہ "پری بولتے بولتے چپ ہوئی

تم خود بولو گی یا پھر میں اپنے طریقے سے بلواؤں "میر اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولا

نن .. نہیں وو .. وہ "پری بول ہی رہی تھی کہ میر کے چھونے سے جھٹکا کھا کر دور ہوئی

جس حساب سے میڈم آپ بول رہی ہیں اس لحاظ سے ہمیں پوری رات آفس میں گزارنی پڑے گی "میر نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں معنی خیزی سے کہا

پری کی بڑی بڑی آنکھیں میر کی پوری رات والی بات سن کے اور زیادہ بڑی ہوئی لیکن ڈر کے مارے کچھ بول نہیں پائی

اوکے اوکے آدھی رات کر لیتے ہیں "میر نے پری کی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا ہوتے دیکھ کر کر کہا

مم.. میں "پری نے پھر سے بولنے کی کوشش کی جسے میر نے ناکام کر دیا

میں اتنا انتظار نہیں کر سکتا اور جس طرح تم بول رہی ہو مجھے لگتا ساری زندگی نہیں بول پاؤ گی اس لیے بہتر ہے تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں وہ خود ہی پوچھ لیں گے "میر سفکی سے بولتے ہوئے کر پری کی طرف بڑھا

پپ.. پولیس کک.. کو کیوں "پری نے ڈر کے مارے خود کو ایسے پکڑا جیسے پولیس سامنے کھڑی ہوں

ہاں نا اب اگر تم شرافت سے مجھے نہیں بتاؤ گی تو پولیس کو انوالو کرنا پڑے گا کیونکہ میں خود لڑکیوں سے پانچ فٹ کی دوری پہ رہتا ہوں اور تم سے تمہارا مقصد معلوم کرنا میری مجبوری ہے "میر آفس میں مجود صوفے پہ بیٹھتا ہوا بولا

مم.. میں بب.. بتاتی ہوں نا "پری جلدی سے بولی

یہ زرا پھر سے بولنا کیا، کیا کرنے آئی ہو "میر نے اس کے نرم بازو میں اپنے ہاتھ کی انگلیاں گسھیر کر دھاڑتے ہوئے پوچھا

پری جو پہلے اچھی خاصی ڈری ہوئی تھی اس کے دھاڑنے پہ اپنے ہوش و حواس بھی کھو بیٹھی اور بے جان ہو کر میر کے بازوؤں میں جھول گئی

میر نے جب پری کو بے ہوش ہوتے دیکھا تو اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے پری کے بے جان وجود کو صوفے پر پٹخا

اب بس اس کے بے ہوش ہونے کی کسر باقی تھی "میر نے غصے سے کہا

کون ہے جو میری کمپنی کی تصویریں حاصل کرنا چاہتا ہے اب کون مجھے برباد کرنا چاہتا ہے اور اس لڑکی میں اتنی ہمت کہاں سے آئی ہے کہ سیدھا میرے ہی آفس میں گھسی اس کو میری کمپنی کا نقشہ کس نے دیا میں اتنا آسان ٹارگٹ لگتا ہوں کہ سیدھا ہی ایک حسین لڑکی کو بھیج دیا

اور لڑکی کو یہاں وہی بھیج سکتا جو یہ جانتا ہے کہ میں لڑکیوں سے دور رہتا ہوں اور اس لڑکی کو بھی کچھ نہیں کہوں گا "میر دل میں سوچتا ہوا صوفے کے قریب رکا

تم جو کوئی بھی ہو، اب تم میری مہمان ہو
اور مہمانوں کی قدر میں بہت اچھے طریقے
سے کرتا ہوں تم میرا سالار حیدر کے شکنجے سے
تب تک نہیں نکل سکتی جب تک میں تمہارا مقصد
نہیں معلوم کر لیتا، میرا سالار حیدر گیم

برابر کی کھیلتا ہے اس کا اندازہ تمہیں بہت
جلد ہو جائے گا "میر بڑبڑاتے ہوئے صوفے پر جھکا

اب پری کا بے جان وجود میر سالار حیدر کے مضبوط
بازوؤں میں تھا اور وہ آفس کے ساتھ بنی لائبریری میں موجود پچھلے دروازے سے باہر نکلا

تم اپنی اچھائی میں مشہور رہو
ہم برے ہیں ہم سے دور رہو

دل دے دیا ہے
جان تمہیں دیں گے

دغا نہیں کریں گے صنم

رب دی قسم

یارا

رب دی قسم

ہانی مزے سے گنگناتے ہوئے تصویریں بنا رہی تھی جب اسے سامنے والے روم سے
زوار آفندی آتا ہوا دکھائی دیا

او مائی گاڈ! یہ بدتمیز یہاں پر کیا کر رہا ہے کہیں واقعی یہ ہمارا پیچھا تو نہیں کر رہا اگر پری
کو بتا دیا اس نے تو سچ میں یہی سمجھنا اور پھر باہر ہی نہیں نکلتا، اس کو بتاؤں گی ہی
نہیں کہ میں نے آج دوبارہ بدتمیز کو دیکھا ہے "ہانی بڑبڑاتے ہوئے دیوار کی اوٹ میں
ہوئی

اگر اس بدتمیز کو بتایا نہیں کہ میں نے اس کو دیکھ لیا ہے تو یہ شیر بن جائے گا اور پھر سے پیچھا کرے گا، ہانی شیرنی بن شیرنی تم تو وہ ہو جو لفنگوں کو تگنی کا ناچ نچا دیتی ہو یہ "تو پھر شکل سے بھلا مانس لگتا ہے

ہانی خود کو حوصلہ دیتی اور مضبوط کرتی ایک دم سامنے آئی

زوار میٹنگ کرنے کے بعد اپنی کمپنی میں جلد سے جلد پہنچنے کیلئے باہر کی طرف قدم بڑھا رہا تھا جب کسی سے ٹکر ہوتے ہوتے بچی

آٹم سو سوری، میں تھوڑا جلدی میں تھا اگین آٹم سوری "زوار بول کر آگے بڑھنے لگا جب جانی پہچانی آواز سن کے ٹھٹھک کے رکا

"ہاں ہاں تمہیں تو بس لڑکیوں سے ٹکرانے کا موقع چاہیے ہوتا ہے

زوار جو ہانی کو دیکھ کر انجانی سی خوشی محسوس کر رہا تھا اس کی بات سن بھک سے خوشی اڑ گئی

کیا میں پہلے بھی آپ سے ٹکرایا ہوں ؟ " زوار نے پچھلا بدلہ چکاتے ہوئے کہا

نہیں میں پاگل ہوں جو تم سے بات کر رہی ہوں " ہانی کو اس کی شکل دیکھ کے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنا بدلہ لے رہا ہے

دیکھا اب تم مان رہی ہو نا کہ تم پاگل ہو " زوار چڑاتے ہوئے بولا

بول لیا تم نے جو بولنا تھا اب نکلویہاں سے " ہانی نے بامشکل اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا

اگر جاب کرنا ضروری ہے تو تم آفندی انڈسٹری چلی جاؤ وہاں لڑکیوں کیلئے اچھی جابز ہیں
میری دوست کی سسٹر بھی وہاں کام کرتی "زوار نے جلدی سے اپنی کمپنی کا نام لیا تاکہ
روز ہانی سے ملاقات اور باتیں کر سکے

کیوں ادھر کیوں نہ کروں، آپ نے تو اسی کمپنی کا کہا ہے "ہانی نے بات بنائی

ادھر کا باس بہت کھڑوس ہے، لڑکیوں سے بالکل تمیز سے بات نہیں کرتا بہت ہی
ایٹیٹیوڈ والا بندہ ہے "اگر میری باتیں سن لے تو دوستی سے ہی آؤٹ کر دے، زوار دل
میں سوچتا ہوا بولا

تمیز تو تمہیں بھی نہیں ہے بات کرنے کی مگر پھر بھی تم سے بات کر لیتی ہوں نا اور
ویسے بھی باس کو ایسا ہی ہونا چاہیے کہ تم جیسے لوگ اس سے بات کرتے ہوئے سو بار
سوچیں "ہانی نے غصے سے اپنے نتھنے پھلائے

اوہوہ تم بات کو سمجھ کیوں نہیں رہی، تمہارے لیے وہ کمپنی اچھی ہی نہیں بلکہ بیسٹ ہے "زوار نے پھر سے سمجھانے کی کوشش کی

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ خود اسے روز دیکھنا چاہتا ہے اس لیے بار بار اپنی کمپنی کا نام لے رہا ہے اگر اس نے ادھر جاب کر لی تو میر نے پہلے دن ہی اپنی زیرک نگاہوں سے اس کا راز پڑھ لینا اور پھر ہر وقت زوار کی واٹ لگائے رکھنی ہے

میرے لیے جو بہتر ہے وہ میری آپی کو تم سے زیادہ معلوم ہے اس لیے تم اپنا مشورہ اپنے پاس رکھو اور چلتے بنو "ہانی نے عادتاً اپنی ناک چڑھائی

لیکن میں تو ".....زوار کچھ کہتا اس سے پہلے ہانی نے درمیان میں ٹوکا

بس بس میں اور تعریف نہیں سن سکتی اس لیے اپنا کام کرو اور چلتے بنو "ہانی ہمیشہ کی طرح زوار کی بات سنے بغیر ہی آگے بڑھ گئی

, بالکل پاگل ہے میری بات کو تو سننا ہی نہیں ہے میری تو کوئی ویلیو ہی نہیں ہے
ویسے میر نے جابز کا ذکر مجھ سے تو نہیں کیا "زوار بڑبڑاتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا

تم سے خاک الجھے گا
حالات سے الجھا ہو شخص

مضطرب ہونے میں مزا ہی تب ہے
جب ساری دنیا کمزور کرنے پہ تلی ہو

میر پری کو سیدھا وائٹ ولا لایا تھا اور اب اپنے بیڈروم میں اس کے بے جان وجود کو دیکھتے ہوئے مسلسل پریشانی سے چکر لگا رہا تھا

میر چاہتا تو اسے بیسمنٹ میں لے جاتا مگر ایک تو وہ لڑکی ذات تھی اور دوسرا کم عمر او حسین بھی بہت تھی اس لیے وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس مصیبت کو اپنے بیڈروم میں لے آیا

او میڈم اب اٹھ بھی جائیں یہ خادم خاص میر سالار حیدر صرف آپ کے اٹھنے کا انتظار کر رہا ہے "میر نے جب

اس کے پپوٹوں کو ہلتے دیکھا تو اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے بولا

پری جو آہستہ آہستہ سے ہوش میں آرہی تھی اپنے بہت قریب آواز سن کے پٹ سے آنکھوں کو وا کیا اور میر کو اپنے نزدیک دیکھ کے جھٹ سے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے بولی

"مم .. میں کک .. کہاں ہوں

میڈم تمہیں جہاں ہونا چاہیے تھا تم وہیں ہو "میر نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا

مم .. میں پپ .. پولیس کے پپ .. پاس ہو کیا ؟ "پری کو اس کی پچھلی بات یاد آئی تو بے اختیار پوچھا

واااااااااٹ تمہیں یہ اتنا شاندار روم جیل لگ رہا ہے "میر نے اس کی عقل پر ماتم کیا

نن .. نہیں تو لل .. لیکن آپ "پری بات کر رہی تھی جب میر نے اس کی بات کاٹی

واٹ سو ایور , میں یہاں پر تمہاری بکواس سننے کیلئے نہیں کھڑا ہوں تم مجھے اپنا مقصد بتاؤ
جس کیلئے تم میرے آفس میں گھسی تھی "میر غصے سے اس کی طرف قدم بڑھاتے
ہوئے بولا

مم .. مجھے نہیں پپ .. پتہ "پری روتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگی

واہ واہ اب تم ہر چیز بھول گئی ہو لیکن فکر نہیں کرو میرے پاس اور بھی بہت سے
طریقے ہیں تم سے بات تو اگلا لوں گا "میر زور سے اس کا بازو کھینچتا ہوا روم سے باہر نکلا

اس دوران پری اپنا بازو اس کے ہاتھ سے نکلوانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی مگر
کہاں وہ نازک کلی اور کہاں وہ مسلز مین , بھلا ان دونوں کا مقابلہ ہو سکتا ہے

تمہیں کیا لگتا ہے تم میری قید سے آزاد ہو جاؤ گی "پری کو مسلسل کوشش کرتے دیکھ کر
بولا

لل .. لیکن آپ آرام سس .. سے بھی پپ پکڑ سکتے ہیں نا مم .. مجھے درد ہو رہا "پری
نے اپنی طرف سے اس سمجھانے کی کوشش کی

عقل سے پیدل ہو کیا میرا یہاں ٹینشن سے بُرا حال ہے اور میڈم کو آرام سے پکڑنے کی
پڑی ہے "میر نے غصے سے اس کے بازو کو ار زور سے دبوچا

.. ہاں تت .. تو ٹینشن مم .. میں کک .. کون کہتا ہے کک .. کسی کے بب .. بازو کو زور سس
سے پکڑو "پری نے اپنی طرف سے اسے شرم دلاتے ہوئے کہا

تم اگر خاموش نہ ہوئی تو زور سے تیپڑ ماروں گا , کرم داد کرم داد "میر نے پری کو غصے سے چپ کرواتے ہوئے داد کو آواز دی

او او.. اور جج.. جو خود اتنا بب.. بول رہے ہیں اس کک.. کا نن .. نہیں پتا "پری خلاف معمول دوبدو جواب دے رہی تھی

" اب بولنے کیلئے تم سے پریشاں لوں کہ میڈم میں کتنا بول سکتا ہوں

ہا.. ہاں تو مم.. میں بھی اپ.. اپنی زبان سے بب.. بول رہی ہوں آپ کک.. کی زبان "سس.. سے تھوڑی بب.. بول رہی ہوں

اس سے پہلے کہ میر اسے ستھرا سا جواب دیتا داد کو آتے دیکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوا

سات ارب مسکراہٹوں میں
مجھے پسند ہے اک مسکرانا تیرا

پری کی غیر موجودگی کی وجہ سے ہانی کالج کیلئے بے دلی سے تیار ہو رہی تھی کیونکہ کل
جب کمپنی میں پری کے ڈھونڈنے پر وہ نہ ملی تو اس نے آپنی کو کال کی اور آپنی کے
بتانے پر یاد آیا کہ اسے پری کو کال کر لینی چاہیے تھی کیونکہ سیل فون تو اس کے پاس
بھی ہے

پری کو کال کرنے پر اس کو معلوم ہوا کہ وہ اپنے کزن کے ساتھ گھر چلی گئی ہے اس
کا کزن کمپنی میں بائے چانس اسے مل گیا تھا اور کال بھی اس کے کزن نے اٹینڈ کی
تھی ہانی کو غصہ تو بہت آیا اب ایسی کیا جلدی کہ وہ اس کو بتا کر بھی نہیں جا سکتی
تھی پھر پری کی ہڑبڑیاں یاد کر کے غصے پر قابو پایا

میں بالکل ٹھیک ہوں بٹ آپ میں پری کو بہت زیادہ والا مس کر رہی ہوں اس لیے
آپ کو کال کر دی "ہانی نے کال کرنے کی وجہ بتائی

تو جان پری گھر گئی ہے نا تو آجائے گی اگر تمہارا دل نہیں لگ رہا تو تم بھی آجاؤ "ہانی کی
آپی نے ہمیشہ کی طرح نرم انداز میں سمجھایا

نہیں نا آپ میں پری کی غیر موجودگی میں کچھ اور سوچ رہی ہوں "ہانی نے رازدارانہ
انداز اپنایا

میری جان اب کیا سوچ رہی ہے "آپی مسکرائی

میں نا سوچ رہی ہوں کہ پری کو ہمیشہ اپنے پاس رکھ لیتے ہیں کیونکہ میں نا اس سے دور
نہیں رہے سکتی "ہانی نے بیچاگی سے کہا

اور پری کو ہانی صاحبہ اپنے پاس کیسے رکھ سکتی ہے وہ کوئی چیز تھوڑی نا ہے "آپی نے مسکاتے ہوئے پوچھا

آپی آپ میری بات سمجھ کیوں نہیں رہی , اب آپ مجھے تنگ کر رہی ہیں "ہانی ٹھنکتے ہوئے بولی

" تو آپی کی جان کھل کے بولے نا اب میں تمہارے دماغ کی سوچیں تو نہیں پڑھ سکتی

آپی ہم نا پری کی شادی بھائیو سے کروا دیں تو وہ ہمیشہ ہمارے پاس رہے گی "ہانی نے ہمت کر کے بات کہہ ہی دی

اوکے اوکے فی الحال تم کالج جاؤ میں سوچتی ہوں "آپی نے بات ختم کرنے کی ٹھانی کیونکہ ہانی اگر پری کی تعریف کرنا شروع کر دے تو بہت مشکل سے رکتی ہے

اوکے آپی اللہ حافظ بٹ میری بات یاد رکھیے گا "ہانی کال بند کرتے ہوئے کہا

او مائی گاڈ اگر پری اور بھائیو ساتھ کھڑے ہو جائیں تو چاند سورج کی جوڑی کو بھی مات دے دیں "ہانی دونوں کو ساتھ تصور کر کے مسکرائی

ہائے اللہ کالج سے دیر ہو گئی، ہانی روم سے باہر نکلتے ہوئے بھاگی

ارادے صاف ہیں

میر کی حیرانی ختم ہونے میں ہی نہیں آرہی تھی مطلب اس کا دشمن اب آفس تک پہنچ گیا ہے

او مائی گاڈ , تم آفان خان کی بہن ہو "میر حیرانی پر قابو پاتا ہوا بولا

جج.. جی ہاں "پری نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا جس کی آنکھوں میں اب خون اتر آیا تھا

میں اتنی دیر سے بیوقوفوں کی طرح اپنے دشمن کے ساتھ نرمی سے بات کر رہا تھا اور یہ لڑکی سمجھ رہی ہوگی الو کا پٹھا ہے جسے کچھ پتہ ہی نہیں چل رہا , میرا حریف میری کمپنی تک پہنچ گیا ہے اور میں اتنے آرام سے بیٹھا ہوں , میرا غصہ جب حد سے بڑھا تو ٹیبل پہ پڑا واز اٹھا کے دیوار پہ مارا اور غصے سے پری کی طرف بڑھا

میں نے کیسے سوچ لیا کہ یہ لڑکی معصوم ہوگی، تف ہے تم پر میرے سالار حیدر جو خود کو اتنا بڑا بزنس مین کہتے ہو اپنے دشمنوں تک کو تو پہچان نہیں پائے

آفان خان اگر لڑکی کو ہی درمیان میں لا کے بزنس بزنس کھیلنا چاہتے ہو تو میرے سالار اس کیلئے تیار ہے کھیل شروع تم نے کیا ہے تو ختم میں کروں گا اور اس طرح سے ختم کروں گا کہ تمہاری سات نسلیں یاد رکھیں گی "میر کی سوچوں کو پری کی روتی ہوئی آواز نے توڑا

پپ.. پلپز دروازہ کک.. کھول دیں مم.. مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے "پری نے اپنے چھلے ہوئے ہاتھوں سے دروازہ بجایا

تمہاری زندگی اس اندھیرے سے بھی بدتر بنا دوں گا تمہیں کیا لگتا ابھی بھی تمہارے ساتھ نرمی سے پیش آؤں گا "میر اندر سے ہی دھاڑا

مم.. مجھے کک.. کچھ سمجھ نن.. نہیں آ رہا آپ کک.. کیا بب.. بول رہے "پری نے
اندھیرے کی وجہ سے آنکھیں بند کر لی

پری کو ابھی تک اپنا قصور نہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ کس وجہ سے یہاں پر ہے اور اب
اس کی فیملی کا ذکر ہونے پر اتنا غصہ کیوں کر رہا ہے

تمہیں بہت جلد سمجھ آ جائے گا جب تم یہاں نسے کوشش کے باوجود نہیں نکل پاؤ گی
" پھر تمہاری یہ معصومیت بھی غائب ہو جائے گی اور بھول کے بھی نہیں اٹک پاؤ گی
میر نے دھاڑ سے دروازہ کھولا اور پری کا ہاتھ پکڑ کے اندر کھینچا

مم.. مجھے وو.. واقعی "پری نے میر کا بازو ایسے زور سے پکڑا جیسے اگر اس کو چھوڑا تو وہ
دوبارہ سے باہر دھکا دے گا

کیا چیز ہو تم غصہ کرنے لگتا ہوں وہ نہیں کرنے دیتی سختی کرنے نہیں دیتی، اگر یہی حال رہا تو میں کسی کام کا نہیں رہوں گا "میر بڑبڑاتے ہوئے کچن کی طرف بڑھا کیونکہ بھوک اب ناقابل برداشت ہو گئی تھی

کاش کوئی تو ایسا ہو
جو باہر سے اندر جیسا ہو

وقت برا تھا تم تو اچھے رہتے

مسلسل بھتی سیل فون کی ٹون سے میر کی آنکھ کھلی اور سیدھی نظر صوفے پر الٹی سیدھی
لیٹی پیام پر گئی

واہ بھئی واہ مزے ہیں تو دشمنوں کے ہیں یہاں پر ہماری نیندیں خراب کر کے خود مزے سے سو رہے ہیں "میر نے بڑبڑاتے ہوئے کال پک کی

صبح صبح کونسی مصیبت آگئی ہے داد جو کال پہ کال کیے جا رہے ہو، لگتا ہے ساری "مصیبتوں کو میرے گھر کا پتہ مل گیا ہے ابھی ایک مصیبت میرے سامنے پڑی ہے

صاحب جی اس لڑکی کا پتہ چل گیا ہے اور وہ آپ کے آفس میں ".....داد ابھی کچھ اور بتاتا کہ میرے لڑکنے پر رک گیا

داد یہ جو تم صبح صبح سپیکر پھاڑ رہے اس سب کا مجھے رات ہی پتہ چل گیا تھا اب تم براہ مہربانی کال بند کرو گے "میر نے سرد آواز میں پوچھا

تو صاحب اس کا مطلب ہم اس لڑکی کو چھوڑ دیں گے "داد نے شکر منایا کہ اس لڑکی کا سچ پتہ چل گیا ہے

پاگل ہو گئے ہو داد یا دماغ کسی کو ادھار دے آئے ہو، اب تو اس کو چھوڑنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا جب تک آفان خان کو قدموں میں نہ جھکا لوں "میر نے تنزیہ انداز میں کہا

لیکن صاحب جی "داد نے کچھ بولنا چاہا

داد میری ایک بات سمجھ میں نہیں آتی یا ابھی میرا دماغ چاٹنا ہے "میر نے غصے سے داد کی بات کاٹی

نہیں صاحب جیسا آپ کہیں ویسا ہی ہو گا "داد کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ لڑکی معصوم ہے پھر بھی صاحب اسے چھوڑ کیوں نہیں دیتے

کک.. کیا ہے اتنی صص .. صبح کک.. کیوں جگایا ہے او.. اور میں ادھر کک.. کیوں
سس.. سو رہی ہوں "پری بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے ادھ کھلی آنکھوں سے بولی

کیا شام کو جگاتا اور یہ یہ تم میرے بیڈ کی طرف کیوں جا رہی ہو "اس سے پہلے کہ میر
پری کو روک پاتا وہ بیڈ پہ دھڑم ہو چکی تھی اور کمبل بھی اپنے اوپر کھینچ چکی تھی

او نو مجھے اس لڑکی کی سمجھ نہیں آرہی یہ میرے بیڈروم میں ہے یا اپنے بیڈروم میں ہے
رات کو اس کی وجہ سے بیڈشیٹ چینج کی تھی اور اب پھر کرنی پڑے گی لگتا ہے میں پاگل
ہو جاؤں گا

میر سوچتا ہوا بیڈ کے پاس آیا اور پری کو بازو سے کھینچ کر اپنے سامنے کھڑا کیا

کک..کیا ہے مم..مجھے سس..سوئے دو "پری نے جھنجھلاتے ہوئے دوبارہ سونے کی کوشش کی جسے میر نے ناکام بنائی اور اپنے ساتھ کھینچتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے لایا

ادھر تو میں میڈم کو سونے کیلئے ہی لایا ہوں "میر نے تنزیہ کہا

تت..تو پھر مم..میں کک..کیا کروں گی "پری نے معصومیت سے آنکھیں مسلی

پہلے تو ہکلا نا بند کرو اور دوسرا میرے سارے کام کرو گی، گھر کی ملازمہ کو چھٹی دے دی ہے اس لیے فی الحال میرے لیے ناشتہ بناؤ میں آفس کیلئے تیار ہو کے آتا ہوں "میر نے پری کا رخ کچن کی طرف کیا

نن..ناشتے مم..میں کیا لیں گے آپ "پری نے تھوڑا ہکلاتے ہوئے پوچھا

آملیٹ پراٹھا اور دس منٹ میں ریڈی کرو میں ابھی تیار ہو کے آیا "میر کہتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا

مجھے لگتا ہے میں نے بہت زیادہ ایزی سزا سنائی ہے کیسے بغیر واویلا کیے جھٹ سے مان گئی ہے لڑکیوں کیلئے مشکل سزائیں بھی گوگل سے سرچ کرنا پڑیں گی واہ میر سالار حیدر تمہارے یہ دن بھی آنے تھے مطلب جو شخص لڑکیوں کے پاس نہیں جاتا تھا آج وہ ان کو گوگل پہ سرچ کرے گا تف ہے ویسے تم پر میر سالار جو اتنے برے دنوں کا شکار ہوئے اور برے دن لایا بھی تو کون، ایک لڑکی میر سوچتا ہوا واش روم میں گھسا

آپ سے ملنے سے قدرے بہتر تھا

ہم مٹی میں مل گئے ہوتے

زوار گاڑی روکے کالج کے سامنے سوئی کا انتظار کر رہا تھا کہ سامنے سے دلربا مطلب اپنی
ہانی گیٹ سے باہر نکلی

زوار تیرا آج کا دن تو بہت ہی اچھا ہے نظر جس کا دیدار کرنا چاہتی تھی وہی دلربا سامنے
ہے

بٹ زوار بیٹا تو گاڑی میں کیا کر رہا ہے اگر وہ چلی گئی پھر ہاتھ ملتے رہنا، میر ٹھیک کہتا
ہے موقع کو ہاتھ سے گنونا کوئی مجھ سے سیکھے "وہ خود سے باتیں کرتا جھٹ سے گاڑی
سے باہر نکلا اور ایک منٹ سے بھی پہلے ہانی کے سامنے تھا

کیا کیا تم نے مجھے بندر کہا اور خود کیا ہو معلوم ہے تمہیں زوار خود کو بندر کہے جانے پر
سلگا

ہاں ہاں معلوم ہے مجھے اللہ نے خوبصورت بنایا ضرور ہے مگر کبھی غرور نہیں کیا "ہانی
نے دوپٹے کے اوپر سے فرضی بال جھٹکے

"خوش فہمی ہے تمہاری ویسے گوری رنگت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے

ارے بھائی خوش فہمی بھی ان کو ہوتی ہے جن کے پاس کچھ ہوتا ہے باقی جلنے والے تو
جلتے ہی رہتے ہیں "اس نے زوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے بندے کے اچھے خاصے زندہ دل کو مردہ کر دیتی ہو زوار نے ہانی کو شرمندہ کرنے کی کوشش کی

ہاں تو تمہیں کون کہتا ہے ہر بار راستہ روک کر اپنی انسلٹ کرواؤ پہلا بندر دیکھا ہے جو تازہ دم ہو کر اپنی انسلٹ کروانے آجاتا ہے "ہانی نے مزید غصہ دلایا

تمہیں تو بعد میں دیکھ لوں گا "زوار نے سونی کو کالج سے باہر آتے دیکھا تو گاڑی کی طرف بڑھا

ہاں ہاں دیکھنے کی چیز ہے بار بار دیکھو "ہانی چڑانے سے باز نہیں آئی

بھائی تم اس بددماغ لڑکی سے بات کیوں کر رہے تھے کیا جانتے ہو اسے "سونی نے گاڑی میں بیٹھتے ہی سوال داغا

، نہیں جانتا ہوں بس ابھی ٹکرائی تھی تو بس وہی معذرت کر رہا تھا "زوار نے بات بنائی
ہر کسی سے پنگا لیا ہوا مجال ہے جو کسی کو بخش دے، دل میں سوچتے ہوئے گاڑی آگے
بڑھائی

ویسے بددماغ لگ تو نہیں رہی تھی (بس حد سے زیادہ منہ پھٹ اور بدتمیز ہے " (زوار نے مزید بات جاننے کیلئے تعریف کی جو اللہ معاف کرے ہانی میں پائی ہی نہیں جاتی

اللہ معاف کرے بھیا آپ نے بس دو منٹ بات کی ہے نا اس لیے آپ کو ایسا لگا ورنہ پورے کالج میں اس ہانا کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا "سو فی نے کان کو ہاتھ لگائے

اوہ تو مس گیان کا نام ہانا ہے , چلو نام تو معلوم ہوا باقی مجھ سے بہتر کون جان سکتا)
ہے کہ وہ کتنی بد دماغ ہے (ویسے سوئی تم کچھ زیادہ ہی اس کے بارے میں غلط فہمی کا
شکار ہو "زوار نے سوچتے ہوئے سوئی کی بدگمانی دور کرنے کی کوشش کی

بھیا آپ اس بد تمیز کی طرف داری کیوں کر ہے ہو "سوئی نے مشکوک نظروں سے زوار کی
طرف دیکھا

میں تو بس ویسے ہی تمہارا دل صاف کرنے کی کوشش کر رہا ہوں "زوار نے گڑبڑا کے
جواب دیا

میرا دل صاف ہے بس آپ گاڑی کی سپیڈ بڑھا دیں "سوئی نے زوار کو سپیڈ کی طرف
توجہ دلائی

مم.. میں کک.. کیا کرتی آٹا ہی نن.. نہیں مل رہا تھا اور پپ.. پھر ملا تھت.. تو میرے
او.. اوپر ہی گر گیا "پری روہانسی ہوئی

اور پھر گیلے آٹے کی کسر باقی تھی وہ بھی تم نے پوری کر دی ہے نا "میر تنز کرتے ہوئے
آگے بڑھا

نن.. نہیں وہ تھت.. تو جب آٹے مم.. میں پانی ڈالا تھت.. تو
چھینٹے اڑ کے مم.. میرے او.. اوپر آگئی "پری نے معصومیت کی حد کر دی

اور یہ کس لیے ہے "میر نے پانی میں تیرتے آٹے کی طرف اشارہ کیا

ارے یہ.. یہی تت.. توپ.. پراٹھے کک.. کیلے ہے "پری نے جیسے اس کی عقل پر
افسوس کیا

وااااااٹ..... اس سے میڈم جی آپ پراٹھے کیسے بنائیں گی "میر کا دل کیا خود کو کسی چیز
سے ٹکر دے مارے

"تت.. تھوڑی دیر ب.. بعد بنائیں گے نن.. نا

اور آملیٹ کدھر ہے اس ناچیز کا نظارہ بھی کروا دیں "میر نے سرد لہجہ اپنایا جو کہ اس کا
خاصہ تھا

یہ رہا "اور میر کو آملیٹ دیکھ کے ابکائی آئی اسے کچھ بھی کہہ سکتے تھے مگر آملیٹ کہنا
آملیٹ کی بھی توہین تھی انڈے اور انڈے کے چھلکے کے مکسچر کے اوپر الا بلا چیزوں کا
ڈھیر تھا

اسے آملیٹ کہتے ہیں کیا "میر نے سوالیہ نظریں پری پر گاڑی

ہا..ہاں نا مگر پپ..پپتہ نہیں ان چھ..چھلکوں کو کیسے نن..نکالتے "پری نے جواب کے
ساتھ سوال کیا

ایک منٹ تم کچن میں کتنی بار کام کر چکی ہو "میر نے پرسوج انداز میں کہا

"یہ پہ..پہلی بار ہے

اس آٹے سے پراٹھے نہیں ڈبل بل دار پراٹھے بنیں گے اور وہ تم خود ٹھونسنا میں آفس جا رہا ہوں واپس آؤں تو سارا سامان سمیٹا ہوا ہو اور کچن اپنے اصلی حالت میں ہو نہیں تو سخت سزا دوں گا ٹائم نہیں ہے ورنہ تمہاری معصومیت کا ابھی علاج کرتا "میر غصے سے کہتا کچن سے باہر نکلا

پو.. پورا دن مم.. میں کیا کروں گی "پری نے پیچھے آتے ہوئے پوچھا

گھر کی صفائی کرنا اور میرے بیڈروم میں ٹیب پڑا ہے اس پر کھانے کی ریسپی دیکھنا کچھ گڑبڑ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پورے گھر میں کیمرے لگے ہیں "میر یہ کہتے ہی لاؤنج سے باہر نکل گیا

پتہ نہیں ایسا کونسا عظیم گناہ کیا ہے جس کی سزا مجھے دنیا میں اس کی صورت میں مل گئی ہے اب اللہ ہی میرے حال پہ رحم کرے میرے سوچتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا

اور پیام کو اس گھر میں عجیب سا تحفظ محسوس ہو رہا تھا کوئی اسے روکنے لڑکنے والا نہیں تھا اور خاص طور پر یہاں کوئی اس کو دیکھ کے ہنستا نہیں تھا

منافقت کے ڈسے ہوئے چھر
خلوص پر بھی یقین نہیں کرتے

یار کوئی ایسا طریقہ بتاؤ جس سے لڑکی کی معصومیت بھی ختم ہو جائے اور وہ اپنی اصلیت دکھا دے "میر نے بزنس کی بات ڈسکس کرنے کے بعد ایک دم زوار سے پوچھا

اور زوار کو پانی پیتے ہوئے اچھو لگا "یار میں نے کونسا لڑکیوں کی معصومیت ختم کرنے کی ڈگری لی ہے اور ویسے تم کب سے لڑکیوں کے بارے میں بات کرنے لگے ہو " زوار نے مشکوک نظروں سے میر کی طرف دیکھا

یار ویسے ہی پوچھ رہا تھا کل گاڑی سے لڑکی ٹکڑا گئی تھی اور وہ بڑی معصوم بن رہی تھی ،
تم ہر وقت لڑکیوں کی کمپنی میں جو رہتے ہو بس اس لیے پوچھا "میر نے گڑبڑا کر بات
سمجھالی

کہاں لڑکیوں کی کمپنی میں رہتا ہوا دیکھ لیا ہے یار بس ایک ہی لڑکی کو پھنسانا چاہتا ہوں وہی ہر بار نئے سرے سے انسٹ کر کے چلی جاتی ہے اور میں بیوقوف اس کو دیکھنے کے بعد پھر اس کی طرف بھاگتا ہوں "زوار نے آہ بھری

واقعی یار تیرے جیسا ڈھیٹ انسان میں نے نہیں دیکھا جو ایک لڑکی سے انسٹ کروا کروا کر کے پھر سے انسٹ کروانے چلا جاتا ہے "میر نے زوار کا مزاق اڑایا

بس بس تو اب میری مردانہ انا پہ کاری ضرب لگا رہا ہے "زوار سلگا

لڑکی سے انسلٹ کرواتے ہوئے پتہ نہیں تیری مردانہ انا کہاں سو جاتی ہے اب میرے سامنے شیر مت بنو "زوار نے سر جھٹکا

"یار یہ بات ویسے میں بھی سوچتا ہوں اس کے سامنے میری زبان کیوں نہیں کھلتی

بیٹا تیری زبان ویسے میٹنگز میں بھی نہیں کھلتی "میر نے شرم دلائی

یار بس بھی کر دے ادھر سے تو انسلٹ کرتا ہے ادھر سے وہ انسلٹ کرتی ہے تم دونوں
 "ناکبھی کبھار مجھے بھائی بہن لگتے ہو قسمے

ہاہا تو میری گڑیا سے ملے گا نا تو تجھے پتہ لگے گا کہ وہ تیری والی سے زیادہ پٹاخا ہے "میر
گڑیا کو یاد کر کے مسکرایا

بس بھائی میرے لیے تو ہی کافی ہے باقی گڑیا سے مل کے میں نے اپنا بھرکس نہیں
بنوانا "زوار نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے دس سالہ گڑیا کو یاد کیا وہ تب پٹاخا تھی اب
اتنے سال بعد پتہ نہیں کیا گل کھلائے

یار اب تو میری گڑیا بہت سمجھدار ہو گئی ہے، چل یار لنچ باہر کرتے ہیں صبح بریک فاسٹ
بھی نہیں کیا تھا "میر نے بات کرتے ہوئے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا

آج سورج کدھر سے نکلا ہے بھئی میر سالار حیدر اپنی ڈائنگ کو مینٹین رکھنے والا ناشتہ کیے
بغیر آگیا اور تو اور لڑکیوں کی بات بھی کر رہا ہے "زوار نے حیرت سے میر کو سرتاپیر گھورا

چل اب زیادہ شوخانہ ہو بس کسی وجہ سے نہیں کر سکا (بس ایک خوبصورت چڑیل گھر
میں گھس آئی ہے اور میرا سکون سے رہنا دو بھر ہو گیا ہے (میر نے سوچتے ہوئے زوار کو
جواب دیا

پری او پری آجا
ہانی یہ تجھ کو پکارے
دنیا کو دور سے کرے اشارے
بس تجھ پہ ہی جان وارے

ہانی اسائنٹ بناتے ہوئے اپنے مچھے ہوئے سپیکرز کو اور زیادہ پھاڑ رہی تھی

میں فٹ فٹ ہوں اماں جان کی طبیعت کیسی ہے وہ بالکل ٹھیک ہیں نا "آپی کے
بتانے پر ہانی فکر مند ہوئی

اماں جان بالکل ٹھیک ہیں بس وہ تمہاری شرارتوں کو مس کر رہی ہیں "آپی مسکرائی

دیکھا اب میری قدر ہو رہی ہے ورنہ تو ہر ٹائم ڈانٹتی رہتی تھیں "ہانی بھی ہنسی

"اماں جان غصے سے تھوڑی ڈانٹتی تھیں وہ تو تمہیں بس تنگ کرتی تھیں

بس مجھے پتہ ہے وہ سب سے زیادہ بھائیو سے پیار کرتی ہیں اور ان کا غصہ بھی مجھ پہ
اتارتی تھیں "ہانی نے یاد دلانا لازمی سمجھا

"کال کی تھی آپی اس کا نمبر آف جا رہا ہے

چلو کوئی بات نہیں تم آپی سے بات کر لو پھر بھائیو کو تنگ کر لینا "آپی نے آئیڈیا دیا

او مائی گاڈ یہ بات تو مجھے یاد ہی نہیں آئی آپی آپ نے بھائیو سے بات کی پری کے بارے
میں "ہانی نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا

ہانی یہ بات تمہیں بھولی نہیں جان ایک دم سے کیسے کہہ دوں بھائیو کو ,یارا آہستہ آہستہ
"بتاؤں گی نا

آپی اگر آپ کی یہی سپیڈ رہی نا تو بھائیو کسی اور کو پٹا لیں گے اور پری کا رشتہ بھی کہیں
"اور ہو جانا

ہائے اللہ اس طرح کی باتیں کر کے تم تو پکی رشتے والی ماسی لگ رہی ہو "آپی نے ہانی کو چھیڑا

"آپی نہ کریں آپ کو پتہ ہے نا مجھے رشتے کروانے والی ماسی کتنی زہر لگتی ہے

اچھا نہیں کرتی بٹ تم بھی اب ضد نہیں لگاؤ گی میں بھائیو سے بات کروں گی اگر وہ
"نہیں مانے تو تم دوبارہ بات نہیں کرو گی

"اگر بھائیو نہ مانے تو پری کی تصویر دکھا دینا آپی جھٹ سے مان جائیں گے

ہانی ".....آپی کی آواز میں تنبیہ تھی

اوکے اوکے نہیں مانے تو میں اس بات کو چھوڑ دوں گی "ہانی نے ہار مانی

چلو ٹھیک ہے پڑھ لو یا پھر بھائیو سے بات کر لو میں زرا کام دیکھ لوں "ہانی کے سر سے بھوت اترتے دیکھ کر آپی نے سکھ کا سانس لیا

"او کے آپی آپ کام کریں اللہ حافظ

بھائیو نے اگر پری سے شادی سے انکار کیا نا تو میرا نام بھی ہانی ہے پری اور بھائیو کی اتنی ملاقاتیں کرواؤں گی کہ بھائیو خود پری کی معصومیت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گے اور شادی کرنے کیلئے مجبور ہو جائیں گے ہانی ایسے کیسے اپنے دو فیورٹ شخصیات کو اپنے سے دور جانے دے گی آہ ہادی گریٹ ہانی یو آر آگریٹ گرل "ہانی نے خود کو تھپکا

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 146
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

میں تمہیں سیدھا اپنے عالیشان گھر میں لے آیا واہ میر سالار حیدر دشمنوں کے ساتھ رہنے کے طریقے تو کوئی تم سے سیکھے "میر نے خود کو داد دی

چلو آؤ آج میں تمہیں اپنا ڈیول کا روپ دکھاتا ہوں بہت زیادہ ڈھیل دے دی ہے نا "میر صوفے سے کھڑا ہوتا پری کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف گھسیٹا

کک..کدھر جج..جانا ہے "پری کو میر کے سرد لہجے سے خوف آیا

ارے تم ابھی سے ڈر گئی چلو تو سہی پھر پتہ بھی چل جائے گا "میر تنزیہ بنستے ہوئے گھر کی بیک سائیڈ کی طرف چل پڑا

بیسمنٹ میں اترتے ہوئے اندھیرے کی وجہ سے پری کی آنکھیں خوف سے پھٹی اور دل کی دھڑکن نارمل سے کئی گنا زیادہ تیز ہوئی

پپ.. پلینز مم.. مجھے یہاں سس.. سے نکالیں مم.. میں اندھیرے مم.. میں مرجھ.. جاؤں
گی "پری نے روتے ہوئے دروازہ پیٹا

آہ ہاہ میرے ساتھ غداری کرنے والوں کو مر ہی جانا چاہیے لیکن بے فکر رہو تمہاری
اندھیرے کے ساتھ بہت جلد دوستی ہو جائے گی کیونکہ تم ہر کسی کے ساتھ جلد ہی
فری ہو جاتی ہو "میر بولتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا

اور پری قدموں کی چاپ دور ہونے پر گھٹنوں میں سر دیے کر بیٹھتی چلی گئی

مم.. میں سس.. سچ میں مرجج.. جاؤں گی او.. اور کک.. کسی کو خا.. خبر بھی نن.. نہیں ہو گی "پری روتے ہوئے بڑبڑائی

میر گریا کے کالج کے باہر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا وجہ بڑی بی بی صاحبہ کی دو دن سے کال پہ کال تھی کہ گریا بہت زیادہ اداس ہے تو روز تھوڑی دیر کیلئے ہی سہی مگر گریا کے ساتھ گزارا کرو اور میر بڑی بی بی کا کہا ٹال نہیں سکتا تھا مگر پچھلے دو دن اتنی مصروفیت رہی تھی کہ میر کو سر کجھانے کا ٹائم بھی بامشکل سے مل پاتا تھا اس لیے آج وہ خصوصی گریا کیلئے ٹائم نکال کے آیا تھا اور لنچ بھی ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا راستے میں زوار کی کال آنے پر اس کو بھی لنچ میں انوائٹ کر کر لیا

گریا کو اپنی طرف آتے دیکھ کر میر سوچوں سے باہر نکلا اور اس کے چہرے پر بڑی نرم سی مسکراہٹ آئی اور یہ مسکراہٹ صرف اور صرف فیملی کیلئے ہی مخصوص تھی ورنہ تو ہر وقت ہی کرخنگی چھائی رہتی تھی

"واؤ مطلب آج ہم بہت زیادہ انجوائے کرنے والے ہیں

"جی ہاں اور آج تمہیں زوار سے بھی ملواؤں گا وہ آج ہمارے ساتھ لپچ کرنے والا ہے

کون زوار "اگرٹیا نے نا سمجھی سے میر کی طرف دیکھا

ارے وہی دوست جو کالج کی چھٹیوں میں ہمارے پاس آتا تھا اور جسے تم بہت زیادہ تنگ کرتی تھی "میر نے یاد دلایا

ہاں ہاں وہ جسے میں لومڑ بھی کہتی تھی اور اس کی بیک پر چڑھ کر زور زور سے مکے مارتی تھی "اگرٹیا نے یاد کرتے ہوئے کہا

لگتا ہے موصوف پہلی بار کسی کو لینے گئے ہیں مہمان کو لچ پر انوائٹ کر کے اتنا انتظار کون کرواتا ہے، زوار نے بڑبڑاتے ہوئے سر اٹھایا اور پہلی نظر ریسٹورنٹ میں داخل ہوتی ہانی پر پڑی

ہیں یہ ادھر کیا کر رہی ہے اور ویسے آئی کس کے ساتھ ہے لگ تو اکیلی رہی ہے مگر اتنے مہنگے ریسٹورنٹ میں اکیلی کیسے آ سکتی ہے چل بیٹا زوار پوچھنا ہی پڑے گا پھر سے انسٹ کروانے کیلئے تیار ہو جا "زوار کھڑا ہوتے ہوئے ہانی کی طرف بڑھا

ہیلو مس گیان ادھر کدھر گم ہیں "زوار ہانی کے سامنے آتے ہوئے بولا

او مائی گاڈ ہر بار بندر سے ٹکرانا ضروری ہوتا ہے "ہانی نے اس کو دیکھتے ہی گندا سا منہ بنایا

اب تو ہر بار ہی ٹکرانا پڑے گا ایسے تھوڑی نا بندر پیچھا چھوڑے گا "زوار مسکرایا

او مسٹر بندر ایک بار اپنے بھائیو سے مار کھلوائی نا تو یہ ٹکرانا بھول کے ہاسپٹل کے بیڈ پر
نظر آو گے "ہانی نے ڈرایا

او ہوتہارے بھائیو کو بھی دیکھ لیں گے ڈرتا تھوڑی نا "ابھی زوار کچھ بولتا کہ میر کو اپنی
طرف آتا دیکھ کر چپ ہوا

چلو چھوڑو اس بات کو آؤ میں کسی سے ملواتا ہوں "زوار مسکرایا

جیسے میں تو تم سے ہی ملنے آئی ہوں نا چلو ہٹو میرے راستے سے ورنہ
ایک پنچ ماروں گی ناک پہ اور ناک کسی کو دکھانے کے قابل نہیں ہو گے "ہانی نے ناک
چڑھایا

جیسے یہ ہیں زوار آفندی
جیسے یہ ہے میر کی گڑیا ہانا حیدر

السلام علیکم گڑیا کیسی ہو اتنے سالوں بعد دیکھا ہے بہت زیادہ چنچ ہو گئی ہو "زوار ہوش
میں آتے بولا (مطلب پوری دنیا میں ہانا کو ہی کیوں میر کی گڑیا نکلنا تھا , پہلے بھائی کم تھا
جو اب بہن بھی کسر پوری کرے گی زوار تیری تو قسمت ہی خراب لیے پٹانے کا سوچا بھی
تو کس کو میر کی ہی بہن کو , اگر میر کو پتہ چل گیا تو میری گردن ہی اڑا دے گا اللہ ہی
(بچائے مجھے)

وعلیکم السلام زوار بھائی ! میں بالکل فٹ فٹ ہوں اتنے سالوں بعد آپ بھی تو بوڑھے
بوڑھے سے لگ رہے ہیں "ہانی نے بھائی پر زور دیتے ہوئے کہا (اتنے سال تو ایسے
کہہ رہا جیسے آج پہلی بار ملاقات ہو رہی ہو اور ایک دم سے انجان کیسے بن گیا ہے بدتمیز
(بندر نہ ہو)

گھڑیا تم تو میرے ہینڈسم دوست کو بوڑھا مت کہو "میر نے مسکراتے ہوئے ٹیبل کی طرف چلنے کا اشارہ کیا

کیوں بھائیو میں زوار بھائی کو بوڑھا کیوں نہیں کہہ سکتی "چئیر پر بیٹھتے ہوئے ہانی نے زوار کو ایسے گھورا جیسے ابھی کچا چبا جائے گی

اللہ رحم میر کی گریٹا تو مجھے آنکھوں سے ہی سالم نگل جائے گی اور میرا دوست آج مجھے (مروا کے ہی سانس لے گا) (زوار نے ہانی کی طرف معصوم نظروں سے دیکھتے ہوئے سوچا

کیونکہ گڑیا زوار جس لڑکی کو پٹانے کے چکر میں ہے اس نے بھی پہلی ملاقات میں اس بوڑھا ہی کہا تھا بیچارا میرا دوست "میر نے افسوس کرتے ہوئے گڑیا کو بتایا

اوہ تو زوار بھائی ائی کسی لڑکی کو پٹانے کے چکر میں ہیں "ہانی نے بھائی کو لمبا کھینچتے ہوئے کہا

"یار یہ باتیں بعد میں بھی ہو سکتی پہلے لپچ کر لیتے ہیں اور گڑیا کو بتانا ضروری تھوڑی ہیں زوار نے مسکین سی شکل بنا کر میر کو روکنے کی ناکام کوشش کی (میر تو مجھے سیدھا ہارٹ اٹیک دلوا کے رہے گا ابھی صرف پٹانے کی کوشش کی تھی اب تو لگتا اس سے بھی (جاؤں گا

ارے بھائی گڑیا کو بھی تو پتہ چلے ناکہ اس کے زوار بھائی کے ساتھ کیا کیا یوا ہے کیوں گڑیا "میر نے نے گڑیا کی تائید لی

ہاں ہاں جس نے میرے ساتھ یہ سب کیا ہے تو اسی کو دوبارہ بتاتا کہ بعد میں تیری یہ (گڑیا مجھے گڈے کی طرح گنجا کر دے

کیوں نہیں بھائیو مجھے بھی تو پتہ چلے زوار بھائی کتنے بیچارے ہیں "ہانی نے زوار کو پھر سے گھورا

اس ڈائن سے جب بھی ملاقات کی ہے تب ہی اس بیچارے کی انسلٹ ہوئی ہے اور مزے کی بات اس لڑکی کا ابھی تک نام بھی نہیں معلوم کر سکا "میر نے ایک اور بات اگلی

ڈائن ".....ہانی کی حیرت بھی آواز ابھری

یار میر تو قسطوں میں کیوں مار رہا ہے تو ایسا کیوں نہیں کرتا ایک ہی دفعہ گولی سے اڑا (دے مجھے

ہاں نا زوار اسے ڈائن بلاتا ہے "میر نے جوش سے بتایا

ہانی نے زوار کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہی ہو میں ڈائن ہوں اب تو مجھے مل تیرا خون نہ پی جاؤں تو میرا نام بدل لینا اور زوار بیچارا نظروں ہی ہی نظروں سے اپنی صفائی دے رہا تھا

زوار بھائی آپ مجھے کبھی اس ڈائن سے ملوائیے گا یقین کریں کبھی دوبارہ انسلٹ نہیں کر سکے گی "ہانی نے ڈائن پر زور دے کر کہا

یہاں سے زندہ بچ کے جاؤں گا تو ہی ملواؤں گا آج تم دونوں بہن بھائی نے مجھے مارنے)
(کی قسم کھائی ہے

ہاں زوار تو کبھی اس چڑیل کو میری گرہ سے ملوا دو پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے "میر نے جوش سے کام لیا

چڑیل بھی زوار بھائی نے نام دیا ہوگا "ہانی نے صدمے سے چور آواز میں پوچھا (تم ملو
(سہی تمہارا تو وہ حشر کروں گی کہ دوبارہ کبھی مجھے کسی دوسرے نام سے پکار نہیں پاؤ گے

(بس وہ منہ سے ایک بار پھسل گیا تھا "زوار نے بچی کچھی جان بچانے کی کوشش کی
(میر تو دشمنوں سے بھی بڑھ کر وار کر رہا ہے

ہاں ہاں بیٹا مجھے تیرے پھسلنے کا بڑا پتہ ہے بس ایک بار مجھ سے ملو پھر دوبارہ پھسلنے
(کی نوبت نہیں آئے گی ایسا سبق سکھاؤں گی

چلو چھوڑو یا اس کی سٹوری تو چلتی رہے گی بتاؤ لنچ میں کیا کیا لینا ہے "میر نے بات
ختم کی

سب کچھ بتانے کے بعد میرا دوست کہہ رہا ہے اب چھوڑو، یار تیری بہن اب مجھے زندہ (کہاں چھوڑے گی نظروں سے تو ابھی بھی قتل ہی کر ہی ہے زوار تیرے زندہ بچنے کے) چانسز بہت کم ہیں اب تو اللہ ہی بچائے اس چڑیل سے مم۔ میرا مطلب ہے ہانا سے

یارب تجھ پہ چھوڑ دیا سب

میر صبح صبح اپنی فیورٹ شرٹ ڈھونڈنے میں مصروف تھا آج اس کی امپورٹنٹ میٹنگ تھی اور شرٹ ملنے کا نام ہی نہیں لے رہی

کتنی بار ملازمہ کو کہا ہے میری وارڈروب میں کپڑے کلرز کے حساب سے سیٹ کیا کرے مگر مجھے تو سارے ہی ہڈ حرام ملے ہیں "میر شرٹ ڈھونڈتے ہوئے بڑبڑایا

کس کبرڈ میں گھسا کے رکھ دی ہوگی میں نے تو ادھر "..... میر کے ہاتھ کبرڈ میں
ایک دم ساکت ہوئے

او مائی گاڈ وہ شرٹ تو اس لڑکی نے پہنی تھی اور میں نے اسے بیسمنٹ میں ڈالا تھا اس
کو تو کرم داد نے کھانا بھی نہیں دیا ہوگا کاش اسی وقت کرم داد کو بتا دیتا تو اسے معلوم
ہوتا کہ لڑکی ادھر ہے تو کھانا بھی دینا پڑے گا میر تم اتنے بھلکڑ کیسے ہو سکتے ہو اگر وہ
لڑکی مر گئی ہوئی تو کیا کرو گے "زوار نے بیسمنٹ کی طرف بھاگتے ہوئے خود کو کوسا
سارے ملازم اپنے صاحب کو صبح صبح اس طرح بھاگتے دیکھ کر پریشان ہو گئے مگر وہ کر کچھ
نہیں سکتے تھے کیونکہ میر نے ان کو سختی سے بتایا ہو تھا کہ جب تک وہ خود کسی کو نہ
بلائے تب تک کوئی بھی اس کے نزدیک نہ آیا کرے

میر نے پریشانی کی حالت میں دروازہ کھولا تو پری سامنے ہی کمرے کے کونے میں دھلکی ہوئی نظر آئی تو وہ بھاگ کر اس کے پاس پہنچا اور اس کو اپنے مضبوط بازوؤں میں بھرا اور اندر کی طرف بھاگا

اپنے بیڈ پر لٹانے بعد اس کا چہرہ تھپتھپایا پانی کے چھینٹے مارے مگر پری نے کہاں ہوش میں آنا تھا

پلیز پلیز ہوش میں آجاؤ میں غلطی سدھارنے کے چکر میں دوسری غلطی کر بیٹھا ہوں تم تم ایک بار ہوش میں آجاؤ میں خود چھوڑ آؤں گا پلیز میری بات مان لو "میر بڑبڑایا

میں ٹائم کیوں ضائع کر رہا ہوں مجھے کرم داد کو فون کرنا چاہیے، میر نے جلدی سے پاکٹ سے سیل فون نکالا اور کرم داد کا نمبر ملایا

ہاں ہیلو کرم داد جلدی سے اماں جان والے ڈاکٹر کو لے کے وائٹ ولا پہنچو اور میری جلدی کہنے کا مطلب جلدی ہی ہے "میر نے کرم داد کی کوئی بھی بات سننے بغیر کال کاٹی کیونکہ میر کو معلوم تھا کرم داد جہاں بھی ہوگا وہ جلدی سے بھی پہلے وائٹ ولا میں پہنچ جائے گا

میر نے پریشانی سے پری کے اوپر کمبل ٹھیک کیا اور انگلی سے اس کی سانس چیک کی
 سانس تو آہستہ آہستہ آرہی تھی

آئم سوری یار آئم سوری میں اتنا برا نہیں ہوں مگر پتہ نہیں تمہارے معاملے میں کیوں بن گیا تھا شاید اس لیے کہ تم آفان خان کی بہن ہو اور میرے آفس میں گھسی تھی بٹ اب دوبارہ غلطی نہیں کروں گا بس تم ایک بار ہوش میں آجاؤ ورنہ میرا ضمیر مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا "میر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا بڑبڑا رہا تھا جب گاڑی کی آواز پر ایک دم روم سے باہر بھاگا

داد جلدی سے ڈاکٹر کو لے کے میرے روم میں آؤ "میر نے سیڑھیوں پر کھڑے کرم داد کو اپنی طرف بلایا اور خود بیڈروم میں گھسا

داد سر کا اشارہ کرتا ڈاکٹر کو لے کے میر کے بیڈروم میں داخل ہوا

ڈاکٹر نے جلدی سے میڈیکل باکس نکالا اور پری کا چیکاپ کرنے لگا

آپکی مسز کا گلوکوز لیول بہت ڈاؤن ہے اور اس کے علاوہ پانی کی کمی بھی ہے اور بہت زیادہ سٹریس لینے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہیں "ڈاکٹر نے جلدی سے بتایا اگر تھوڑی سی دیر کرتا تو میر سالار نے اس کا گریبان پکڑ لینا تھا اس لیے فوراً سے پہلے میر کی طف دیکھ کر بتایا

بیڈ پر پڑی لڑکی کو میر کی مسز کہنے پر داد کو ایک دم کھانسی ہوئی اور میر کے گھورنے پر رک بھی گئی تھی

زیادہ پریشانی والی بات تو نہیں ہے نا "میر نے پریشانی سے پوچھا

نہیں نہیں بس میں ڈرپ لگا دیتا ہوں اور ٹیبلٹس لکھ دیتا ہوں آپ مریضہ کے ہوش آنے کے بعد کھلا دیجیے گا اور کوشش کریں کہ آپ کی مسز دوبارہ سٹریس نہ لیں ورنہ سٹریس بھی ہو سکتا ہے "ڈاکٹر کے دوبارہ مسز کہنے پر میر نے اسے گھورا اس میں تنبیہ تھی کہ اپنا کام کر کے چلتے بنو

داد تم جلدی سے ٹیبلٹس لے آؤ اور ڈاکٹر صاحب خود چلے جائیں گے "میر نے داد کو حکم دیا

جی بالکل میر صاحب آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں "ڈاکٹر نے فخریہ جواب دیا

داد تم جاؤ اور ڈاکٹر صاحب آپ بھی اپنے قدموں پر تشریف لے جائیں "میر نے دونوں کو
روم سے باہر بھیجا

اف اللہ میری مسز اتنی چھوٹی سی ہو سکتی ہے میری مسز (دل گدگدایا (ڈاکٹر نے بھی
اچھا جوک کیا ہے مگر یہ میرے کپڑے پہن کر میرے ہی بیڈروم میں پڑی ہے تو کوئی
بھی اس کو میری مسز بنا سکتا ہے اف میر تم بھی ناکیا سوچ رہے ہو وہ گریبا کی عمر کی
ہے اور اس کی بے ہوشی میں لوفروں کی طرح تازنا اچھا تھوڑی نا لگتا ہے میں لاؤنج میں
بیٹھ جاتا ہوں اگر اس کو ہوش آگیا اور تم نہ ہوئے (دل نے دلیل دی (ہاں ادھر ہی
صوفے پر بیٹھ جاتا ہوں چلو سامنے تو ہوگی اور آفس ورک بھی کرتا رہوں گا) دل نے بہانا
(دھونڈ ہی لیا

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 173
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

اوہ میں بھی کہوں ہیرا نہجھا کو مات دینے والے جدا کیسے ہو سکتے ہیں "زوار نے چڑایا

تم چپ ہو رہے ہو یا تمہارے پاپا کو بلاؤں "ممانے دھمکی دی

"اچھا اچھا چپ ہو گیا ہر بار ڈکٹیٹر کی دھمکی لازمی ہوتی ہے

"تم بھی تو اس کے بغیر خاموش نہیں ہوتے

مما " ! زوار سنجیدہ ہو کے بولا

"جی ماما کی جان

"میں شکل سے بندریا لومڑ لگتا ہوں کیا ؟

ارے میرے بیٹے کی سچائی کس نے میرے لال کے منہ پر دے ماری "مما مسکرائی

مما میں سرپس ہوں "زوار ٹھنکا

ارے میرا بیٹا لاکھوں میں ایک ہے کس نے میرے حسین بیٹے کو بندر کہا ہے "ممانے
بھی سنجیدگی سے کہا

(ہے ایک چڑیل استغفر اللہ استغفر اللہ)

مما بس ایک شخص ہے جو مجھے دیکھتے ہی ہائپر ہو جاتا ہے "زوار نے بات بنائی

میرے بیٹے تو پیار سے ہینڈل کرونا اس کو "مما کو اندازہ ہو گیا تھا کہ لڑکی کا معاملہ ہے

پیار سے کس طرح ہینڈل کروں "زوار نے سوالیہ انداز میں پوچھا

ارے بیٹا ہر وقت تعریف کرو بلکہ ایسا کرو کوئی پیارا سا گفٹ بھی دو کیا پتہ بندر کہنا بند کر دے "مما مسکائی

(ہاں کوئی گفٹ دوں تاکہ وہ بھی میرے منہ پر مارے) (اوکے ممّا آپ کی اس بات پر "عمل کروں گا کیا پتہ کوئی رزلٹ نکل آئے

چلو اب مجھے بھی سیریل دیکھنے دو سارا مزا خراب کر دیا "مما نے ہاتھ سے اٹھایا

اوکے اوکے میں تو چلا اب پیٹ پوجا کرنے "جاتے جاتے فلائنگ کس کرنا نہیں بھولا

شرارتی "مما مسکرائی

میں ستاروں کی خواہش نہیں کرتا
مگر وہ کھڑوس مسکراتی رہے

میر دو گھنٹوں سے صوفے پر بیٹھا کام کر رہا تھا اور اب تو مسلسل ایک ہی جگہ پر بیٹھنے اور کام کرنے سے گردن بھی اکڑ گئی تھی۔ گردن اونچی کر کے ادھر ادھر ہلانے کی کوشش کی بیڈ کی طرف غور سے دیکھنے پر اسے لگا پری ہلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ میر جلدی سے صوفے سے کھڑا ہو کے بیڈ کے پاس آیا اور پری کا چہرہ تھپتھپایا۔

پریام پریام مجھے سن رہی ہو چلو آنکھیں کھولو ادھر میری طرف دیکھو "میر نے اس کے
چہرے پر ہاتھ پھیرا

پریام کی آنکھیں میر کی آواز سن کے ایک دم سے کھلی اور میر کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر ڈر کی ایک لہر آئی اور میر کو اس کے چہرے پر ڈر دیکھ کے خود پر بہت زیادہ غصہ آیا

مم.. میں کک.. کہاں ہوں "پری ڈر کے مارے اٹھنے لگی تو میر نے ہاتھ لگا کے اس اٹھنے سے منع کیا

لیٹی رہو ادھر اور تم میرے بیڈروم میں ہو اور کدھر جانا ہے تم نے "میر نے جواب دے کر اس کا ماتھا چھوا

مم.. میں اس کک.. کمرے سے ادھر کک.. کیسے آئی "پری نے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا اور میر کو یہ بات بہت چمچی (مطلب اب یہ میری طرف بھی نہیں دیکھے گی اور مجھے اس کا اپنی طرف نہ دیکھنا اتنا غصہ کیوں دلا رہا ہے

تم تھوڑی دیر بعد تاریکی کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی اور پھر میں تمہیں ادھر لے آیا
میر نے سچ بولنے سے گریز کیا "

آپ جج.. جھوٹ بب.. بول رہے ہیں مم.. میں پوری را.. ت اندھیرے کی وجہ رو.. روتی
رہی تھی "پری نے اس کا جھوٹ پکڑا

ہاں تو صبح صبح ادھر لے آیا ایک رات سے تم مر نہیں گئی اور میری طرف دیکھ کے بات
کرو یہ ادھر ادھر کیا دیکھ رہی ہو "میر کو آخر کار برداشت نہ ہوا تو کہہ دیا

ہاں تت.. تو ایک دن او.. اور نہ لے آتے تت.. تو مم.. میں مر جاتی "پری نے پھر بھی
ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا

او.. اور آپ مجھ پر غصہ بھی ہوئے تھے "پری کو ایک اور بات یاد آئی

میں اپنے آپ میں سے غصہ نکال پھینکوں گا نہ غصہ رہے گا اور نہ ہی تم پر کرسکوں
"گاؤ کے

پری کوئی اور بات کرنے لگی تھی جب میر نے اسے لٹکا

فی الحال کوئی بات نہیں جب تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی تب سارے شکوے ایک ساتھ
 کر لینا ابھی تم آرام کرو میر تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں پھر اس کے بعد ٹیبلٹس
 بھی لینی ہیں تم نے "میر نے پریم کو تکیے پر لٹاتے ہوئے کہا

میر ".....پریم نے میر کو بلایا اور میر کو لگا جیسے ساری دنیا ساکت ہو گئی ہو اس کا دل رک رک کے دھڑک رہا ہو اس طرح میر تو کسی نے بھی نہیں بلایا یہاں تک کہ اس

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 184
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

میرے لیے تو آجکل دن ہی خراب چل رہے ہیں پری ہے تو وہ گھر جا کے بیٹھ گئی ہے اور بندر میرے بھائی کا دوست نکل پڑا ہے ہائے بولوں تو کس کو بولوں جاتے جاتے آپنی سے بات کر لیتی ہوں تھوڑا موڈ فریش ہو جائے گا نہیں تو کلاس میں خوا مخواہ کسی سے بیڈ موڈ کے ساتھ لڑ پڑوں گی "سیل فون میں نمبر ڈائل کرتے ہوئے سوچا

السلام علیکم آپنی کیا حال ہیں کیا کر رہی ہیں "کال پک ہوتے ہی ہانی سٹارٹ ہوئی

"وعلیکم السلام میری جان میں بالکل فٹ فٹ ہوں تم سناؤ صبح صبح آپنی کی یاد کیسے آگئی آپنی ہانی کی آواز سن کے مسکرائی

آپنی میں بہت اداس ہوں پری ابھی تک نہیں آئی "ہانی کی اداس بھری آواز ابھری

او کے آپی میں بات نہیں کروں گی اب آپ فون رکھیں مجھے کالج جانا ہے "ہانی ایک دم افسردہ ہوئی

ہانی میری جان غصہ بالکل نہیں ہونا بھائیو کی اپنی لائف ہے وہ جس طرح مرضی گزاریں
آپی نے سمجھایا "

جی آپ آپی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اوکے اللہ حافظ "ہانی نارمل انداز میں کہتی کال کٹ کر دی

ہائے اللہ بھائیو نے منع کر دیا مطلب کسی اور چرٹیل کو میری بھابھی بنائیں گے ہانی اپنے ہوتے ہوئے ایسا نہیں ہونے دے گی پری کو اپنی بھابھی بنا کے چھوڑوں گی

Visit For More Novels : www.urduovelbank.com Page 188
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

کوئی نا بڑے بڑے صورما اپنے اس دل نامراد کی وجہ سے ڈھیر ہوئے ہیں میں تو پھر
صرف عام سا بندہ ہوں "میر نے نامحسوس انداز میں خود کو تسلی دی جیسے یہ کوئی چھوٹی
سی بات ہو

ناشتہ تیار کرنے کے بعد میر سیدھا اپنے بیڈروم کی طرف بڑھا بیڈروم میں داخل ہوتے ہی میر کو سامنے صوفے پہ فریش سی پری نظر آئی جو اس کے لائے ہوئے سوٹ میں بچی بچی سی لگ رہی تھی چونکہ میر کو لیڈیز شانگ کا بالکل اندازہ نہیں تھا اس لیے وہ اپنی مرضی سے کل شام جا کے دو چار سوٹ لے آیا تھا مگر وہ پری کی جسامت کے لحاظ سے اچھے خاصے بڑے تھے مجبوری میں پری کو یہ کپڑے بھی ٹھیک لگے کیونکہ ایک بار وہ میر کے کپڑے پہن کر دیہ چکی تھی اس لیے ایسی غلطی وہ دوبارہ نہیں کر سکتی تھی

یہ لیجیئے آپکا ناشتہ تیار ہے جلدی سے کر لیں پھر مجھے آفس بھی جانا ہے "میر نے پری کی معصومیت سے نظریں چراتے ہوئے کہا (یہ دل مجھے برباد کروا کے رہے گا)

یہ تت..تو آم..آملیٹ ہے مم..مجھے نن..نہیں پسند مم..میں فل فرائی کھا..کھاتی ہوں پری نے ناشتہ دیکھتے ہی منہ بنایا"

کیا تمہیں آملیٹ نہیں پسند اور میں اتنی دیر سے کچن میں کھڑا جھک مار رہا تھا مجھے کم از کم بتا دیتی تو فل فرائی لے آتا "میر کو ایک دم غصہ آیا ایک تو اس کی میٹنگ تھی اور اوپر سے پری کیلئے بڑی مشکل سے ناشتہ بنایا اور میڈم کو وہ ناشتہ ہی نہیں پسند ویسے یہ میر کیلئے بہت بڑا دھچکا تھا

آپ نن.. نے مجھ سس.. سے پپ.. پوچھا ہی نہیں "پری نے ڈر کے مارے آنکھیں
جھکائی

تو میڈم آپ اس خادم خاص سے عرض کر دیتی تو اس خادم کا ٹائم بچ جاتا "میر نے پری
کو آنکھیں بند کرتے دیکھ کر خود پر کنٹرول کیا

مم.. میں سس.. سو رہی تھی سوتے مم.. میں آپکو کیسے بتاتی "پری نے آہستہ سی آواز
میں معصومیت سے بولی اور اس معصومیت پہ ہی تو میر مرتا ہے اب کیوں نہ پگھلتا

اب اس طرح سے بولوگی تو خاک میر کام پہ جاسکے گا اور خاک کہیں اور دل لگا سکے گا)
اب بندہ غصہ بھی نہیں کر سکتا اتنے پیارے انداز سے بولوگی تو میر سالار حیدر دل
تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دے گا

(کنٹرول میر کنٹرول وہ فی الحال چھوٹی ہے میر نے گہری سانس لی

اوکے اوکے میں فل فرائی بناتا ہوں تم بھی کچن میں آجاؤ "میر بیڈروم سے باہر جاتے ہوئے بولا

میر پھر سے ناشتہ بنا ہی رہا تھا جب پری ہانپتی کانپتی اس کا بھتا سیل فون لے آئی

کک.. کسی کی کا.. کال آرہی ہے "پری نے سیل فون اس کی جانب بڑھایا

صبح صبح کون ٹپک پڑا ہے "میر نے بڑبڑاتے ہوئے فون پکڑا مگر سیل فون پر نظر پڑتے ہی ایک خوشگوار مسکراہٹ آئی

ہاں بھئی صبح صبح ہماری گڑیا کو بھایا کیسے یاد آگیا "میر کال پک کرتے ہی مسکرایا اور اشارے سے پری کو ناشتہ کرنے کو کہا

بھائیو مجھے نا آپ کی بہت یاد آرہی ہے "ہانی نے نے میر کی آواز سنی تو لگاوٹ سے بولی اور ایسی لگاوٹ وہ تب دکھاتی ہے جب کوئی الٹا سیدھا کام کروانا ہو

او کے بھائیو آج گریٹا سے ملنے آجائے گا "میر نے پری کی منہ کی طرف جاتا نوالہ اپنے منہ میں ڈال کر بولا اور پری بیچاری ناشتہ چھوڑ کر ہونقوں کی طرح میر کو دیکھنے لگی

"نہیں نہیں بھائیو آپ نہ آئیں بلکہ کرم داد کو بھیج دیجیئے گا وہ مجھے وائٹ والا لے آئے گا ہانی نے اپنی طرف سے میرا ٹائم بچایا مگر میرا بچارے کی گھڑی بج رہی تھی

ہانی کی بات سن کے پانی پیتے میر کو اچھو لگا اور اس نے پریشان نظروں سے پری کی طرف دیکھا اگر ہانی ادھر آگئی تو اس کو کیا جواب دے گا کہ یہ لڑکی کون ہے ادھر کیوں ہے فی الحال ہانی کو روکنا تھا

ہانی گریٹا آج ناتھارا بھایا بہت بڑی ہے وہ اپنی گریٹا کو ٹائم نہیں دے پائے گا اس لیے میں کل خود لینے آؤں گا پرامس "میر نے ماتھا مسلتے ہوئے جواب دیا

بٹ مجھے آپ سے امپورٹنٹ بات کرنی تھی "ہانی کو افسوس ہوا

کوئی نہیں کل کر لیں گے "ہانی کو نیم رضامند ہوتے دیکھ کر میر کی سانس آئی

اوکے بھائیو مجھے کل کالج کے بعد پک کر لیجئے گا "ہانی مردہ آواز میں بولی

اوکے گریٹا اللہ حافظ "میر نے کال بند ہوتے دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا ورنہ ہانی اتنی جلدی بات مانتی نہیں ہے

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 195
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

پتہ نہیں میرا کیا بنے گا ایک تو دشمن کی بہن سے پیار کر بیٹھا ہوں اور اوپر سے میڈم کو (پیار کا پتہ ہی نہیں ہے چلو اس کا بھی کچھ سوچتا ہوں فی الحال میرا سالار حیدر بزنس پہ دھیان دوا بھی تو دل سے گئے ہو پھر بزنس سے بھی جاؤ گے دونوں بہن بھائی ہی چور (ہیں ایک نے دل چرا لیا ہے دوسرا بزنس چرانے میں لگا ہے

انہیں فاصلوں کی کیا فکر
جو روح سے تعلق رکھتے ہوں

تھوڑا انتظار تو کر لیتے
وقت ہی تو خراب تھا، دل تھوڑی

السلام علیکم ہانا میڈم آپ کو میر صاحب نے اپنے آفس میں ملنے کیلئے بلایا ہے "زوار
نے ہانا کے پاس پہنچ کر نظریں نیچے کر کے بولا

ہانا جو اپنی کلاس فیلو کے ساتھ بات کرتے ہوئے ہاسٹل کی جانب بڑھ رہی تھی زوار کی آواز سن کے ٹھٹھکی اسے یقین نہیں تھا کہ وہ دوسرے دن ہی آٹپکے گا اور پھر اس کی ایکٹنگ پہ تو دل عیش عیش کر اٹھا

چلو رمشا شام کو ہاسٹل میں بات کرتے ہیں "اور رمشا بیچاری تو ہینڈسم نوجوان کو دیکھنے میں مصروف تھی

رمشا میں نے کچھ کہا ہے "ہانی نے اس کو اس طرح گھورتے دیکھ کر غصے سے اس کا بازو ہلایا (بدتمیز یہی بندر ملا ہے گھورنے کیلئے)

او کے پھر شام کو ملتے ہیں "رمشا مسکرائی او اللہ معاف کرے ہانی نے رمشا کی یہ والی مسکراہٹ کبھی نہیں دیکھی (سارے ہی ٹھہر کی ہیں)

رمشا کے جانے کے بعد ہانی زوار کی طرف مڑی اور خونخوار نظروں سے دیکھا

(اللہ پاک بس آج اس چڑیل میرا مطلب ہانا سے بچ جاؤں (زوار نے ہانا کی خونخوار نظروں سے بچنے کیلئے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا

ہاں تو زوار بھائی کیا کہہ رہے تھے آپ "ہانا بھائی پر زور دیتے ٹھنڈے ٹھہار لہجے میں بولی

استغفر اللہ استغفر اللہ کیسے منہ پھاڑ کر بھائی کہہ رہی ہے اب اگر کچھ کہہ دوں تو جنگلی (بلی کی طرح لڑنے لگ جائے گی)

میں تمہارے مطلب اچھی طرح سمجھتی ہوں اور میری نظروں سے دور ہو جاؤ اس سے پہلے کہ میں خون کر بیٹھوں "ہانی چلائی

یار مجھے اپنی صفائی کا موقع تو دو "زوار کی شکل دیکھنے والی تھی

یار..... یہ یار کس کو بولا اپنی ان ہوتی سوتیوں کو بولو جن کو پٹاتے ہو "ہانی یار کہنے پر تلملائی

لو جی زوار تیرے خاتے میں ایک اور گناہ شامل ہو گیا ابھی تو پچھلے گناہ معاف نہیں (ہوئے اب جس کو پٹا رہا ہوں اس کو ہی یار بولوں گا یہی بات سمجھ جاؤ تو میری زندگی نہ آسان ہو جائے

اس نے اگر جانے دیا تو

تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ پہلے جا کے ڈاکٹر سے گلے کی میڈیسن لے آؤ "ہانی نے
ریسٹورنٹ میں ادھر ادھر نظر گھماتے زوار کو غصے سے کہا

وہ وہ کیوں "زوار حیران ہوا

وہ اس لیے کہ تم پچھلے دس منٹ میں دس بار سے زیادہ گلا صاف کر چکے ہو اور مجھے
تمہارے گلے کے صاف ہونے کے آثار دور دور تک نظر نہیں آرہے "ہانی نے تیر بھگو کر
وار کیا

وہ تو بس یونہی "زوار بیچارا گڑبڑایا

جن نظروں سے تم گھور رہی ہو نا اس سے بس گلا ہی صاف ہو سکتا ہے بولا نہیں)
(جاسکتا بولنے کیلئے ہمت چاہیے ہوتی اور وہ فی الحال زوار آفندی میں ناپید ہے

ہاں میں بھی تو بس یونہی کہہ رہی ہوں کہیں گلا زیادہ نہ خراب ہو جائے اس سے پہلے
ڈاکٹر سے چیک اپ کروا لو "ہانی نے تنزیہ کہا

دونوں بہن بھائی نے بگھو بگھو کر مارنے کی کوئی ڈگری لی ہوئی ہے کوئی موقع ہاتھ سے)
(جانے نہیں دیتے

گلا تو ٹھیک ہے بس وہ ریسٹورنٹ کے ٹھنڈے ماحول کی وجہ سے ہو گیا ہے "زوار نے
شرافت سے جواب دینا ہی مناسب سمجھا ورنہ ہانی نے تو تنر مار مار کے اس کو بولنے کے
قابل ہی نہیں چھوڑنا تھا

جی جی ریسٹورنٹ کا ماحول بھی بڑا ٹھنڈا ہے "دونوں ہاتھوں سے بازوؤں کو رگڑ کر ہانی نے ایکٹنگ میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا

میں تھوڑا سا پانی پی لیتا ہوں "زوار ہانی کی ایکٹنگ سے بدمزہ ہوا کیونکہ ہانی سے بہر حال کوئی نہیں جیت سکتا

جی زوار بھائی پانی پی لیں کیا پتہ کچھ افاقہ ہو "وہ ہمدردی سے بولی

اور زوار کو بھائی لفظ سن کے پانی پیتے اچھو لگا

اوہ آٹم سوری بھائی میں نے کچھ غلط بول دیا ہے "ہانی زوار کو ٹشو پکڑاتے ہوئے معصومیت سے بولی

اور تم خود کیا ہو پتہ ہے تمہیں "زوار کی انا والی روح بلبلائی

تمہارے اس طرح بولنے کی وجہ سے میں تم سے ٹھیک سے بات نہیں کرتی "ہانی زوار کو
اس طرح بولتے دیکھ کر مہمنائی

باہ خود جو مرضی بول لے مگر زوار تمہارے بولنے پر پابندی ہے اوہ مائی گاڈ زوار تم پکے (
(جو رو کے غلام بننے والے ہو

او کے آٹم سوری آئندہ بالکل ایسا نہیں بولوں گا بلکہ پیار سے بات کروں گا "زوار نے
اپنے مطلب کی بات کی

کیوں پیار سے بات کیوں کرو گے میں کیا تمہاری مامی کی بیٹی ہوں "ہانی نے چڑانا لازمی سمجھا

نہیں نہیں تم میری مامی کی بیٹی نہیں ہو بلکہ میں ہی پاگل ہوں جو تم سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈتا ہوں "زوار نے تلملا کے جواب دیا

ہاں پہلا پاگل دیکھا ہے جو خود کو پاگل کہہ رہا ہے ورنہ ہر پاگل یہی کہتا ہے کہ میں پاگل نہیں ہوں "ہانی نے کھانا ,جوکہ ویٹر ابھی سرو کر گیا تھا ,اپنی طرف کھسکاتے ہوئے بولی

"لنچ کر لیں پھر تمہیں ہاسٹل ڈراپ کر دوں گا اس سے پہلے کہ میں پورا پاگل ہو جاؤں زوار نے غصے سے دُش اپنی طرف کھسکائی

ہاں ہاں ڈاکٹر کی ہی تو ضرورت ہے مجال ہے جو یہ لڑکی سرپیس ہو جائے مطلب میں)
پیار کی بات کرنے لگتا ہوں اور یہ پتہ نہیں کونسی مامیوں کو لے آتی ہے زوار تیری تو
قسمت ہی خراب ہے جو تو میر کی بہن سے پیار کی توقع کر رہا ہے کوئی نا ٹرائی کرتا رہوں گا
(کیا پتہ قسمت چمک جائے , زوار نے خود کو حوصلہ دیا

بس اتنا قریب رہو کہ
بات نہ بھی ہو تو دوری نہ لگے

میر نے کل شام کو آتے ہی پریم کو بول دیا تھا کہ وہ پری کو صبح ہوتے ہی چھوڑ آئے گا
 اس لیے صبح ہوتے ہی پری کو اٹھانے کے بعد نماز ادا کرنے چلا گیا
 مسجد سے آنے کے بعد اب وہ کچن میں کھڑا چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ سجائے پری
 کیلئے آخری ناشتہ تیار کر رہا تھا

اب یہ تو وقت ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ ناشتہ آخری بار بنا رہا ہے یا پھر زندگی دوبارہ بھی
 کبھی ایسا موڑ لائے گی جس میں میر پری کیلئے اس طرح ہی مسکرا کر ناشتہ بنائے گا یا
 نہیں،

فی الحال تو میر خوش تھا لیکن پری کے جانے کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا دکھی بھی تھا

ناشتہ تیار کر کے اس کو ٹرے میں سیٹ کرنے کے بعد میر بیڈروم کی جانب بڑھا جانتا
 تھا پری فریش فریش سی اس کا انتظار کر رہی ہوگی میر کا دل تو اس بات پہ ہی خوش ہو
 جاتا ہے چاہے ناشتہ کیلئے انتظار کر رہی ہوتی ہے مگر بہر حال انتظار تو انتظار ہوتا ہے
 نہیں

میر بیڈروم میں داخل ہوتے ہی پری کو صوفے پر بیٹھا دیکھ کر مسکرایا

یہ لیجیئے میڈم آپکا ناشتہ، جلدی سے کر لو پھر تمہیں گھر بھی چھوڑنا ہے "میر ناشتہ"
اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولا

گھر رک.. کیوں "پری نے حیرانی سے پوچھا اور میر اپنا ڈریس نکالتے ہوئے اس کی بات
سن کے ٹھٹھکا

ارے گھر نہیں جانا اب ساری عمر میرے گھر میں تو نہیں رہ سکتی تم "میر اپنی حیرانی
پر قابو پانے کے بعد ہلکا سا مسکرایا

"لل.. لیکن مم.. میں تو ہاسٹل میں رہ.. رہتی ہوں

چلو ہاسٹل میں رہتی ہو مگر گھر تو جاتی ہونا "میر اس کی ہاسٹل والی بات سن کے حیران ضرور ہوا مگر ظاہر نہیں کیا

نن.. نہیں تو جا.. جب سے ہاسٹل آئی ہوں تت.. تب سے نہیں گئی "پری نے جواب دیا

کیا مطلب، تو پھر تم میری کمپنی میں کس کے کہنے پہ آئی تھی "میر کو کچھ غلط ہونے کا شدت سے احساس ہوا

وو.. وہ تو دوست کک.. کے ساتھ آئی تھی اس کے کک.. کہنے پہ "پری نے ناشتہ کرتے ہوئے میری طرف دیکھا

اور میرے آفس میں کس لیے گھسی تھی تم "میر نے کچھ کنفرم کرنا چاہا

وہ جگہ سس.. سب سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی اس لیے "پری نے
نا سمجھی سے جواب دیا

اچھا اچھا تم ناشتہ کرو میں ابھی آتا ہوں "میر بیڈروم سے باہر جاتے ہوئے پرسکون آواز میں بولا حالانکہ اندر ایک جنگ چھڑ چکی تھی

میر نے باہر جاتے ہی کرم داد کو کال ملائی اور اس کو پانچ منٹ کے اندر اندر ڈرائنگ روم میں پہنچنے کا حکم دے کر خود بھی ادھر کی طرف بڑھا

کرم داد تو حکم کا غلام تھا وہ پانچ منٹ سے بھی پہلے ڈرائنگ روم میں پہنچا اور میر کو ماتھا مسلتے دیکھ کر پریشان ہوا کیونکہ میر مارتھے کو تب ہی مسلتا تھا جب کوئی پریشانی والی بات ہو

اور میر جیسے جیسے کرم داد کے الفاظ سن رہا تھا ویسے ہی ندامت میں ڈوبتا جا رہا تھا

کرم داد تمہیں معلوم ہے ناکہ میں نے سیاست کیوں نہیں جوائن کی "میر صوفی سے کھڑا ہو کے سلائیڈنگ ڈور کے پاس جا کے کھڑا ہوا

اور کرم داد اتنی غیر متعلقہ بات سن کے حیران ہوا

جی صاحب جی معلوم ہے "کرم داد نے آہستہ سے جواب دیا اور میر شاید اس کی آواز نہیں سن سکا اس لیے بتانے لگا

کرم داد میں نے سیاست اس لیے جوائن نہیں کی تھی کہ اگر کل کو میں کسی غریب کا حق نہ دلوا سکا تو کس منہ سے اس کے سامنے جاؤں گا یا پھر طاقت کے نشے میں کسی کو

یا پھر میں کسی امیر کی وجہ سے غریبوں پر ظلم نہ کر جاؤں اور پھر رب کے سامنے ظالم نہ بن جاؤں

کرم داد ان سب چیزوں سے بچنے کیلئے ہی تو میں نے بزنس شروع کیا تاکہ بابا مجھے زبردستی سیاست میں نہ بھیج دیں اور میں ان کے سامنے کوئی سولڈ ریزن دے کہ بچ جاؤں "میر نے آسمان کو تکتے ہوئے کہا

جی صاحب جی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں "اکرمداد کو یہ ساری باتیں پہلے سے ہی پتہ تھیں مگر صاحب کو سننا بھی لازمی ہے

مگر دادپتہ ہے کیا ہوا میں بزنس کرنے کے باوجود ظالم بن بیٹھا ہوں اور ظلم پتہ ہے کس پر کیا ہے اس لڑکی پر جو پہلے سے ہی مظلوم ہے جو پہلے سے ہی ظالم دنیا کی زد میں ہے

میں نے اس پر اور ظلم کر دیا اور میں نے ان ہاتھوں سے (میر نے اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا) اس کو سب سے تاریک کمرے میں بند کیا وہ روتی رہی کہ اس کو تاریکی سے ڈر لگتا ہے مگر میں نے اس کی بات نہیں سنی

میں حیران تھا کہ وہ بولتی کیوں نہیں چیختی کیوں نہیں اپنا جرم کیوں نہیں پوچھتی کہ اس کو کس لیے بند کیا جا رہا ہے

ارے داد وہ اپنی ماں سے اپنے بہن بھائیوں سے اپنے حق کیلئے نہیں بول سکتی وہ ایک انجان آدمی سے خاک اپنا جرم پوچھ پاتی اسے تو وہ ہمت دی ہی نہیں جس ہمت کے ساتھ وہ دنیا کا مقابلہ کر سکے وہ تو ایک بل میں گھسی رہی تھی اور پھر ایک دم سے اسے میدان میں پھینک دیا کہ جاؤ اپنے لیے لڑو اور مرو، کرم داد کیا اس سب کے بعد وہ "میدان میں کھڑی رہ سکتی ہے"

پر صاحب جی "کرم داد نے بولنے کی کوشش کی

نہیں کرم داد آج ہمدردی کے بول نہیں سننے , ادھر درد ہو رہا ہے (دل کی طرف اشارہ کیا) اور ویسے ہی درد ہو رہا ہے جیسے حویلی سے در بدر ہوتے وقت ہوا تھا یہ درد میرے دل "کو چیر دے گا داد , میں کیا کروں

صاحب آپ معافی مانگ لیں "داد نے ادب سے مشورہ دیا

داد اسے جانتے نہیں ہو اس لیے کہ رہے ہو اگر میں نے اس سے معافی مانگی نا وہ بغیر میرا جرم سنے مجھے معاف کر دے گی ہاں وہ ایسی ہی ہے اور داد میرا ضمیر یہ کیسے گوارہ کرے گا کہ میں اس سے معافی تو مانگوں مگر اپنا جرم بتائے بغیر , یہ نہیں ہو سکتا جاؤ داد اسے ہاسٹل چھوڑ آؤ اب میرے اندر اتنی ہمت نہیں ہے کہ اس کے سامنے جا سکوں اور شاید عمر بھر اس کا سامنا نہ کر سکوں اس لیے تم غصے اور سختی سے میرا سالار حیدر کا نام لینے سے منع کر دینا اسے کہنا کہ وہ اپنی یادداشت سے ہی مٹا دے کہ کوئی میرا سالار بھی اسے ملا تھا اور داد وہ اتنی ڈرپوک ہے کہ تمہارے غصے سے ڈر کر میرا نام اپنے

دماغ سے کھرچ دے گی جاؤ کرم داد اسے واپس چھوڑ آؤ جہاں سے وہ آئی ہے "میر زخمی
سا مسکرایا

جیسا آپکا حکم صاحب "داد یہ کہتے ہی باہر نکلتا چلا گیا

باہ زندگی کا ایک اور قصہ بھی تمام ہوا اور ہمیشہ کی طرح میر آج بھی ادھورا رہ گیا ایک)
نامور اور کامیاب بزنس مین رشتے بنانے میں ناکام ہے گھر تو ویران ہے ہی اور آج دل
بھی ویران ہو گیا , میر کے پاس خوشیاں کیوں نہیں بسیرا کرتی ہر رشتے کے ساتھ ہی
نا انصافی کر جاتا ہوں پتہ نہیں کونسے ناکردہ گناہوں کی سزا مل رہی ہے جو ختم ہو نہیں
(ہو رہی)

میں نے کروٹ بدل کر دیکھا ہے
یاد تم اس طرف بھی آتے ہو

ہانی نے قدم جیسے ہی کالج سے باہر نکالا اسے کرم داد گاڑی کے ساتھ کھڑا نظر آیا وہ تو صبح سے خوش تھی کہ آج اسے بھائیو لینے آئیں گے مگر میر کی جگہ داد کو دیکھ کر وہ بدمزہ ہوئی

بھائیو کدھر ہیں اور تم کیوں آئے ہو مجھے لینے "ہانی گاڑی کے قریب پہنچتے ہی چھنکاری

گریبا بی بی صاحب کو تھوڑی بزنس کی وجہ سے پریشانی تھی اس لیے ان کے آرام کی خاطر میں خود آگیا ہوں "داد نے اصل بات گول کرتے ہوئے ہانی کیلئے گاڑی کا دروازہ کھولا

بھایا بھی ناچھوٹی چھوٹی باتوں کی ٹینشن لے لیتے ہیں گاڑی کی سپیڈ تیز کریں اور جلدی سے بھایا کے پاس پہنچا دیں "ہانی نے داد کی بات سنتے ہی جلدی مچائی

جی گریا بی بی ابھی پہنچ جاتے ہیں "داد نے بھی سپیڈ بڑھائی

گاڑی وائٹ ولا کے پہنچنے کے بعد ہی ہانی کی زبان کو بریک لگا کیونکہ عادت کے مطابق وہ پورا راستہ داد کا سر کھاتے آئی تھی

میں تو چلی بھایا سے ملنے اور تم میرے لیے فاسٹ فوڈ کا انتظام کرو "ہانی وائٹ روش پر بھاگتے ہوئے بولی وہ ایک بار پہلے بھی اس گھر میں آچکی تھی اور تب اتنے خوبصورت گھر کو دیکھ کر شاک لگا تھا اور تب اس کے الفاظ یہ تھے

"بھائیو اتنا پیارا اور بڑا گھر اور اس میں آپ اکیلے کچھ زیادتی نہیں ہے

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی ہانی کو میر صوفے پر بیٹھا دکھائی دیا تو وہ بھاگ کر میر کے پاس پہنچی

ارے کیا ہوا میری لائف کو اچھی خاصی تو گزر رہی ہے "میر نے حیرانی ظاہر کی

بھایا آپ نا میری بات نہیں سمجھ رہے میں کہہ رہی ہوں کہ آپکی لائف میں ایک عدد بیوی کی کمی ہے اور ہماری لائف میں ایک عدد بھابھی کی کمی ہے "ہانی نے ماتھے پر پر ہاتھ مار کر سنیکس کی پلیٹ اپنی طرف کھینچی جو کہ ملازمہ ابھی ابھی رکھ کے گئی تھی

تو گریا اس کیلئے ایک لڑکی کی ضرورت ہوتی ہے کہ نہیں "میر ہانی کی بات پر مسکرایا

یاں تو لڑکی میں نے ڈھونڈ لی ہے میری دوست ہے بہت ہی شریف اور معصوم ہے کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی "ہانی کسی رشتے والی ماسی کی طرح سٹارٹ ہوئی

کہیں وہ بھینگی تو نہیں ہے جو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی "میر کا موڈ گریا کی باتوں سے
تھوڑا فریش ہوا

بھایا آپ میری دوست کے بارے ایسا نہیں بول سکتے اور وہ بھینگی نہیں ہے بلکہ بہت
پیاری ہے آپ اس کو ایک بار دیکھیں گے تو لٹو ہو جائیں گے "ہانی تو آج ہر حربہ آزما کر
ہی جائے گی

ارے گریا اگر میں لٹو ہو گیا نا تو تمہاری دوست مجھے لٹو کی طرح گھمائے گی اور تمہارا بھایا لٹو
کی طرح گھومتا اچھا لگے گا کیا "میر نے ہانی کو چھیڑا

آپ نا میری باتوں کو سرس نہیں لے رہے بھایا پلیز نا ایک دفع مل لیں (دوسری بار خود
ہی ملنے کو بولو گے میری دوست ہے ہی اتنی پیاری کہ بار بار ملنے کو دل کرے " (ہانی
معصومانہ انداز میں بولی

یارا پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ میری عمر سے بہت چھوٹی ہوگی اور دوسری بات میں فی الحال شادی کرنا ہی نہیں چاہتا کچھ ریزنر ہیں وہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا "میر سرپس تو ہوا مگر اپنی بات پر ہی ہوا

مگر بھایا میری دوست "ہانی مسمنائی

نو مور آرکیو منٹس گریا , اور چلو آج کالچ باہر کرتے ہیں میرا موڈ بھی تھوڑا فریش ہو جائے گا میر گریا کا سر تپھکتے ہوئے کھڑا ہوا "

ہائے میرے ارمان , ہانا تم نے ہمت نہیں ہارنی بس ایک دفعہ پری واپس آجائے میں (خود ملاقاتیں کرواؤں گی پھر دیکھوں گی کہ لٹو کی طرح گھومتے ہیں کہ نہیں

وہ وہ ".....پری کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ ہانی کو کیسے بتائے کہ وہ کدھر تھی کیونکہ بڑی بڑی مونچھوں والے آدمی نے اسے حد سے زیادہ ڈرا دیا تھا اور کہا تھا کہ اب سے وہ یہ بھول جائے کہ اس کی زندگی میں کبھی میرے سالار حیدر نامی بلا بھی آئی ہے یا پھر وہ کبھی اس کے گھر میں قید رہی ہے یہ ساری باتیں وہ دماغ سے نکال دے اور بھولے سے بھی کسی کو نہ بتائے اگر بتانے کی غلطی کر دی تو میرے اس کو پھر سے تاریک کمرے میں بند کر دے گا

اور پری تو صدا کی ڈرپوک ہے بیچاری پہلے ہی داد کی بڑی مونچھوں سے ڈری ہوئی تھی اوپر سے تاریک کمرے کے بارے میں سن کر اور زیادہ خوفزدہ ہو گئی

ہاں ہاں معلوم ہے مجھے اب تم بتاؤ گی کہ سیل فون کو ویسے ہی ہاتھ نہیں لگاتی اور گھر جانے کے بعد تو تم نے اسے آف کر دیا تھا "ہانی نے پری کی مشکل آسان کی اور اسے روم کے اندر لے آئی

گھ.. گھر؟ "پری نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

ہاں بابا گھر، میں نے تمہیں اس دن کال کی تھی تو تمہارے کزن نے پک کی اور تب معلوم پڑا کہ تم اس کے ساتھ گھر جا رہی ہو مت پوچھو مجھے کتنا غصہ آیا مگر تمہاری معصوم شکل یاد کر کے غصہ پی گئی تھی "ہانی نے باقاعدہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیا

اوہ سس.. سوری مم.. میری وجہ "پری قصوروار نہ ہوتے ہوئے بھی معافی مانگنے لگی

ارے ارے میں نے کب کہا ہے کہ تم سوری کرو میرا غصہ تو اسی دن چلا گیا تھا بعد میں تو میں تمہیں یاد کرتی رہتی تھی پتہ ہے تمہارے بغیر ہاسٹل میں میرا دل نہیں لگتا تھا اس لیے بھایا مجھے لپچ کیلئے اپنے ساتھ لے جاتے تھے "ہانی پھر سے گلے لگی

مم.. میں نے بھی تم.. تمہیں بہت یاد کیا تھا "پری نے بھی ہانی جیسا ہمدرد پا کے دل کا غبار باہر نکالا

بھئی میں ہوں ہی اتنی اچھی کہ مجھ سے کوئی دور جا ہی نہیں سکتا "ہانی نے خود کو مسکھ لگایا

اور تم اتنی ڈل کیوں لگ رہی ہو مجھے اور ایسا لگتا ہے کہ تم روتی رہی ہو مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے "پری کا نبجھا نبجھا سا چہرہ دیکھ کے ہانی کو ایک دم تشویش ہوئی

سک.. کچھ نہیں ہو ب.. بس بابا کی یاد آ رہی تھی "پری کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھر گئی

پاگل ہو یا آج ہی تو آئی ہو گھر سے اور ابھی سے یاد بھی آنے لگے بالکل معصوم ہو اچھا چلو جلدی سے آنکھیں صاف کرو میں تمہیں مزے کی باتیں بتاتی ہوں "ہانی کو ایک دم سے پری پر پیار آیا

نن.. نہیں مم.. میں نے سونا ہے مم.. مجھے نہیں سننی "پری ایک دم سے آنکھیں صاف کرتی ہوئی بستر پر لیٹ گئی کیونکہ ہانی کا سپیکر اگر ایک دفعہ شروع ہو جائے تو پھر پوری رات ہی وقفے وقفے سے چلتا رہتا ہے

اچھا اچھا سو جاؤ میری تو کسی کو قدر ہی نہیں ہے ہائے ہانی تیرے جیسے لوگوں کی اس ظالم دنیا کو کو قدر ہی نہیں ہے مجھے میرے جیسا کیوں نہیں مل جاتا "ہانی کی ایکٹنگ سٹارٹ ہو چکی تھی اور پری کو بھی تو اسی ایکٹنگ میں نیند آنی تھی اس لیے وہ بھی مسکراتے ہوئے آنکھیں موند گئی

صرف سر میں درد اور میر سالار حیدر پورا دن آفس سے غائب، یار بات کچھ بن نہیں رہی
زوار نے سوچنے کی ایکٹنگ کی "

اگر بات نہیں بن رہی تو میرے گھر سے دفع ہو جاؤ اور جا کے آفس میں بناؤ "میر ایک دم
بھنایا

ارے میرے یار جو بات تمہارے سامنے بن سکتی ہے وہ آفس میں کیسے بنے گی "میر کو
مزید چڑایا گیا

"آہا میرا یار بات بنانے میں لگا ہوا ہے لگتا ہے خود کی چڑیل سے بات کافی بن گئی ہے
آگے بھی میرا تھا زیادہ دیر تک اپنی ذات پر بات چلنے نہیں دیتا ہے

تو میرے دوست قید کر لو ان لمحوں کو اور لے آؤ اس کو اپنی زندگی میں "میر نے مسکرا کر مخلصانہ مشورہ دیا

ہاں میرے یار تو آنے ہی نہ دے اس کو میری زندگی میں سب سے بڑی رکاوٹ میرا یار (ہی بننے والا ہے)

یارا ابھی چھوٹی ہے پڑھنے دو، دو چار سال انتظار کر لوں گا "زوار نے بڑی مشکل سے بات بنائی

ہاہاہا دو چار سال بعد دادا بلائے گی تجھے "میر نے مزاق اڑایا

ہاں ہاں بنا لے میرا مزاق جب خود پر گزرے گی تب پوچھوں گا میں تم سے "زوار تلملایا

"بس بس یہ لو یو شو یو بھا بھی کو بولنا ہم سادے لوگ جھپیوں سے خوش ہو جاتے ہیں
میر کچن کی طرف جاتے ہوئے بولا

ہائے نہ کر جسے بھا بھی بول رہا ہے وہی تیری گڑیا ہے اور بعد میں یہ چھوٹے چھوٹے
گناہ میرے سر آنے ہیں اور تم نے پھر مجھے چھوڑنا بھی نہیں ہے (زوار بد مزہ ہوا

زخم چھپانا بھی ایک ہنر ہے
ورنہ یہاں ہر مٹھی میں نمک ہے

ہانی مم.. مجھے آج کالج نن.. نہیں جاناتت.. تم چلی جاؤ "ہانی کے بار بار جگانے پر پری نے مندی مندی آنکھوں سے جواب دیا

پاگل ہو گئی ہو کیا پچھلے ایک ہفتے سے کالج نہیں جا رہی اگر اب بھی نہ گئی تو کالج والے ایکسپیل کر دیں گے "ہانی نے ڈرایا ورنہ تو پری نے جانا نہیں تھا

مگر مم.. مجھے ڈر لگ.. لگتا ہے باہر جج.. جانے سے "پری بیچاری ابھی تک خوفزدہ تھی

یارا میرے ہوتے ہوئے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے اور تم نہ بالکل گھر سے ٹھس ہو کر آئی ہو "ہانی بدمزا ہوئی

تت.. تم کچھ بھی کک.. کہو مم.. میں آج نہیں جا رہی "پری نے بستر میں منہ گھسایا

واہ واہ ہانی اگر کسی کام کو کرنے کی ٹھان لے تو پھر وہ ہو کے رہتا ہے تم تو میری چوڑی
ہو ایسے منٹوں میں تیار کروں گی "ہانی نے پری کو بستر سے نیچے گرایا

کیا کک.. کر رہی ہو "پری زمین پر گرتے ہی ہوش میں آئی

اس سے پہلے کہ میں کچھ اور بھی کروں پانچ منٹ میں ریڈی ہو کے آؤ پھر ناشتہ بھی کرنا
ہے اس کے بعد کالج جانا ہے "ہانی پری کا بستر لپیٹتے ہوئے بولی

تت.. تم بہت زیادہ ضد.. ضدی ہو "پری روہانسی ہو کر واش روم کی طرف بڑھی

ارے بابا جس کیلئے تمہیں چنا ہے نا وہ مجھ سے بھی زیادہ ضدی ہے بس ایک بار کسی
طرح ملاقات کروا لوں پھر دیکھتی ہوں کہ کس مائی کے لال میں اتنی ہمت ہے کہ پری کو

اور اسی نام کو بھگانے کیلئے تو اپنی صحت کا بھی بیڑا غرق کر رہا تھا

کسی بھی طرح سے اس کو دل و دماغ سے نکالنا ہے ورنہ جینا محال کر دے گی "میر نے سوچتے ہوئے ایک اور سگریٹ جلایا

آہ مگر ضروری تو نہیں ہے کہ یادوں کو بھگایا جائے ان یادوں کو گلے بھی تو لگایا جا سکتا ہے میر تمہارے دماغ میں یہ بات کیسے نہیں آئی "میر نے خود کو کوسا

کوئی بات زہن میں آتے ہی میر مسکرایا اور کال کر کے داد کو اپنے پاس بلایا

صاحب سلام , اتنی رات کو بلایا کوئی پریشانی ہے کیا "داد نے پریشانی سے پوچھا وہ بیچارا پہلے ہی بھاگا بھاگا آیا مگر صاحب کو اتنا پرسکون دیکھ کر اور زیادہ پریشان ہوا کیونکہ میر پرسکون تب ہوتا ہے جب جب کسی کو بے سکون کرنا ہو

جیسا آپ مناسب سمجھیں "داد نے بھی مسکرا کر جواب دیا مگر میر کی اگلی بات سن کے کرم داد کو شک لگا تھا وہ ہر بات کی توقع کر سکتا تھا مگر میر کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی توقع کبھی نہیں کر سکتا تھا

احساس و مروت سے ناواقف لوگ زیر
لگتے ہیں جب محبت کی بات کرتے ہیں

داد کچھ دیر تو شک کی وجہ سے بول ہی نہیں پایا مگر میر کی سنجیدہ نظروں کو اپنے اوپر مرکوز
دیکھ کر
سنجھلا

مگر صاحب جی "داد نے بولنے کی کوشش کی

آہ داد تم بات سمجھنے کے بعد بھی جب مگر کرتے ہونا
قسم سے زہر لگتے ہو اور تب میرا دل کرتا ہے کہ سب سے پہلے تمہیں ٹھکانے لگاؤں "میر
داد کو گھورتا ہوا بولا

سائیں معافی چاہتا ہوں پر آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ وہ آپ کے سب سے بڑے حریف
"کی بہن ہے اور اس کے علاوہ حویلی کا بھی تو سوچیں

داد میں نے حویلی کو سات سال پہلے ہی چھوڑ دیا تھا اس لیے سوچنا نہیں چاہتا اور
دوسری بات بڑے حریف کی بہن ہے تو کیا ہوا اس نے کونسا اسے پیار دے کے پالا
"ہے اور ویسے بھی وہ میرے لیے نا ہونے کے برابر ہے اب بات ختم کرو

مگر صاحب اس لڑکی کی عمر ".....داد بات کرنے لگا جب میر نے غصے سے
اس کی بات کاٹی

کرم داد وہ کل سے لڑکی نہیں رہے گی بلکہ تمہاری چھوٹی بی بی ہوگی اور ہاں عمر میں کیا
رکھا ہے اتنی چھوٹی ہے پھر بھی دل و دماغ کو گھما کے رکھ دیا ہے دو دن سے نہ کام کر
پارہا ہوں نہ سو پارہا ہوں اور نہ ہی ڈھنگ سے کھا رہا ہوں اس لیے تو پریشانی کو ختم کرنے
کا سوچا ہے "میر نے اپنی مخصوص سرد آواز میں کہا

جی صاحب جی جیسا آپ مناسب سمجھیں "داد نے تابعداری سے کہا

مجھے وہ کل ہر حال میں اس گھر میں ملنی چاہیے اور باقی کا انتظام بھی کر لینا اس
کے بابا کو ضرور انفارم کر دینا ہاں کرتا ہے تو ٹھیک ہے نہیں کرتا تو بھی ٹھیک
ہے "میر سرد آواز میں کہتا اندر کی جانب بڑھا

آہ تو کل تمہیں اپنے نام کر لوں گا پھر شاید کام کرنے جوگا ہو جاؤں ورنہ تو تم مجھے (بزنس سے آؤٹ کرنے پر ہی تلی ہوئی ہو یا ر دل نے کیسے دغا بازی کی ہے مطلب دل کو (اچھی لگی بھی تو ایک سترہ سال کی بچی ہا ہ میر تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا

.... عشق تھا تم سے کر لیا
فریب ہوتا تو سب سے کرتا

پری یار کل کیا ہو گا مجھے تو ٹیسٹ یاد ہی نہیں ہو رہا "بک بند کرنے کے بعد ہانی پری
سے مخاطب ہوئی

ہاں تت.. تو مم.. میں نے کونسے معرکے مم.. مارنے "پری کو موقع چاہیے تھا اس لیے
اس نے بھی فوراً بک بند کی

او میڈم جی تم نے بک کس لیے بند کی ہے تمہیں پہلے ہی چھٹیوں کی وجہ سے کچھ نہیں
آتا اب تو کم از کم پڑھ
لو "ہانی نے پری کو بک بند کرتے دیکھ کر شرم دلائی

اب تت.. تو سونے لل.. لگی ہوں صب.. صبح دیکھوں گی "پری نے بھی سونے کے
ریکارڈ قائم کرتے تھے
اور ہانی کو معلوم تھا ایسی صبح کبھی نہیں آنے والی جب پری میڈم اٹھ کر پڑھیں

ہانی خود بھی پڑھائی کی اتنی شوقین نہیں تھی مگر پری سے ملنے کے بعد خود کو ارسطو سمجھنے
لگی ہے وجہ ہمیشہ کلاس میں جانا اور تھوڑے بہت نمبر ماٹھ لینا ہے

ہانی پری کو سوتے دیکھ کر بدمزا ہوئی اور بوریت کو بھگانے کیلئے کینڈی کرش کھیلنے لگی مگر پانچ منٹ بعد ان نون نمبر سے کال آنے لگی

ہانی ایسے نمبروں سے واقف تھی جو ہر دوسرے دن بعد رشتے داری بنانے آجاتے تھے

او کس کو اپنی ماں بہن کی عزت پیاری نہیں ہے جو بار بار
ڈھیٹ پن سے کال کر کے عزت کروانا چاہتا ہے "ہانی نے مسلسل آتی کال کو پک
کرتے ہوئے غصے سے بولی (ہر انجان نمبر ایسے ہی باتیں سن کر بیچارے کال بند کر
(جاتے تھے کس کی ہمت تھی جو ہانی کی زبان کا مقابلہ کر سکے

میں ہوں "زوار بیچارا ہانی کی بات سن کے شرمندہ ہی ہو گیا ایک تو کتنی مشکلوں سے اس کا نمبر نکلوایا اور پھر کال پر ایسی باتیں سن کے ایک بار دل تو کیا کال ہی بند کر دے مگر ہائے یہ دل بات بھی تو کرنی تھی اس لیے ڈھیٹ نہیں مہا ڈھیٹ بن گیا

ارے بھئی ادھر بھی میں ہوں کونسا میری روح ہے "ہانی کو آواز سے پتہ چل گیا تھا کہ زوار ہے مگر تنگ کرنا بھی تو فرض ہے نا

میں میں "زوار کو مجبوراً گلا صاف کرنا پڑا

آپ کی میں سے آگے کی ٹرین خراب لگتی ہے جب آل سیٹ ہو تب کال کر لینا فی الحال کیلیے میں میں میرا مطلب ٹاٹا "ہانی نے چھیڑا

جی جی وہی زوار جو ایک لڑکی کو پٹانے کی کوشش کر رہا ہے مگر وہی لڑکی بہت بڑی
ڈرامے باز ہے پٹ ہی نہیں رہی "زوار جل کے بولا

ہاں تو پٹانے کے بھی بہت سے طریقے ہوتے ہیں یہ کونسا پٹانا ہے جس میں اس کے
بھایا کے آفس میں کھڑے ہو کے اس لڑکی کے بھایا کو غلط بتانا "ہانی نے پچھلی بات یاد
دلائی اور زوار تو گر بڑا ہی گیا

وہ تو میں اس لڑکی کو روز اپنے آفس میں دیکھنا چاہتا تھا اس لیے اپنے دوست کی سچ مچ
والی تعریف کر دی "زوار نے وضاحت دی

اس لڑکی کو آپ اس دن برے لگے تھے کیونکہ وہ لڑکی اپنے بھایا سے بہت پیار کرتی ہے
ہانی نے بھی سچ بتایا "

(ہاں ہاں بھایا سے ہی پیار کرتی رہو ہم تو کسی کام کے نہیں ہیں)
تو اس لڑکی کو چاہیے کہ وہ اس دن کی غلطی معاف کر دے اور لڑکے سے دوستی کر لے
کیونکہ مقصد تو اس کا لڑکی کو اپنے آس پاس ہی دیکھنا تھا "زوار نے دل کی بات بتائی

ہائے کتنا بدتمیز ہے سیدھا ہی بول دیا آس پاس دیکھنا چاہتا ہوں دل میں گدگدی ہو رہی)
(ہے بٹ میں ہانا حیدر ہوں ایسے تھوڑی معاف کر دوں گی تھوڑا اور تنگ کروں گی

بٹ وہ لڑکی معاف نہیں کرنا چاہتی اور آس پاس بھی نہیں رہنا چاہتی "ہانی دل ہی دل
میں مسکرائی

اچھا مطلب لڑکے کو تھوڑا اور جھکنا پڑے گا "زوار بھی مسکایا

"کیا لڑکا لڑکی لگا رکھا ہے مجھے نیند آرہی ہے اور میرے خیال میں سونے کا ٹائم ہوتا ہے
ہانی نے چڑایا

تو چلو سو جاؤ میں نے کونسا منع کیا ہے "زوار نے بھی چڑانا لازمی سمجھا

ہاں تم کیوں منع کرو گے تم جیسے لوفروں کا کام ہی لڑکیوں سے بات کرنا ہے "ہانی کو
اب صبح والا غصہ آیا

استغفر اللہ استغفر اللہ ایک لڑکی سے بات کرتا ہوں اور میڈم ہانا لڑکیاں بنا دیتی ہے تم)
(سے تو اللہ پوچھے گا چڑیل میرا مطلب ہانا

میری بلی کو غصہ آرہا ہے چلو سو جاؤ اور خوابوں میں مجھے ضرور بلانا مل کے انجوائے کریں
گے اللہ حافظ "زوار نے جلدی جلدی بات ختم کر کے کال بند کی

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 256
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a38822222222222222222)

پریام ڈر اور خوف سے وائٹ ولا کے لاؤنج کو دیکھ رہی تھی اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے دو گندے مسٹنڈے چھوڑ کے گئے تھے وہ تو بیچاری ہانی کے ساتھ ٹیسٹ دے کے خوشی خوشی کالج سے باہر نکلی تھی جب دو مسٹنڈے اس کے پاس آئے اور بولے کہ آپ کو آپکے کزن نے یاد کیا ہے پری کو پتہ چل گیا تھا کہ کونسا کزن ہے مگر بڑی مونچھوں والے کے خوف سے اس کا نام بھی نہیں لے سکتی تھی اس لیے خاموشی سے ان کے ساتھ جانے لگی مگر ہانی اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ پائی

اے دونوں کریلو میری بات سنو "ہانی نے دونوں کو اپنی طرف بلایا

اور دونوں مسٹنڈوں نے اپنی طرف اشارہ کیا جیسے یقین کرنا چاہے ہوں کہ کریلہ ہمہیں ہی کہا گیا ہے وہ کریلے کا اچھی طرح جواب دیتے مگر میر صاحب کا حکم تھا کہ کسی کو کچھ کہے بغیر پریام کو ساتھ لانا ہے اس لیے شرافت سے چپ چاپ کھڑے تھے

جی سنائیں "ان میں سے ایک بولا

اس کے کزن کو بولنا کہ یہ کالج ہے اور یہاں پر پڑھنے آتی ہے ایسے ہر وقت منہ اٹھا کر بندے بھیج دیتا ہے آئندہ اگر تم لوگ آئے تو منہ توڑ دوں گی یہ آخری دفع ہے "ہانی بولی تو بولتی چلی گئی پری نے بار بار روکنے کی ناکام کوشش کی تھی

او کے پہنچا دیں گے آپکی بات "وہ جانے لگے لیکن ہانی کی آواز پر پھر سے رکنا پڑا

جس ٹون میں کہا ہے اسی ٹون میں جا کے بولنا تاکہ اس پتہ چلے کہ کس سے پالا پڑا ہے ہانی بھڑکی "

ہا.. ہانی تت.. تم جاؤ میں آجاؤں گی "پری نے ہانی کو روکا جانتی تھی کہ ہانی کو نہیں معلوم کہ کس کے بارے میں بات کر رہی ہے پری نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے ہانی کو کچھ ہو اس لیے ہانی کو روکا

پری تمہیں اپنے کزن سے ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اگر دوبارہ سے بلایا نا تو میں اپنے بھایا کو بتاؤں گی اور وہ تمہارے گھٹیا کزن کی اچھی دھلائی کریں گے "ہانی کی زبان پھر سے چلی

نن..... نہیں ایسا کک... کچھ نہیں ہے "پری نے ڈر کے مارے ہانی کو روکا کہیں اگر خدا نخواستہ میرے سالار نے یہ باتیں سن لی تو وہ ہانی کو بھی تاریک کمرے میں بند کر دے گا اس لیے ہانی کو روکا

تم تو چپ کرو مجھے پتہ ہے تم بول نہیں پاؤ گی اس لیے میں ان نیم چڑھے کریلوں کو کہہ رہی ہوں اور ہاں شام تک آجانا "ہانی پری کو حکم دیتی یہ جاوہ جا اور نیم کریلے حیرت سے لڑکی کو دیکھ رہے تھے کیا لڑکی ہے تب سے پری بیچاری خوفزدہ ہو کر ہانی کی باتیں سوچے جا رہی تھی اور دعا کر رہی تھی کہ مسٹنڈے ہانی کی باتیں میر کو نہ بتا دیں ورنہ میر تو ہانی کو نہیں چھوڑے گا

کسی کی قدموں کی آواز پہ پری سوچوں سے باہر نکلی مگر سامنے میر سالار کو دیکھ کر اپنی ٹانگوں کی کپکپاہٹ نہ روک سکی

آہ مس پریم زیادہ دن تو نہیں ہوئے ہماری ملاقات کو مگر کیا کریں انسان ہوں دوبارہ ملاقات کرنے کیلئے مجبور ہو گیا ہوں تمہارا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا بس سائن کروانے ہیں اور پھر داد تمہیں چھوڑ آئے گا "میر اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا

کک.....کیسے سس.....سائن "پری خوف سے اور زیادہ ہکلائی
(کہیں مجھے مارنے تو نہیں لگے اللہ تعالیٰ پلیز بچا لیں)

بس وہی سائن جو نکاح نامے کیلئے ضروری ہوتے ہیں باقی تمہاری جائیداد تو ہے نہیں
جس کو میں ہتھیا لوں "میر پری کو ڈرتے دیکھ کر مسکرایا

کک.....کیا ننن.....نکاح "پری نے حیران ہو کر میر کی طرف دیکھا

کیا یار صرف نکاح ہی تو کہا ہے رخصتی تھوڑی کہہ رہا ہوں اور ویسے یہ ہکلانا میرے
سامنے ہے یا تم ہکلا کر بولتی ہو "میر آرام دہ ہو کے بیٹھا

نن.....نکاح تو تنہا....تب ہوتا ہے حج.....جب پیار ہوتا ہے "پری نے ڈرتے ڈرتے
کہا اور دوسرا سوال اگنور کیا

مگر میر کو پری کی یہ بات سن کر چار سو چالیس وولٹ کا جھٹکا لگا تھا کم از کم میر کو اس بات کی امید نہیں تھی

کبھی کبھی تجھے ہی گلے لگا کر
تیری ہی شکایت کرنے کو من کرتا ہے

اور پیام میڈم کے دماغ میں یہ بات کیسے آئی ہے جہاں تک میں جانتا ہوں اس لحاظ سے
تو آپ اپنی پڑھائی کر لیں وہ بڑی بات ہے "میر نے شاک سے نکلنے کے بعد پیام کو
گھور کر پوچھا

مم..... میری دوست نن..... نے بتایا تھا اااا می.... ایک بار "پیام نے ڈرتے ڈرتے کہا

وہیے کیا ارشاد فرمایا تھا آپ کی دوست نے اس پیار و یار کے بارے میں "میر نے ماتھا

مسلا

ااا.... اُس نے کک..... کہا تھا جج.. جس سے تت.... تم پیار کک... کرو گی اس
سس.... سے ہی نن... نکاح کک.... کرنا ہوگا "پریام نے جیسے میر کو بہت بڑی
انفارمیشن دی

تیری دوست کو میں دیکھ لوں گا کیا چیز ہے جو تمہیں فضول مشورے دیتی رہتی ہے "میر
کو ایک دم غصہ آیا

او کے تو ہمارا تھوڑی دیر بعد نکاح ہوگا اور اس کے بارے میں تم کسی کو نہیں بتاؤ گی
یہاں تک کہ اپنی اس معصوم دوست کو بھی نہیں "میر پری کے کھسکنے پر بدمزا ہو کے
بولا

مم... مگر پپ.... پیار "پری نے معصومیت سے میری طرف نظریں گاڑی

ہائے پیار پیار کر کے تم اپنی معصومیت کے ساتھ مجھے اپنا عاشق بنا دو گی اور میں اگر (عاشق بن گیا نہ تو تمہاری جان عذاب میں آجانی ہے

پریام پہلے نکاح تو ہو جائے پھر پیار بھی کر لیں گے "میر مسکرایا

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 267
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

گھر والوں سے زیادہ قریب ہے

ہانی ہاسٹل میں روم کے چکر پہ چکر لگائے جا رہی تھی اور ساتھ ساتھ پریم کے کزن (در حقیقت اپنے بھائیو) کو کو سے جا رہی تھی

مجھے تو اس پری کے کزن کے بھیجے ہوئے آدمی ہی غنڈے ٹائپ لگ رہے تھے اور خود بھی وہ غنڈہ ہونا ہے ہائے اللہ جی کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ غنڈہ ہو اور پری کی معصومیت کو دیکھ کر اس پہ عاشق ہو گیا ہو استغفر اللہ ہانی تم بھی نہ کیا سوچ رہی ہو پہلے تو ایسا کچھ نہیں ہو گا اگر ہوا بھی نہ تو پری کو میں خود اس غنڈے کے چنگل سے آزاد کرواؤں گی اور پھر اپنی بھابھی بناؤں گی بس بہت جلد

ہی بھائیو اور پری کی ملاقات کرواتی ہوں اس سے پہلے کہ وہ غنڈہ میری معصوم پری کو لے اڑے "ہانی ابھی اور بھی بڑبڑاتی مگر دروازہ کھلنے پر اپنی بڑبڑاہٹ کو روکا اور کھا جانے والی نظروں سے دروازے کو گھورا مگر پری کو داخل ہوتے دیکھ کر آنکھوں کا تاثر بدلا اور بھاگ کر پری کے پاس پہنچی

تھینک گاڈ تم آگئی ہو ورنہ مجھے تو ایسا لگ رہا تھا تم آج بھی نہیں آؤ گی "ہانی نے پری کو ایسے گلے لگایا جیسے برسوں سے بچھڑی ہوئی ہو

مم میں کک کیوں نن .. نہ آتی "پری گبھرائی جیسے کہیں چوری تو نہیں پکڑی گئی
پری جب خوفزدہ ہوتی ہے تب زیادہ ہی ہکھلانا سٹارٹ کر دیتی ہے

ارے پاگل پچھلی بار بھی تمہارا کزن لے گیا تمہا اور تم سیدھی گھر چلی گئی تھی اس لیے پوچھا مگر اس بات کو چھوڑو یہ بتاؤ تمہارے گال اتنے بلش کیوں ہو رہے ہیں "ہانی مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

تم نا آجکل بہت تھکنے لگی ہو تمہاری تھکان میں اتاروں گی بدتمیز "ہانی ناراض ہوئی

اچھا سس..... سوری آج تہہ..... تمہاری باتیں سس... سن
کے ہی سس.... سوؤں گی "پری نے بیگ پھینک کر ہانی کی گردن میں بازو ڈالے

سچی یارا بڑی باتیں ہیں تم کو بتانے والی "ہانی کو بھی جوش چڑھا

میرے پاس بھی ہیں مگر سوری دوست تمہیں بتائی تو میرا غصہ ہو گا اور کہیں تمہیں (
(تاریک کمرے میں بند نہ کر دے اس لیے نہیں بتاؤں گی

چچ..... چلو تو پپ... پھر سٹارٹ ہو جاؤ "پری نے مسکرا کر ہانی کی طرف دیکھا

Visit For More Novels : www.urduovelbank.com Page 276
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ماننا پڑا اور اس طرح سے کچھ گواہوں کی موجودگی میں میرے سالار کا نکاح بھی ہو گیا

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 277
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

میر نے اپنے نکاح کو خفیہ رکھنے کو کہا تھا اور فی الحال زوار کو بھی منع کر دیا تھا کہ وہ کسی کو بھی نہ بتائے خاص طور پر گھر میں زکر نہ کرے اور زوار آفندی بیچارا تو بھا بھی کو بھی نہیں دیکھ سکا اور اوپر سے میر کا حکم اب حکم تو ماننا ہی تھا

صاحب جی جیسا آپکا حکم "داد نے تابعداری سے کہا

چلو ٹھیک ہے تم بھی جا کے آرام کرو صبح سے پریشان کیا ہوا ہے "میر نے داد کو جانے کا اشارہ کیا

صاحب جی ".....داد نے کچھ کہنا چاہا

"کوئی بات ہے داد تو بتا دو آج میرا موڈ بہت خوشگوار ہے
میر سیرھویوں کی طرف جاتے جاتے مڑا

"وہ صاحب گریٹا بی بی کی کال آئی تھی

کیا ہوا گریٹا کو اور اس نے مجھے کال کیوں نہیں کی "میر ایک دم سے پریشان ہوا

وہ صاحب جی گریٹا بی بی ٹھیک ہیں مگر آپ کے ساتھ کل لچ کیلئے کہا ہے "داد نے جلدی سے کہا

اور مجھے کیوں نہیں کہا "میر ٹینشن فری ہو کر مسکرایا

وہ اس لیے صاحب کہ آپ پہلی ہی کال پر منع کر دیتے "داد نے بھی مسکرا کر جواب دیا

"مطلب تمہاری سفارش لگوائی ہے ہماری کوئل نے

جی صاحب جی "داد نے ہاں میں ہاں ملائی

چلو میری سیکرٹری سے کہہ کر میٹنگز چیلنج کروا دینا پھر کل کوئل کے ساتھ لنچ کر لیتے ہیں
بلکہ ایسا کرو زوار کی بھی میٹنگز چیلنج کروا دینا وہ بھی میرے ساتھ لنچ کیلیے جائے گا "میر
کچھ سوچ کر مسکرایا

جیسا آپکا حکم سرکار "داد نے تابعداری سے جواب دیا

اوکے اب تم جاؤ "میر نے داد کو جانے کا اشارہ کیا اور خود بیڈروم کی طرف بڑھا

عشق ہے تو شک کیسا
نہیں ہے تو حق کیسا

ہانی صبح صبح ہی پریم کو تیار کرنے میں لگی ہوئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ میر اس کی دوست کو دیکھنے کے بعد کسی اور کو دیکھنے کے قابل رہے اس لیے وہ بار بار شوز سے لیکر ہیئر سٹائل چینج کر رہی تھی اور پری بیچاری تو آج ہانی کے رحم و کرم پر تھی

پری کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ہانی آج اتنی زیادہ ایکسائڈ کیوں ہے پری کے نہ نہ کرنے کے باوجود ہانی پری کو اچھا خاصا تیار کر چکی تھی مگر پری نے جب ہانی کو لپ اسٹک لے کے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ بکی

ہانی.....بب.....بس کرو ہم پپ.....پارٹی میں نن.....نہیں جارہے جوتت....تم مجھے اتنا تنگ.....تیار کر رہی ہو "پری بیچاری کی برداشت جواب دے گئی تھی

پری میری جان آج کالچ میرے لیے پارٹی سے بھی زیادہ امپورٹنٹ ہے اور کیوں امپورٹنٹ ہے یہ تم مجھ سے نہیں پوچھو گی کیونکہ یہ بات میں تمہیں بھایا سے ملنے کے بعد بتاؤں گی اور اب اپنا منہ بند کر لو تمہیں لپ اسٹک لگانے کے بعد اپنی تیاری بھی کرنی ہے ہانی نے پری کا منہ کھلتا دیکھ کر کہا

لو جی ہو گئی تم تیار اور خبر دار میرے واش روم جانے کے بعد کچھ چیلنج کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا "ہانی نے پری کو شیشے کے سامنے لاتے ہوئے کہا

مم...مجھے تو ایسا لگ....لگ رہا جیسے مم....میں کسی فنکشن کیلئے تہ....تیار ہوئی ہوں "پری نے خود کو شیشے میں دیکھنے کے بعد ہانی کی طرف مڑی

"تم جو مرضی سوچو آج مجھے فرق نہیں پڑنے والا کیونکہ آج میں بہت زیادہ خوش ہوں
ہانی نے پری کو گھمایا

چلو ت ت تم تیاری کر لو مم میں بابا سے بب بات کر لیتی ہوں "پری نے ہانی سے جھوٹ بولا کیونکہ وہ صبح سے میر کو کال کر کے اجازت لینا چاہتی تھی مگر ہانی کے تیار کرنے میں اسے ٹائم ہی نہیں ملا

اب جب کالج جانے سے پہلے تھوڑا سا وقت ملا ہے تو اس نے جلدی سے ہانی کو کہنے کے بعد ہاسٹل کے گراؤنڈ میں آگئی

اور اب نمبر ڈائل کرنے کے بعد کال اٹھانے کا انتظار کرنے لگی

السلام و علیکم اکمال پک ہونے کے بعد پری اتنی جلدی سے بولی جیسے اگر نہ بولی تو فون بند ہو جائے گا اور وہ اپنی بات نہیں بتا سکے گی

وہ..... وہ نا "پری بیچاری میر کی اس ٹون میں بات کرنے کے بعد بات ہی نہیں کر سکی

کیا خیال ہے آج آفس جانا ترک کر دوں کیونکہ تم تو مجھے لگتا ہے پورا دن بات ہی نہیں کر سجوگی اور میر کی اتنی جرات نہیں ہے کہ وہ پیام کی بات سنے بغیر ادھر ادھر جائے میر نے اپنا مخصوص تنزیہ لہجہ اپنایا

اور بیچاری پیام ایسے لہجے کے بعد کہاں بات کر سکتی تھی

نن..... نہیں وہ "..... پری نے بولنے کی ناکام کوشش کی

اور میر کھل کر مسکرایا واقعی پریم سے بات کرنے کے بعد میر کا موڈ فریش ہو گیا تھا ایک پل کو سوچا ضرور کہ پتہ نہیں کس لیے کال کی ہوگی مگر شام کو بات کرنے کا سوچ کر سر جھٹکا

نہیں یار آج موڈ تو میرا کسی اور وجہ سے خوشگوار ہے تم بلا وجہ ہی شک کر رہے ہو "میر نے زوار کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہوا بولا

اور وہ کونسی وجہ ہے "زوار نے جل کے ہی پوچھا وہ کل سے میر سے ناراض ناراض سا تھا وجہ یہی تھی کہ میر نے زوار کو ہوا بھی نہیں لگنے دی کہ وہ کسی کو پسند کرتا ہے اور پسند نہیں بلکہ پیار کرتا ہے اور بیٹھے بیٹھے اس لڑکی سے نکاح بھی کر لیا

بیچارے کا سب سے بڑا غم تو یہ تھا کہ وہ میر کی پسند کو دیکھ ہی نہیں سکا اس سے پہلے کہ وہ بھا بھی کو دیکھنے جاتا میر نے داد کو حکم دیا کہ وہ پریم کو چھوڑ آئے اور زوار کو نہیں

معلوم تھا کہ لڑکی کو کدھر سے لے کے آیا ہے اور اب کدھر چھوڑنے جا رہا ہے یہ سب سننے کیلئے وہ کل میر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ میر نے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور کل سے ہی وہ میر سے ناراض تھا مگر میر سے کہانی سننی تھی اس لیے آج ناراضگی بھلائے پھر سے میر کے آفس میں تھا

وہ وجہ گریا کے ساتھ لپچ کرنا ہے میرے یار "میر زوار کی شکل دیکھ کے مسکرایا میر کی بات سنتے ہی زوار کے کان کھڑے ہوئے

او اچھا آج گریا کے ساتھ لپچ کرنا ہے "زوار نے ایسے پوز کیا جیسے کوئی خاص فرق نہیں پڑا مگر سامنے میر سالار حیدر تھا جو بندے کی ایک ایک موومنٹ پر نظر رکھتا ہے پھر اب تو دوست تھا کیسے نہ سمجھتا

پتہ تو میر کو اس دن ریسٹورنٹ میں ان دونوں کو بات کرتے ہوئے دیکھ کر ہی لگ گیا تھا مگر میر نے ایسے ظاہر کیا جیسے کچھ معلوم نہیں ہوا اور پھر باتیں کرتے ہوئے جیسے گڑیا زوار کو نظروں سے چبا رہی تھی تب ہی میر کو اپنے دوست پر ترس بہت آیا مگر ابھی وہ زوار کو اور خوار کرنا چاہتا تھا اس لیے گڑیا کے سامنے ساری باتیں کھول کے رکھ دی اور اپنے ہاتھ جھاڑے

معلوم تھا کہ بعد میں زوار کی اچھی درگت بنے گی اس لیے معصوم بن کے زوار کی ساری باتیں بتا دی

ویسے بھی زوار اس کا دوست تھا اور گڑیا کیلئے پرفیکٹ میچ تھا گڑیا جتنی تیکھی مرچ تھی زوار اتنا ہی کول تھا اس لیے میر کو ٹینشن نہیں تھی بس گھر والوں کو منانا ایک مرحلہ ہو گا اور گڑیا کیلئے وہ گھر والوں سے بھی لڑ سکتا تھا

ارادہ تو میرا تمہیں بھی ساتھ لے کے جانا تھا مگر تمہاری میٹنگز ہیں چلو کوئی نا پھر کبھی میرے ساتھ کر لینا "میر نے کہتے ہوئے کن انکھیوں سے زوار کی حالت دیکھی

ارے یار نہیں میٹنگز تو آج کوئی خاص نہیں ہے ان کو کینسل کر دیتا ہوں اور گڑیا سے بھی مل لوں گا بندے کے وقت ہنستے ہنستے گزر جاتا ہے " زوار نے اپنی اندرونی حالت کے برعکس نارمل انداز میں کہا

تم نے گڑیا کے ساتھ کب ہنسی والی باتیں کی تھی مجھے تو یاد نہیں آرہی " میر نے زوار کو چھیڑا

کوئی نہ پچھلی بار تم نے میرے راز کھولے تھے اس بار تمہارے راز کھولوں گا " زوار نے حساب برابر کرنا چاہا

خبردار جو تم نے میرے بارے میں بات کی جو تمہیں ساتھ لے جانے کی بات کی ہے وہ بھی نہیں لے جاؤں گا " میر نے دھمکی دی

ارے یار میں تو مزاق کر رہا تھا تم تو سرپس ہو گئے ہو "زوار نہ لے جانے والی بات پہ گبھرایا

آئدہ مزاق میں بھی یہ بات تمہارے منہ سے نہ نکلے "میر نے سرپس ہو کے وارنگ دی

اوکے اوکے تم تو مرنے مارنے پہ ہی تل جاتے ہو "زوار گڑبڑایا

ایک تو بندہ مزاق بھی نہیں کر سکتا اب تو ویسے ہی پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے (تیری لاڈلی سے پیار جو کر بیٹھا ہوں دونوں طرف سے میری ہی گردن کٹتی ہے مجال ہے جو (دونوں کو میری قدر ہو

یہ زوار کیلئے واضح اشارہ تھا کہ میرے آفس سے کوئی بات کیے بغیر دفع ہو جاؤ اور زوار جلتا بھنتا میرے آفس سے نکل گیا

پری خدا کا واسطہ تم تو بھایا نہ بولو) ایک تو میں تمہیں بھابھی بنانا چاہتی ہوں مگر تم میرے بھایا کو اپنا بھائی بنا کے دم لوگی اور میرا سپنا ادھورا رہ جائے گا " (ہانی چڑی

یارا میں چاہتی ہوں کہ تمہارا فرسٹ امپریشن بھایا کے سامنے بیسٹ نہیں بلکہ بیسٹیسٹ ہو اور اس کیلئے تمہیں بھایا کے سامنے نروس ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ساتھ ہوں گی اس کیے مسکرا کر باتیں کرنی ہے اوکے "ہانی مسلسل چلتی زبان کو روک کر تائید لی

اوکے "پری نے نا سمجھی سے اوکے کر دیا

اور ویسے بھی آج تم اتنی پیاری لگ رہی ہو کہ "ہانی کی زبان کو بریک گاڑی کے جھٹکے کھانے پر لگی اس نے غصے سے ڈرائیور کی طرف دیکھا مگر ریسٹورنٹ پہ نظر پڑتے ہی غصے کو دبایا اور پری کو اترنے کا اشارہ کرتی ہوئی خود بھی اتری محر گاڑی کے ڈور کو زور سے بند کرنا نہیں بھولی

جی جی ہانا حیدر بدلہ لینا اچھی طرح جانتی ہے اور پری اتنے بڑے ریسٹورنٹ کو دیکھ کر پہلے ہی قدم پر نروس ہو گئی

مگر ہانی کے ہاتھ پکڑنے پر تھوڑی کھل کے سانس لی اور دونوں نے قدم اندر کی طرف
بڑھائے

زوار میر کی کمپنی کے باہر گاڑی میں بیٹھا اس کی میٹنگ ختم ہونے کا انتظار کر رہا ہوں تھا
اور میر کی میٹنگ بھی آج چیونگم کی طرح لمبی ہوتی جا رہی تھی

اللہ معاف کرے پتہ نہیں اور کتنا انتظار کرنا پڑے گا خود تو بہن سے ملے گا پر میں تو اپنی
دلربا سے ملاقات کروں گا مگر یہی بات میں میر کے سامنے نہیں کہہ سکتا ورنہ میرا قیمہ بنا
دے گا آجا اللہ کے بندے اب اور انتظار کرنا محال
ہے "زوار اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارتا ہوا بڑبڑایا

میری تو کسی کو فکر ہی نہیں ہے میں تو جیسے "زوار ابھی اور بھی بولتا مگر میر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر خاموش ہوا اور گاڑی کو انلاک کیا

زیادہ انتظار تو نہیں کروا دیا میں نے تمہیں "میر گاڑی میں بیٹھتا ہوا بولا

نہیں نہیں تم بھلا کسی کو انتظار کرواتے ہو "زوار چڑ کے بولا

بس یہی تو میری خوبی ہے جس کا اظہار میر سالار حیدر کبھی نہیں کرتا "میر سیل فون چیک کرتے ہوئے مسکرایا مگر پریم کی کی دو مسڈ کالز دیکھ کر حیران ہوا (پتہ نہیں کیا بات ہے جو کال پہ کال کر رہی ہے اب زوار کے سامنے بات بھی نہیں کر سکتا چلو لچ کے بعد کال بیک کرتا ہوں)

ایسی خوبیوں کو اپنے پاس ہی رکھنا نظر نہ لگ جائے کسی کی "زوار میر کے مسکرانے پر
تلملایا

او کے میرے دوست تمہاری بات سر آنکھوں پہ "میر زوار کا تلملانا دیکھ مزید مسکرایا

ہاں ہاں پتہ ہے مجھے جو تم میری بات کو امپورٹنس دیتے ہو "زوار نے ریسٹورنٹ کے
باہر گاڑی روکی

اگر جو کبھی تم جان مانگو تو جان ہتھیلی پہ رکھ دوں "میر گاڑی سے نکلتے ہوئے بولا

زوار نے بے یقینی سے میر کی طرف دیکھا

اب منہ کیا گھور رہے ہو جلدی سے گاڑی پارک کر کے آؤ اندر ساتھ چلیں گے "میر نے
زوار کو گھورا

میں بھی تو دیکھوں میرے دو پیارے میرے سامنے کب تک انجان بن کے ملتے رہیں
گے اگر تم دونوں اسی طرح ملنا چاہتے ہو تو میں بھی میرا سالار حیدر ہوں کبھی نہیں بولوں
گا کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے جب تک خود آ کے زبان سے نہیں بولو گے "میر سوچتے
ہوئے زوار کا انتظار
کرنے لگا

دیکھ کر یوں مسافتیں لمبی
دل چھوٹا کیا نہیں کرتے

ہائے اللہ جی کدھر رہ گئے بھایا آدھے گھنٹے سے زیادہ ٹائم ہو گیا ہے اب تو لوگ بھی مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں جیسے ہم اپنے عاشقوں سے ملنے آئی ہوئی ہیں "ہانی نے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے اپنی زبان کے جوہر دکھائے

ہانی کک..... کیا کہہ رہی ہو "پری نے شرم دلائی

اور کیا یار ٹھیک کہہ رہی ہوں وہ کونے والی ٹیبل پہ جو انکل بیٹھے ہیں وہ کب سے ہمیں ملا متی نظروں سے دیکھ رہے ہیں جیسے اللہ معاف کرے ہم نے اس کے بیٹے کے ساتھ چکر چلایا ہوا ہو "ہانی منہ بگاڑ کے بولی اور اللہ معاف کرے ہانی بھی دیکھ تو اس بیچارے کو ایسے رہی تھی جیسے نظروں سے ہی قتل کر ڈالے گی

مم..... میں بھایا نہ کہوں تو اور کیا بلاؤں "بچھے سے پری بڑبڑائی

ہانی نمبر ڈائل کرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی مگر سامنے سے میرے سالار حیدر کو زوار آفندی کے ساتھ آتے دیکھ منہ میں کچھ بڑبڑائی مگر چہرے کو نارمل کرتے ہوئے میری طرف بڑھی

السلام و علیکم بھائیو اتنی دیر کر دی کب سے انتظار کر رہی ہوں "ہانی میرے گلے لگتے ہوئے بولی مگر زوار کو گھورنا نہیں بھولی

وعلیکم السلام آئم سوری گریا بس میٹنگ کی وجہ سے تھوڑی دیر ہو گئی اور ان سے ملو یہ زوار میرا دوست پہلے بھی ملاقات ہوئی تھی "میرا ان دونوں سے انجان بنتا ہوا بولا

اوہ ہاں ہیلو زوار بھائی کیسے ہیں آپ "ہانا نظروں سے بھسم کرتے ہوئے بڑے ہی میٹھے
انداز میں بولی

میں ٹھیک ہوں گریٹا تم کیسی ہو "زوار بھی میرے سامنے شرافت کے جامے میں بولا

گریٹا میں زوار کو کہہ رہا تھا جیسے میرے لیے تم چھوٹی سی گریٹا ہے ویسے ہی تم زوار کیلئے ہو
اور اس کی بہن ہو "میر نے مسکراتے ہوئے دونوں کو چھیڑا

اور زوار نے اچھنبے سے میری طرف دیکھا جیسے پوچھنا

چاہا ہو کہ ہمارے درمیان ایسی بات کب ہوئی تھی جسے تم بھری محفل میں یوں بتا
رہے ہو اور میر نے ایسے اگنور کیا جیسے انجان شخص کو کیا جاتا ہے

اور ہانا تو حیرت سے زوار کو دیکھ رہی تھی جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ جس لڑکی تم کل تک پٹا رہے تھے آج وہ تمہارے لیے گڑیا ہو گئی ہے لعنت ہو ایسی محبت پر

زوار قصوروار نہ ہوتے ہوئے بھی ہانی کی نظروں سے شرمندہ ہو گیا

چلو چھوڑو ان باتوں کو پہلے لہجہ کر لیتے ہیں "میر نے دونوں کو جب نظروں سے باتیں کرتے دیکھا تو آگے کی طرف بڑھا

میر تو بات کو اس وقت ہی چھوڑنے کا کیوں کہتا ہے جب میری گردن پر چھڑی پھیر (چکا ہوتا ہے اب لہجہ میں خاک کر سکوں گا اس سے تو بہتر تھا میں تمہارے ساتھ آتا ہی نہیں چلو ان الزاموں سے تو بچ جاتا جو تم نے مجھ پر لگائے ہیں اللہ پاک اب تیرے (سہارے ہوں)

جی بھایا اس طرف چلیں میں آپکو اپنی دوست سے ملواتی ہوں "ہانی نے زوار کو نظر انداز کرتے ہوئے آگے کی طرف اشارہ کیا

گڑیا دوست کو لے کے آنے کی کیا ضرورت تھی "میر نے ناراضگی سے کہا

بھائیو آپ بھی تو زوار بھائی کو ساتھ لائیں ہیں میں نے کچھ کہا ہے "ہانی نے بھائی پر زور دیتے ہوئے کہا اور میر نے ہانا کی بات پر سر جھٹکا

چلیں آئیں اب آپ اور میری دوست سے ملیں "ہانی نے دونوں کو پری کے پیچھے کھڑے ہوتے دیکھ کر آگے آنے کا اشارہ کیا

پریام ان سے ملو یہ ہیں میرے پیارے بھایا سالار حیدر اور یہ ہیں بھایا کے دوست زوار بھائی "ہانی نے خوشدلی سے تعارف کروایا

میر جو ہانا کی دوست کو دیکھے بغیر کرسی گھسیٹ کر بیٹھنے لگا تھا پریم کے نام پر کان کھڑے کیے اور نظر اٹھا کر دیکھنے پر جھٹکے سے کھڑا ہوا

پریم ہانی کی آواز سن کر شکر کرنے لگی اور ہانی کے تعارف کروانے پر جب سامنے میر سالار حیدر کو دیکھا تو ڈر کے مارے وہ بھی کھڑی ہو گئی وہ تو خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ میر سالار حیدر ہانا کا بھایا بھی ہو سکتا ہے مگر خود کو گھورتے میر کو دیکھ کر خشک گلے کو گھیرنے کی کوشش کرنے لگی

اب سچویشن یہ تھی کہ چاروں ٹیبل کے گرد کھڑے تھے

میر کو بہت بڑا شاک لگا تھا پریم کو ہانی کی دوست کے روپ میں دیکھ کر، وہ تو اب تک یہی سمجھتا رہا تھا کہ ہانا کی دوست ہانا جیسی پٹاخا ہوگی اس لیے میر نے اس کی دوست والی بات میں کبھی انٹرسٹ لیا ہی نہیں تھا اور بھولے سے بھی کبھی دوست کا نام

نہیں پوچھا تھا مگر آج اسے افسوس ضرور ہوا کم از کم ایک بار ہی ہانا سے اس کی دوست کا نام پوچھ لیتا چلو آج یہ سچویشن تو نہ ہوتی

پریام اتنی شاک کیوں ہو گئی ہو چلو سلام کرو (جتنا میں اچھا امیج بنانا چاہتی ہوں میری دوست اتنا ہی بیڑا غرق کر کے رہے گی) (ہانی نے مسکراتے ہوئے پری کا بازو ہلایا

"اوہ ہاں السلام و علیکم زوار بھائی سس..... سالار بھائی
پری نے ہڑبڑا کر سلام کیا اور بہت ہی غلط جملہ بول گئی

ہانی نے تو سر پر ہاتھ مارا ہی تھا مگر سالار کو بیٹھتے بیٹھتے زور سے کھانسی آئی اور وہ جلدی
سے ایکسیوز کرتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا

ہانا نے کھا جانے والی نظروں سے پریام کو دیکھا اور پھر مسکرا کر زوار کی طرف دیکھا

پریام بیچاری سالار کو دیکھ کر پہلے ہی ڈری ہوئی تھی اب ہانی کی نظروں سے اور خوفزدہ ہوئی اسے تو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ میر ہانا کا بھایا ہے کہاں ہانا گاؤں کی حویلی میں رہنے والی اور کہاں میر کا شہر میں اتنا بڑا اور پیارا گھر، اس کے چھوٹے سے دماغ میں یہ بات فٹ نہیں ہو رہی تھی

میر نے ریسٹورنٹ سے باہر نکلتے ہی داد کو کال ملائی اور غصے سے ادھر ادھر دیکھنے لگا

ڈیم اٹ پورے شہر میں ہانا کی دوست پریام ہونی تھی او مائی گاڈ میرے ساتھ اتنا بڑا مزاق ہونا تھا "میر بڑبڑاتے ہوئے کال پک ہونے کا انتظار کرنے لگا کال پک ہوتے ہی داد کی آواز ابھری

سلام صاحب سب خیریت ہے نا کوئی پریشانی تو نہیں ہے "داد نے پریشانی سے پوچھا کیونکہ میر جب گریا کے ساتھ ہو ہے تب وہ کسی کو کال نہیں کرتا اور پورا وقت گریا کے ساتھ گزارتا ہے مگر آج میر کی کال دیکھ کر داد بھی پریشان ہو گیا تھا

والسلام داد مجھے جلدی سے بتاؤ کہ تم یہ بات جانتے تھے کہ پریم ہانا کی دوست ہے "میر نے داد کے سوالات کو نظر انداز کیا

جی صاحب جی جانتا تھا "داد نے تابعداری سے جواب دیا

تو پھر مجھے کس کھوتے نے بتانا تھا "میر آواز نیچی کر کے غرایا

صاحب جی مجھے لگا آپکو معلوم ہے "داد میر کی غصیلی آواز سن کے گر گڑایا

اور تمہارے اس لگنے سے میں بہت بڑی پریشانی میں پھنس چکا ہوں تم اب دن بدن کام چور ہوتے جا رہے ہو "میر نے اپنا غصہ داد پر نکالا

صاحب جی معاف کر دیں مجھے لگا کہ پیام بی بی نے یا پھر گریا نے بتا دیا ہو گا "داد بھی اس صورت حال پہ پریشان ہوا

داد داد میرا دل کر رہا ہے لہجہ کو چھوڑ کر پہلے تمہاری اچھی تواضع کروں "میر پھر سے غرایا

سائیں معاف کر دیں "داد میرے غصے کو سوچ کر کانپا

تمہارے معافی دینے سے میں گریا کو اپنے کرتوت کیسے بتاؤں گا "میر نے ماتھا مسلا

میں اس زمیں پہ تجھے چاہنے کو زندہ ہوں
مجھے قبول نہیں..... بے جواز ہونا

"سوری میری وجہ سے تھوڑا انتظار کرنا پڑا کلائنٹ کی کال آگئی تھی تو وہی سننے لگ گیا تھا
میر پریم کی سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا
اور بڑے مزے سے پریم کی گھبراہٹ کو دیکھا
جاناں اگر ایسے ہی چلنا ہے تو پھر ایسے ہی سہی چلو انجان بن کے ملتے ہیں اس میں)
بھی الگ ہی چارم اور
مزا ہے زندگی بہت سرلیس ہو کے گزار رہا تھا اب صبح معنوں والی جیوں گا اور وہ بھی
تمہارے سنگ پریم
(جاناں)

گريٹا تمھاري دوست ڪيا هڪلا ڪر بولتي هئي "مير نه مصنوعي حيرت سے پوچھا

پری کا تو میر کے اس طرح پوچھنے پر منہ ہی کھل گیا جسے ہانی نے بڑی مہارت سے بند کیا

ہا ہا بھایا نہیں ہکلاتی نہیں ہے بس جب انجان بندوں سے ملتی ہے تو ہکلانے لگتی ہے
ہانی نے ہنستے ہنستے پری کو ٹھوکا دیا جیسے بولنے کا کہا ہو "

انجان بندوں کے سامنے ہکلاتی ہے "میر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

جی بالکل بھایا "ہانی نے زور و شور سے تائید کی

پری تو یہ بھی نہیں کہہ سکتی تھی کہ جس کو تم انجان کہہ رہی ہو اس کے ساتھ میرا نکاح ہو چکا ہے ہائے رے یہ ڈر اور خوف

چلو پھر اس اجنبیت کو بھی بہت جلد ختم کر دیں گے کیوں زوار کیا خیال ہے "میر نے زوار کو ادھر ادھر دیکھتے پا کر گفتگو میں گھسیٹا

ہاں ہاں کیوں نہیں "زوار نے خوشدلی سے مسکرا کر کہا

زوار بھائی آپ تو چپ ہی کریں ہر لڑکی کے ساتھ تو فری ہو جاتے ہیں "ہانی نے ناک چڑھایا

ارے گریٹا ہر لڑکی کے ساتھ کہاں فری ہوتا ہے بس ایک چڑیل کو پٹانا چاہتا ہے میں نے منع بھی کیا ہے کہ چل دفع کرو اس سے بھی زیادہ حسین لڑکیاں مل جائیں گی بس اب یہ مان بھی گیا ہے "میر نے موقع پہ چوکا لگانا لازمی سمجھا

زوار کی شکل پہ بارہ بج چکے تھے اور وہ حیرانگی سے میر کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے پوچھنا چاہتا ہو اللہ معاف کرے ایسی باتیں تو ہمارے درمیان کبھی ہوئی ہی نہیں ہیں جس کو تو باہر نکال رہا ہے اس کو معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ میر کے دماغ میں چل کیا رہا ہے

مطلب یہ کہ اب زوار بھائی دوسری لڑکی پٹانے کے چکر میں ہیں "ہانی نے بھائی کو گھسیٹا

آہو گریا اب میرا بیچارا دوست اور کیا کر سکتا ہے اس چرٹیل کا انتظار تو نہیں کر سکتا "میر نے بیچاری سی شکل بنائی مگر پاؤں سے پریم کے پیروں کو ٹچ بھی کرہا تھا اور پری تو جیسے وہاں نہ ہونے کے برابر تھی

اللہ معاف کرے ایسی باتیں تو میں نے کبھی بھی بھی میر کے سامنے نہیں کی اور) دوسری لڑکی کا تو ذکر کبھی ہوا ہی نہیں ہے یہ میرا دوست کونسی گیم کھیل رہا ہے ممیری (لو اسٹوری کا اینڈ کر کے ہی اٹھے گا اس سے تو بعد میں پوچھوں گا

نہیں نہیں بھایا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں زوار بھائی کچھ کر بھی نہیں سکتے "ہانی نے ملا متی نظروں سے زوار کو دیکھ کر دانت پیسے

وہ میں کہہ رہا ".....زوار نے بولنے کی کوشش کی

ہاں ہاں پہلے لہجہ کر لیتے ہیں میرے دوست کو تکلیف ہو رہی ہے "میر نے زوار کی بات کاٹ کر اس کا کندھا تھپتھپایا

(تکلیف تو مجھے تیری گڑیا دے گی تو بس میرے زخموں پہ نمک چھڑکا کر (زوار نے کھا جانے والی نظروں سے میر کو گھورا مگر ادھر پرواہ کسے تھی جو زوار کے گھورنے کا نوٹس لیتا

وقت کا انتظار کرو تمہاری ملاقات ہم سے ہی ہوگی

میں نے داد کو کال کر دی ہے وہ تم لوگوں کو ہاسٹل چھوڑ دے گا پھر ہم آفس کیلئے نکل جائیں گے "لنچ کرتے ہوئے میر نے ہانا کی طرف دیکھ کر بات کی

مگر بھایا میں نے اور پریم نے شاپنگ بھی کرنی تھی وہ نا میں نے پریم کو گفٹ دینا ہے تو سوچا اس کی پسند سے ہی لے دوں گی "ہانی نے مسکراتے ہوئے میر کی طرف دیکھا

مگر میر پریم کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پہ صاف لکھا نظر آ رہا تھا کہ ایسی کوئی بھی بات پہلے نہیں ہوئی تھی اور وہ حیرانگی سے ہانی کے منہ کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ تم نے مجھے کس چیز کا گفٹ دینا ہے مگر ہانی تو پریم کے ایسے انور کر رہی تھی جیسے بہن تو کون اور میں کون

دیکھا بھائیو اب تو زوار بھائی بھی مان گئے اب تو شلپنگ پہ جانا ہی پڑے گا "ہانی جوش سے بولی

اور زوار بھائی نے ناراض نظروں سے ہانی کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو اب تو خدا کے واسطے بھائی کا دم چھلہ نہ لگاؤ مگر سامنے بھی ہانی تھی زرا جو زوار کی نظروں سے شرمندہ ہوئی ہو

مم..... مگر ہانی مم..... میں نے شلپنگ پہ نن..... نہیں جانا "پری ہانی کے کان میں مسمنائی

بابا ہا پریم مجھے کہہ رہی کہ اسے ناکوئی سٹائش سابیگ گفٹ کروں "دونوں کی سوالیہ نظروں کو اپنی طرف دیکھا تو ہانی نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور عادت کے مطابق ہانی کی غیر متوقع بات سن کے پری کا منہ کھل چکا تھا جسے ہانی نے مسکراتے ہوئے بند کیا

اس کی محبت پر میرا حق تو نہیں لیکن
دل کرتا ہے عمر بھر اس کا انتظار کروں

شاپنگ سنٹر تک گاڑی میں ہانی اور پری کی کھسر پھسر ہی سنائی دیتی رہی جسے زوار اور میر
مہارت سے اگنور کرتے آئے تھے

ہانی کی باتوں کا لب لباب بس اتنا تھا کہ پری کو میر کے سامنے مسکرا مسکرا کر باتیں کرنی
تھیں اور بار بار میر کی طرف دیکھنا تھا مگر چونکہ وہ ریسٹورنٹ میں ایسا کچھ نہیں کر سکی
اس لیے ہانی نے شاپنگ کا بہانہ بنایا ہے اور اس موقع سے پری کو بھرپور فائدہ اٹھانا
چاہیے

نہیں نہیں یار مجھے تو کچھ نہیں ہوا بس خواتین کی شاپنگ سوچ کے ڈر رہا ہوں "زوار
نے جلدی سے بات بنائی

باہ جیسے مجھے تو تمہارا پتہ نہیں ہے "میر بڑبڑایا

چلو آؤ اس سے پہلے کوئی اور دفعہ ہمارے اوپر لگ جائے "میر آگے بڑھتے ہوئے بولا

میر اور زوار کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ہانی نے پری کا ہاتھ دبایا جیسے اشارہ دے رہی ہو کہ
اب میری باتوں پر عمل کر لینا

ہاں بھئی جلدی جلدی سے جو لینا ہے لو اور پھر نکلتا بھی ہے "میر نے قریب پہنچتے ہی
گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تم.....تمہارے اندر ناپیار والی حس ہی نہیں ہے "زوار ہانی کی بات سن کے
بدمزا ہوا

اور آپکے اندر ٹھہرک پن والی حس کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے جسے آپ ہر لڑکی پر
آزماتے ہیں "ہانی نے شرم دلائی

ہر لڑکی پر تو نہیں صرف ایک ہی لڑکی پر آزماتا ہوں مجال ہے جو اس پر اثر ہو جائے
میرے ٹھہرک پن کا "زوار نے صفائی دی

اثر ہو بھی کیسے سکتا ہے ایک دن پٹا رہے ہوتے ہو دوسرے دن گریٹا بنا لیتے ہو "ہانی
نے صبح والی درگت بنائی

(قسم لے لو ہانا مجھ سے میں نے ایک بار بھی میر کو نہیں بولا کہ تم میری بہن جیسی ہو
لا حول ولا قوتہ (وہ تو اس نے خود سے ہی اخز کر لیا ہے "زوار تو باقاعدہ
روہانسا ہوا

ہائے بہن جیسی نہیں ہوں تو پھر چڑیل جیسی ہوں کیا "دل ہی دل میں خوش ہوتی ہانا
نے زوار سے پوچھا

ارے بہن جیسی نہیں ہو تو دوسرا مطلب نکالو یہ چڑیل والا جملہ ضرور بولنا تھا "ہانا کی
عقل پر ماتم کیا گیا

ہاں تو میں کونسی عقل مند ہوں اگر ہوتی تو آج ایم بی بی ایس کر رہی ہوتی اور تمہارے
ساتھ نہیں کسی ڈاکٹر کے ساتھ کھڑی ہوتی "ہانا نے تو زوار کے دل کو جلانے کی قسم
کھائی ہوئی ہے

تم تم ڈاکٹر کے ساتھ کیوں ہوتی تب بھی تم میرے ساتھ ہوتی "زوار کا دل ڈاکٹر والی
بات سن کے جل کے خاک ہوا
اور ہانی کے دل میں تو لڈو پھوٹ پڑے

ارے جب ڈاکٹر بن رہی ہوتی تو کوئی ڈاکٹر مجھے پٹا چکا ہوتا تو اس کے ساتھ ہوتی نا "ہانی
نے جوش سے سمجھایا

اور میں جو اتنے دنوں سے پٹا رہا ہوں وہ تمہیں نظر نہیں آ رہا ہے "زوار کو ان دیکھے ڈاکٹر
سے جیسی ہوئی

تم پٹا تھوڑی رہے ہو تم تو کب سے مجھے بابے کی طرح سمجھائے جا رہے ہو "ہانی کہتے
ہوئے شوز دیکھنے لگی

ہانا حیدر کوئی تم سے باتوں میں جیت سکتا ہے بھلا "زوار ہانی کی بات سن کے تملایا

ہاں میں بھی کب سے یہی سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ تم مجھ سے نہیں جیت
سکتے اب جلدی سے بتاؤ یہ شوز پیارے ہیں نالے لوں "ہانا نے مسکراہٹ دبائی

تم یہ والے نہیں ساتھ والے زیادہ پیارے ہیں وہ لے لو "زوار نے
کچھ کہنے کی کوشش کی مگر الفاظ کا گلا گھونٹ دیا

اوکے تمہاری پسند کے لے لیتی ہوں "ہانا نے کہتے ہوئے شوز کو پہن کر دیکھنے لگی

ہاں ہاں میری پسند کی لے لو مگر میرے دل کی بات نہ سمجھنا اس کیلئے ہمیشہ)
(تھانیدارنی بن جایا کرو پتہ نہیں کب میرا بیڑا پار ہوگا

میں نے تمہیں کہا تھا کہ تمہیں کہیں آنے جانے کی ضرورت نہیں ہے اور خاص طور پر اپنی دوست کے ساتھ تو پھر تم میری اجازت کے بغیر لپچ کرنے کیسے پہنچ گئی "میر نےچی آواز کر کے پری کا بازو پکڑ کے غرایا حالانکہ وہ ہانی کو پری کی دوست کے روپ میں دیکھ کر مطمئن ہوا تھا مگر پری کا دماغ بھی تو ٹھکانے پر لگانا تھا نہیں تو وہ دوبارہ بھی ایسی غلطی کر سکتی تھی اور میرا اب پری کے کہیں بھی اکیلے آنے جانے کے حق میں نہیں ہے جانتا ہے ناکہ پری دنیا کے مقابلے میں بہت زیادہ معصوم ہے

وہ..... وہ آپ کو کک..... کال کی تھی صب..... صبح "پری بیچاری میر کے
غرانے سے خوفزدہ ہوئی

اور کال کرنے کے بعد تم نے مجھے بتایا تو نہیں تھا کی تم دوست کے ساتھ لپچ کرنے جا رہی ہو "میر نے ابھی بھی سرد رویہ اپنایا

م..... میں ب..... بتانے لگی تھی "پری نے صفائی دی

پھر بتایا کیوں نہیں کیا الفاظ ختم ہو گئے تھے "میر نے بیگ دیکھتے ہوئے کہا

وہ..... وہ م..... مجھ سے ب..... بتایا نہیں گیا "پری روہانسی ہوئی

کیوں بتایا کیوں نہیں گیا تم کونسا پیار بھری بات بتا رہی تھی جو تم شرم کے مارے بتا ہی نہیں سکی "اب کی بار تنزیہ لہجہ اپنایا گیا

لو جی یہ الزام بھی ہمارے سر ڈال دو اوکے آئندہ میں نہیں بولوں گا مگر آئندہ تم بھی مجھے بغیر بتائے کہیں نہیں جاؤ گی اور میری یہ بات ادھر فٹ کر لو "میر نے پری کے سر پر انگلی بجائی

اوکے "پری نے تابعداری سے سر ہلایا

اور ہاں ہانا کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم مجھے جانتی ہو "ایک اور بات یاد آنے پر میر اس کی طرف مڑا

مم.... مگر کک.... کیوں "پری حیران ہوئی

"یہ بات کبھی فرصت میں سمجھاؤں گا فی الحال میں اپنی بیوی کو شاپنگ کرانا چاہتا ہوں
میر نے بات ختم کی

کک..... کہاں ہے آپ کک..... کی بب..... بیوی "پری نے حیرانی سے ادھر ادھر
دیکھا اور میر کا دل کیا اپنے سر پر کوئی چیز مار دے

میری بدھو چڑیا تم ہو میری بیوی اور کس نے ہونا ہے "میر نے پری کا ہاتھ پکڑا

مم..... مگر ریسٹورنٹ مم... میں بھی تت... تو کسی اور کک.... کو بیوی بولا تھا "پری کو
ایک اور بات یاد

میری چڑیا جتنا تمہارا دماغ ہے اتنا چلایا کرو زیادہ چلاؤ گی تو خراب ہو جائے گا "میر پری کی
بات سن کے کھل کے مسکرایا

مم..... مگر..... پری بولنے لگی

میری جان یہ باتیں کبھی فرصت میں سمجھاؤں گا ابھی شاپنگ سنٹر میں وضاحت نہیں کر سکوں گا "میر نے معنی خیزی بات سے پری کو خاموش کروایا

اور پری تو جان سن کے ہی بلش کرنے لگی باقی کی بات خاک سمجھ پاتی اس لیے سرخ
گالوں کے ساتھ سر ہلا دیا
میر پری کے بلش ہوتے گال دیکھ کر دل کو سمجھانے لگا

وہ ضائع نہیں کرے گا

پریام جب میں کسی بات کی ٹینشن لے رہی ہوتی ہوں تو اس کا مطلب وہ بات واقعی سرلیس ہے جو ہانا حیدر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اس بات کے پیچھے پڑ گئی ہے "ہانا نے پری کو گھورنا بند نہیں کیا

اب یہ کک..... کونسی ٹینشن والی بات ہے "پری نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی

یہ بات اس لیے ٹینشن والی ہے کیونکہ بھایا نے اتنی چھوٹی موٹی رقم کی کبھی پرواہ ہی نہیں کی اور پیسوں کیلئے تو وہ کبھی مرے ہی نہیں تو پھر بھایا نے تمہیں کیوں کہا کہ وہ شاپنگ کے پیسے بعد میں لے لیں گے "ہانی نے کچھ سوچتے ہوئے پری کی طرف دیکھا

اب مجھے کیا پتہ کہ تمہارے بھایا نے مجھے ہی کک..... کیوں کہا "پری ہانی کی نظروں سے گڑبڑائی

پری کہیں ایسا تو نہیں کہ بھایا واقعی میں لڑکیوں سے نفرت کرتے ہوں اور اس لیے بھایا
"نے تمہیں بھی اپنے پیسوں کا کہہ دیا ہو

اور ہانی کی بات پہ پری کے دل پہ ہاتھ پڑا (ہائے مجھ سے بھی نفرت میں نکاح کر لیا
ہوگا تاکہ بعد میں مجھے بھی سزا دے سکیں کاش کہ میں ان کے آفس میں نہ گھسی ہوتی
اب تو مجھے کوئی بھی نہیں بچا سکتا نہیں نہیں بابا سے بات کروں گی وہ وہ میری بات
(سنیں گے)

ہانی ایسے تہہ تہہ..... تو نہ بولو "پری ایک دم سے گجھرائی

ارے تم اس بات کو چھوڑو اور اپنی شاپنگ سٹیوٹ میں خود اس بارے میں کچھ سوچتی ہوں
ہانی نے پری کو اشارہ کیا "

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 344
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

تمہیں اپنے آفس میں کوئی کام نہیں ہے کیا جو ہر وقت ادھر آدھمکتے ہو "میر نے زرا رعب سے پوچھا

نہیں کام تو بہت ہے مگر جاتے ہوئے سوچا تم سے ملتا جاؤں اور ایک کپ کافی بھی پیتا جاؤں "زوار میر کے رعب دار انداز پہ گبھرایا

تم مجھ سے آجکل زیادہ ہی مل رہے ہو خیریت تو ہے نا میرے بھائی "سرپس ہو کے پوچھا گیا

خیریت ہی ہے اب دوست سے ملنے پر بھی پابندی ہے کیا "زوار گڑبڑایا

نہیں نہیں پابندی تو نہیں ہے مگر آجکل کچھ زیادہ ہی پیار آ رہا ہے اس لیے پوچھ رہا ہوں میر چئیر سے اٹھتے ہوئے بولا "

ہاں خود جو تم بے مروت ہو اس لیے پوچھو گے پتہ بھی مما سے ملے ہوئے کتنے دن ہو گئے ہیں "زوار نے بھی شرمندہ کیا

یار تمہیں معلوم تو پچھلے کچھ دنوں میں کتنا مصروف رہا ہوں "میر نے صفائی دی

ہاں ہاں اب مما سے یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ کے بیٹے نے شادی کر لی ہے اس لیے بیچارے کو ٹائم نہیں ملتا "زوار نے ٹانگ کھینچی

اے خبردار جو تم نے بتایا جان لے لوں گا تمہاری , میں خود ہی اچھا سا وقت دیکھ کے سب کو بتا دوں گا "میر نے غصے سے زوار کی طرف دیکھا

ہاں تم سے ایسے مشورے کی امید کی جا سکتی ہے اور یہ بات گریٹا کے سامنے کہنے کی کیا ضرورت تھی "غصہ ابھی بھی کم نہیں ہوا

یار گریٹا کے سامنے اس لیے کہہ دیا کیونکہ وہ بھی تو تمہاری چھوٹی بہن ہے اور کیا پتہ وہ اچھا مشورہ دے تمہیں "میر نے تاک کے نشانہ لگایا اور زوار بیچارے کا دل چھلنی چھلنی ہو گیا اب وہ بتا بھی نہیں سکتا تھا کہ اسے میری بہن مت بناؤ یا لے یہ مجبوری

تم نا آئندہ گریٹا کے سامنے ایسی بکواس سے پرہیز کرنا وہ ابھی چھوٹی ہے ایسی باتیں نہیں سمجھتی "زوار نے مناسب انداز میں روکا

اوکے اگر تم کہتے ہو تو گریٹا کے سامنے ذکر نہیں کیا کروں
گا "میر نے مسکراتے ہوئے زوار کی طرف دیکھا

تمہیں تمہارے گھر والے آجکل زیادہ نہیں یاد کر رہے جو ہر تیسرے چوتھے دن لینے آجاتے ہیں ویسے تو پیار نہیں کرتے اور لینے اس طرح پہنچ جاتے ہیں جیسے تمہارے بنا "ان کا گزارہ ہی نہیں ہے

پری گھر والوں کا سن کے ہی گھبرا گئی اسے لگا کہ میرے نے پھر اسے لینے کیلئے کسی کو بھیجا ہے

یار کیا ہو گیا ہے کک..... کیا پتہ بابا بلا رہے ہوں جانتی تو ہو زیادہ سس..... سفر نہیں کر سکتے بابا "پری نے ہانی کو سمجھایا

ہاں یار میں نے تو یہ سوچا ہی نہیں "ہانی کو اپنی جلد بازی پر افسوس سا ہوا

پری جیسے ہی ہاسٹل سے باہر نکلی سامنے داد کو دیکھ کر بیچاری خوفزدہ ہو گئی مرتی کیا نہ کرتی کے مصادق گاڑی کی طرف بڑھی

سلام بی بی صاحبہ یہ سامن مجھے پکڑا دیں آپ گاڑی میں بیٹھیں "داد نے پری کو دیکھتے
ہے مودبانہ انداز میں کہا

سامان رکھتے ہی داد نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی کو آگے بڑھایا

مم میں کک کہاں جا رہی ہوں "گاڑی میں چھائی خاموشی کو پری کی آواز نے توڑا جب اس نے گاڑی کو اپنے گھر کی طرف مڑتے دیکھا

بی بی صاحبہ میں آپکو سالار صاحب کے کہنے پر آپکے گھر چھوڑنے آیا ہوں "داد نے نظریں سامنے رکھتے ہوئے جواب دیا

لیکن کک.....کیوں "پری ایک دم سے پریشان ہوئی وہ اپنے گھر میں آتے ہوئے
ایسے ہی پریشان ہو جاتی تھی وجہ گھر کا ماحول تھا

وہ آپکو تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا "داد نے سنجیدگی سے جواب دیا

گھر کے قریب گاڑی روکتے ہی داد نے بھاگ کر پری کیلیے دروازہ کھولا

پری جو اپنی سوچوں میں گم تھی گاڑی کھلنے کی آواز پر ہوش میں آئی اور وہ جلدی سے باہر نکلی مگر یہ کیا گھر کے باہر اتنا رش کیوں ہے پری نے سوالیہ نظروں سے داد کی طرف دیکھا مگر داد نے نظریں چرائی

بی بی چلیں آپکو اندر تک چھوڑ آتا ہوں "داد نے آگے بڑھنا چاہا

مم..... میں چلی جج..... جاؤں گی "پری نے داد کو رکنے کا اشارہ کیا اور خود گیٹ پار کر گئی

گھر میں داخل ہوتے ہی پری نے جو پہلا منظر دیکھا وہ کسی کی میت کا تھا (یہ کون فوت ہو گیا (پری کا دل خوف سے ہکلیا گھر والوں میں سے کسی نے بھی پریم کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت محسوس نہیں کی شاید اس لیے کہ وہ ان چاہی تھی اور ہمیشہ ان چاہی رہے گی اس کا ہونا اور نہ ہونا گھر والوں کیلئے برابر تھا

مگر پھر بھی وہ اس گھر کی بیٹی تھی اتنا تو گھر والوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کو بلانا نہ سہی مگر خبر تو دے دیتے

اور تو کوئی میری بات نہیں سنتا "پریام کی آنکھوں سے خاموشی سے آنسو نکلے اور چہرے کو
بھیکاتے چلے گئے مگر کسی نے اس کو گلے نہیں لگایا

خاموش، سادہ، منفرد، تنہا

ہاں داد باہر ہی کھڑے ہونا "میر نے اگلی صبح داد کو کال کی جو کل سے ہی پریم کے گھر کے باہر کھڑا تھا

جی صاحب جی ادھر ہی ہوں "داد نے تابعداری سے جواب دیا

جیسا آپکا حکم صاحب "داد گاڑی سے باہر نکلتا ہوا بولا

میر نے جلدی سے شاور لیا اور تیار ہو کے جلدی سے باہر کی طرف بڑھا جانتا تھا پریم اکیلی ہوگی اور اس وقت پری کو کسی اپنے کی شدت سے ضرورت ہوگی میر چاہتا تو رات کو ہی چلا جاتا مگر پریم کے گھر والوں کا سوچ کر میر صبر کر گیا اور اس لیے صبح ہوتے ہی جلدی جلدی تیاری کر کے باہر نکلا

وہ اب جلد سے جل پریم کے پاس پہنچنا چاہتا تھا

میر نے گاڑی کو فل سپیڈ پہ چھوڑ دیا اور آدھے گھنٹے کے سفر کو پندرہ منٹ میں طے کر کے پیام کے گھر کے سامنے تھا

داد نے میر کی گاڑی کو جیسے ہی دیکھا تو بھاگ کر میر کے پاس آیا اور گاڑی کا دروازہ کھولا

صاحب جی ایسے ہی آگئے "داد نے پریشانی سے پوچھا

کیا مطلب کس طرح آنا چاہیے تھا "میر نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا

صاحب جی آج تو کم از کم گاڑی کو ساتھ لے آتے "داد کی بات پر میر مسکرایا

داد تمہارے ہوتے ہوئے مجھے کسی گاڑی کی ضرورت نہیں ہے تم جب تک میرے ساتھ ہو مجھے کوئی خراش بھی نہیں پہنچا سکتا "میر کو داد کا اپنے لیے فکر مند ہونا اچھا لگا

".....مگر صاحب جی

چلو داد اندر چلو مجھے لگتا ہے تمہاری بی بی کو میری ضرورت ہے "میر نے داد کو خاموش کروایا اور اندر کی طرف بڑھا داد نے بھی میرے قدموں کی پیروی کی

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی میری نظریں بے قراری سے پیام کو ڈھونڈنے لگ گئی اور اس کی توقع کے عین مطابق وہ اکیلی کونے میں دبکی بیٹھی تھی اور خاموشی سے لوگوں کو انجان نظروں سے دیکھ رہی تھی

میر بے خوفی سے پیام کی طرف بڑھا اسے ان نظروں کی پرواہ نہیں تھی جو عجیب طریقے سے اس کو گھور رہی تھیں کچھ حیران ہو کے دیکھ رہی تھیں اور کچھ کی نظروں میں اس کے لمبے چوڑے وجود کو دیکھ ستائش

تھی مگر وہ ان سب نظروں سے بے پرواہ ہو کے پیام کی طرف بڑھا

پیام "میر نے پری قریب پہنچتے ہی نرم آواز میں اس کو پکارا
اس کی پکار کو نظر انداز کیا گیا یا شاید اس کی آواز سنائی نہیں دی اس لیے پری نے س
نہیں اٹھایا

پیام میری طرف دیکھو "پھر سے نرم انداز میں پکارا گیا

پیام جو عجیب عجیب سا سوچے جا رہی تھی اپنے نام کی پکار پر ایسے لگا جیسے کوئی بہت پیار
سے بلا رہا ہو اس نے سر اٹھا کے دیکھا پہلے تو عجیب نظروں سے میر کو دیکھتی رہی مگر
پھر آہستہ آہستہ جیسے ہوش آیا

ہاں بابا نے کہا تھا کہ میرے بعد اگر تمہارا کوئی اپنا ہے تو وہ میرا سالار حیدر ہے تمہارے لیے وہ سب سے بہترین ہے اس لیے میں تمہیں بلا جھجھک میرا سالار حیدر کو سونپ رہا ہوں ہاں اس کا اپنا ابھی اس دنیا میں موجود ہے اس سوچ کے آتے ہی پری نے زور سے سسکی بھری اور میر نے اسے روتے دیکھ کر بانہوں میں بھینچا

اور پری کو تو کسی کا سہارا چاہیے تھا اور جب وہ سہارا ملا تو اپنے اندر کا درد باہر نکالنے لگی کندھا میسر آتے ہی زور زور سے سسکیاں بھرنے لگی اور میر کو ایسا لگا جیسے کوئی اس کا دل کاٹ رہا ہو

شش شش رونا نہیں ہے جانتی ہو نا تمہارے رونے سے بابا کو تکلیف ہو رہی ہوگی اور تم تو سب سے اچھی بیٹی ہو بابا کو کیسے تکلیف پہنچا سکتی ہو "میر پری کا سر تھپکتے ہوئے بولا مگر پری کے رونے میں کوئی فرق

اٹھا اپنے سب سے بڑے حریف کی بانہوں میں اپنی بہن کو دیکھنا واقعی ایک تکلیف دہ عمل تھا

اسی تکلیف کو ختم کرنے کیلئے وہ میر کی طرف بڑھا مگر داد نے راستہ روکا اور آفان ٹھٹھک کے رکا

باہ تم بھی ساتھ میں کیسے بھول گیا کہ میر سالار حیدر تمہارے بنا ایک قدم بھی نہیں چلتا وہ تنزیہ ہنسا "

مجھے سائیں کو آپ جیسے دشمنوں سے بچانے کیلئے ہر وقت ساتھ رہنا پڑتا ہے "داد بھی مسکرایا وہ تابعدار صرف میر کیلئے ہوتا باقی سب کے ساتھ تو ٹکڑ پہ لڑتا ہے

کیا کیا بولا ہے زرا پھر سے بولنا "اسے لگا کہ اس نے کچھ غلط سنا ہے

میرے سائیں صاحب اس وقت آپکی بہن کو نہیں بلکہ اپنی بیوی کو تسلی دے رہے ہیں
داد نے واضح الفاظ میں اس کے منہ پر تمانچہ مارا "

میں میں تمہارے صاحب کو چھوڑوں گا نہیں ابھی کہ ابھی نکالتا ہوں "وہ غرایا

دھیان سے خان جی جانتے تو ہیں وہ اپنی چیزوں کیلئے بشرقڑے پوزیسیو ہیں "داد نے اس کو آگے بڑھنے سے روکا

کیا مطلب ہے تمہارا "آفان جاتے جاتے رکا

خان صاحب جب میر سائیں آفس میں ہونے والی ڈیلنگز کے درمیان آنے والی ہستیوں کو نہیں چھوڑتے تو اس وقت آپ میاں بیوی کے درمیان جانا چاہتے ہیں جانتے ہیں اس کا خمیازہ کیا ہوگا "داد نے سنجیدگی سے کہا اور آفان خان واقعی ڈر گیا

تم مجھے میرے ہی گھر میں کھڑے ہو کر ڈرا رہے
ہو "آفان خان داد کی طرف مڑا

خان صاحب ڈرایا ان کو جانتا ہے جو پہلے سے ڈرے ہوئے نہ ہوں اور آپ تو اچھے خاصے
میر سائیں کو جانتے ہیں "داد نے کسی پرانے واقعے کی طرف اشارہ کیا

فی الحال میں کچھ نہیں کہہ رہا بعد میں تم سب کو دیکھ لوں گا "جب بات نہیں بن سکی
تو وہ پھنکارا

بعد میں بھی ویسے آپ کچھ نہیں کر سکیں گے یہ تو آپ بھی جانتے ہیں "داد یہ الفاظ کہتے ہوئے میری سائیڈ پہ جا کے کھڑا ہو گیا

لڑتے بھی تم سے ہیں

مرتے بھی تم پہ ہیں

کالج سے آنے کے بعد ہانی ابھی لیٹی ہی تھی کہ سیل فون کی رنگ ٹون نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

کس کو اس وقت میری یاد آگئی ہے "لیٹے لیٹے بیگ سے سیل فون نکالتے ہوئے وہ بڑبڑاتی

ہاں تو بھائی کو بھائی نہ بولوں تو اور کیا بولوں "ہانی غصہ ہوئی

تو میں بھی چڑیل کو چڑیل نہ بلاؤں تو اور کیا بلاؤں "مزید چھیڑا گیا

تم نا بندر ہو لومڑ ہو "ہانا مزید تلملائی

بس بندر لومڑ بلا لیا کرو مگر بھائی نہ بلایا کرو "بات سمجھائی گئی

تم تم نا عزت کے قابل ہی نہیں ہو "ہانی تیش میں آئی مطلب اس کی باتیں اثر ہی نہیں ہو رہی

میں عزت کے قابل بننا بھی نہیں چاہتا میں تو بس ہانا حیدر کے قابل بن جاؤں میرے لیے یہی بہت ہے "معنی خیز انداز میں کہا گیا

تم مجھ پر لائن مار رہے ہو "تھوڑا غصہ کم ہو

نہیں لائن تو کب کی مار چکا ہو اب تو پیار کی شروعات کرنا چاہتا ہوں "کھل کے بات
بتائی گئی جیسے آج آریا پار والا معاملہ ہو کے رہے گا

اور میں تو کسی اور چیز کی پریکٹس کر رہی ہوں پیار کی کیسے کروں گی "ہانا نے بھی معنی خیز
انداز میں کہا

کس چیز کی پریکٹس "تجسس سا ہوا

لوفروں اور لفنگوں کو جوتے کیسے مارے جاتے ہیں اس چیز کی پریکٹس "رومانٹک گفتگو کی
ایسی کی تیسری کی گئی

تم نا کبھی بھی مجھے پیار سے بات کرنے ہی نہیں دوگی تمہارے اندر پیار محبت والا کیرا ہی نہیں ہے "اب کی بار زوار چڑ گیا

ہا ہا تمہارے اندر تو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے نا وہی بہت ہے مجھے یہ والا کیرا چاہیے بھی نہیں "اطلاع فراہم کی گئی

پتہ نہیں میرے ساتھ کیا ہو گا "ٹھنڈی آہ بھری گئی

جو بھی ہو گا اچھا ہو گا "تسلی دینے والا انداز

آثار تو نظر نہیں آرہے "پھر سے آہ بھری

اوہ ہو کچھ اور زمین رگڑو تھوڑی اور منتیں کرو کیا پتہ آثار بھی نظر آجائیں " ہاتھ میں امید کا دیا پکرایا گیا

تمہارا مطلب تمہارا مطلب "خوشی سے بولا ہی نہیں گیا

ہاں ہاں اب پاگل ہو جاؤ بس لڑکی نے بات کی نہیں اور پاگلوں کی طرح حرکتیں کرنے لگ جاؤ "ہانی نے چڑھائی

تم نامیرے لیے "زوار نے بات کرنی چاہی جسے ہانا نے ٹوکا

بس بس اب کال بند کرو میرا موڈ اچھا ہو گیا ہے اور ہاں تم میرے لیے بندر ہو بھائی تو میرے لیے بھائیو ہیں "اب تو زوار کا پاگل ہونا بنتا تھا زندگی کی نوید جو سنا دی گئی ہے مطلب زوار کا بیڑا پار ہو گیا بس ایک دیوار حائل ہے وہ بھی کبھی گرا ہی لے گا

مجھے بہتر کی تمنا تھی
اور مجھے بہترین سے نوازا گیا

بس بھی کر دو اور کتنا رونا ہے پتہ نہیں لڑکیوں کے پاس اتنا آنسوؤں کا سٹاک آتا کہاں سے ہے "پریام کو مسلسل روتا دیکھ کر میر چڑا

میر سالار پریم کو اپنے گھر وائٹ ولا ہی لے آیا تھا اگر پریم اپنے گھر رہنا بھی چاہتی تو بھی میر اب اس کو وہاں نہیں چھوڑتا کیونکہ اب آفان خان کو پتہ چل گیا تھا اور وہ پریم کو میر سے جدا کرنے کیلئے کچھ بھی کر سکتا تھا اور دوسرا اس گھر میں پریم کو کبھی پیار ملا ہی نہیں تھا اور جو پیار کرتا تھا وہ اب رخصت ہو گیا تھا تو پریم کا اس گھر میں رکنے کا جواز ہی نہیں پیدا ہوتا

میر کو لگا تھا شاید کہ دنیا داری کیلئے ہی سہی اس کے گھر والے میر کے ساتھ جانے سے روکیں مگر ان لوگوں نے ایک بار بھی پریم سے نہیں پوچھا تو میر آتے وقت پریم کو بھی ساتھ لے آیا اور تب سے پری مسلسل سڑک سڑک کر رو رہی تھی اور ساتھ دوپٹے سے ناک بھی صاف کیے جا رہی تھی جس سے میر کو اور زیادہ تپ چڑھی ایک دو بار ٹشو بھی پیش کی گئے مگر ان کو کمال مہارت سے نظر انداز کیا گیا اور میر تو اب خونخوار نظروں سے پری کے دوپٹے کو دیکھ رہا تھا

ہاں اب رو.....روں بب.....بھی نا "روتے روتے بولا گیا

یار رو لو مگر خدا کے واسطے ناک صاف کرنے کیلئے لٹو یوز کر لو اب تو مجھے تمہارے دوپٹے کو دیکھ دیکھ کر عجیب فیلنگ آرہی ہے "اب تو میر نے منہ سے بول ہی دیا

میر کے بولنے پر ایک دم سے رونے کی سپیڈ تیز ہوئی دوپٹے سے ناک کو مزید رگڑا گیا اور میر سالار تو اس سچویشن پر گبھرا گیا بیچارے کو اس سے پہلے کہاں ایسی سچویشن کا اندازہ تھا

کیا ہوا میں نے کچھ غلط بول دیا ہے تم تم یہ پانی پی لو "میر نے گبھرا کے پانی کا جگ سامنے کیا مگر رونے میں کمی نہیں آئی

اچھا اچھا تم دوپٹے سے ناک صاف کرتی رہو مجھے کوئی پر اہلم نہیں ہے اگر تم کہو تو ابھی کے ابھی مارکیٹ سے مزید دوپٹے منگوا لیتا ہوں "میر نے اپنی طرف سے بہت بڑی بات کی تھی اسے لگا کہ دوپٹے والی بات پہ پری کو زیادہ رونا آگیا ہے

.....

پریام کے رونے میں کوئی فرق نہ آتے دیکھ کر میر بھی پریشان ہونے لگا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ پریام کو رونے سے کس طرح روکے اور پریام تو دوپٹے والی بات سن کے اور زیادہ رونے لگی

مم..... میری تو کک..... کسی کو فف..... فکر ہی نن..... نہیں ہے "ناک کو پھر سے رگڑا

اور میر بس چھی کر کے رہ گیا

کیوں نہیں ہے فکر مجھے تمہاری فکر ہو تو رہی ہے اس لیے رونے سے روک رہا ہوں "میر نے فرش پر ڈھلکتے ہوئے دوپٹے کو دو انگلیوں کی مدد سے صوفے پر رکھتے ہوئے بولا

..... فف..... فکر ہوتی تو آپ مم..... مجھے اندھیرے مم..... میں نہ کھڑا کرتے او
" اور پپ..... پھر تاریک کک..... کمرے میں بند بھی نن..... نہیں کرتے
رونے میں مزید اضافہ ہوا

لوجی میر سالار حیدر یہ بات ساری زندگی تمہارا پیچھے نہیں چھوڑنے والی مطلب تھوڑی)
(سی توجہ ہٹے گی اور یہ فقرہ میرے منہ پہ مارا جائے گا تم ٹھیک پھنسنے ہو

آئم سوری یار "میر کے سوری کہنے پر بھی رونے میں کمی نہیں آئی

پریام میری طرف دیکھو یارا جن کو اللہ پاک اپنے پاس بلاتے ہیں ان کو تو جانا پڑتا ہے اور تمہارے بابا تو سب سے زیادہ تم سے پیار کرتے تھے اب تم اس طرح رو رو کر ان کو تکلیف پہنچا رہی ہو جانتی ہو نا تمہاری اداسی ان کو بالکل پسند نہیں تھی "میر نے بہت پیار سے سمجھایا

میر "..... شاید اس کی بات سمجھی گئی تھی اس لیے رونے میں کمی آئی مگر پکارا ضرور گیا اور میر تو پری کے اس طرح میر بلانے پر اپنی جان بھی ہتھیلی پہ رکھ کے اس کو سونپ دے پری کو تو معلوم ہی نہیں تھا کہ جب وہ اس طرح معصومیت سے میر بلاتی ہے تو میر کی جان ہی نکال لیتی ہے اور یہ بات بہت جلد میر اس کو بتانے والا تھا فی الحال موقع محل اچھا نہیں تھا اس لیے دل کی ان سنی کرتے ہوئے پریام کو جواب دیا

کیا ہوا اب کونسی بات پریشان کر رہی ہے "پری کے چہرے سے نظریں ہٹالی کیونکہ وہ کوئی گستاخی کر جاتی اور میر ایسا نہیں چاہتا تھا

ممانن..... نے مم..... مجھے ایک بار بھی گلے نن..... نہیں لگایا نن..... نہیں
 مم..... میں غلط بب..... بول رہی ہوں میں نے ایک بب..... بار بھی ماما کو گلے
 نن..... نہیں لگایا وہ بھی مم..... مجھ سے پپ..... پیار کرتی ہے نا "پریام کے لہجے میں
 صدیوں کی پیاس تھی اور جیسے تصدیق چاہ رہی ہو کہ اس کی ماما پیار کرتی ہیں بس گلے نہیں
 لگاتی

ہاں میری جان سب لوگ تم سے پیار کرتے ہیں بس وہ تمہیں بتاتے نہیں ہیں تم ہو
 ہی اتنی پیاری کہ خود بخود پیار ہو جائے "میر نے بے خیالی میں ہی اپنے دل کی کیفیت
 بیان کردی اور سامنے بھی پری تھی وہ کہاں ایسی نزاکتوں کو سمجھتی تھی

"پپ..... پھر م..... میں ماما کک..... کے پاس جا کے ان کک..... کو ہگ کروں گی
 معصومیت سے بتایا گیا

ہاں ہاں تم سب کو جا کے ہگ کر لینا لیکن فی الحال تم کچھ کھا لو اور پھر آرام کرنا ہے
اس کے بعد تمہاری ساری باتیں سنوں گا "میر نے پری کو بولتے دیکھ کر اس کے لبوں پر
انگلی رکھ کے خاموش کروایا

پھر ملازمہ کو آواز دینے کے بعد اور پیام کو اس کے حوالے کرنے کے بعد خود ضروری
کام کا کہہ کر باہر چلا گیا

یہ میر حویلی کا منظر ہے اور لاؤنج میں بالکل آمنے سامنے بیٹھے دو نفوس خاموش تھے اس
کا مطلب یہی تھا کہ کوئی بہت ہی بڑی خبر سنائی گئی جس سے دونوں نفوسوں کی زبان
بند ہو گئی ہے ورنہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ دونوں اپنی زبان کو بند رکھیں

جی ہاں یہ میرے سالار حیدر کے بابا جان اور اماں حضور ہیں دونوں کی طبیعت میں ہی بولنا ہے اور بہت کم ایسے مواقع ہوتے ہیں جب دونوں افراد خاموش ہوں ورنہ بابا جان نہ سہی مگر اماں سائیں ضرور بولتی ہوئی پائی جاتی ہیں

چلیں ان کی باتوں سے معلوم کرتے ہیں کہ کیا ہوا ہے

مجھے یقین تھا تمہارا بیٹا کوئی نہ کوئی گل کھلا کے رہے گا ایسے ہی تو شہر میں اتنی بڑی کوٹھی نہیں بنائی ہوئی "میر شہباز حیدر" بابا سائیں (نے ہاتھ جھٹکے

آئے ہائے کیسے منہ چھاڑ کے میرا بیٹا کہہ دیا آپکا وہ دشمن تو نہیں ہے اور کوٹھی کی کیا بات کرتے ہو آپ نے بھی تو اتنی بڑی حویلی بنائی ہوئی ہے تو آپ بھی کوئی گل کھلاتے

اللہ جی اس کی اپنی اتنی بڑی کمپنی ہے وہ دوسروں کی کمپنیوں میں کیوں بیٹھنے لگا اور ویسے بھی پورا ملک جانتا ہے اس کو ماشا اللہ سے بہت بڑا بزنس ہے میرے بیٹے کا "اماں جان نے اپنی سمجھ سے شوہر کو منہ توڑ جواب دیا

میری بات تو سمجھنی ہی نہیں ہے میری پیاری بیگم آپ کو اپنا بیٹا معصوم ہی لگے گا جہاں سے خبر ملی ہے نا وہ پکا سورس ہے ہمارا کوئی غلط خبر نہیں دے سکتا "بابا نے اماں کی بات اگنور کر کے بتایا

ہائے اللہ آپ نے اپنے بیٹے کے پیچھے بھی بندے لگا رکھیں ہیں آپ سے تو اللہ پوچھے گا میرا بیٹا پتہ نہیں کس حال میں ہوگا انا معصوم تو ہے میرا بیٹا "اماں جان نے اپنی ایکٹنگ سٹارٹ کی اور اللہ معاف کرے ہانا نے بھی ایکٹنگ کرنا اپنی اماں جان سے سیکھی ہے

اب تو اپنا رولا پا دے او میری بھولی بیگم بندے اس لیے پیچھے لگائے ہوئے تاکہ کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے آخر کو ملک کا وڈا بزنس مین ہے کوئی عام بات تھوڑی ہے "میر شہباز نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا

ہائے صدقے "اماں جان کا مخصوص فقرہ

میرے صدقے ہو رہی ہو "بابا جان نے چھیڑا

"میں کیوں بڑھے کے صدقے لوں میں تو اپنے جوان گبھرو پتر کے صدقے لے رہی ہوں
اماں نے قسمے ہانا کی طرح ناک چڑھایا

او میری بھولی بیگم ایسے نہ بولو اگر اب بھی بن ٹھن کے باہر نکلوں تو کتنی حسیناؤں کے دل آہیں بھرتے ہیں "بابا جان نے مزید چھیڑا

مجھے تو ویسے بھی آپ کے کرتوتوں پہ شک رہتا تھا اور آپ خوا مخواہ میرے بیٹے پر الزام لگا رہے ہیں "اماں جان کو پھر سے صدمہ ہوا

"میرے کرتوتوں کو چھوڑو اور اب اپنے بیٹے پہ دھیان دو

بس مجھے اپنے بیٹے پہ پورا یقین ہے وہ ایسی ویسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا اگر شادی کر بھی لی ہے تو مجھے اپنے پتر کا پتہ ہے وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہوگی بلکہ بہت خاص ہوگی اس جان نے بات ہی ختم کر دی "

ہاں ہاں اب اپنے بیٹے کے بارے میں تو ایسے ہی بولوگی اگر یہی حرکت میں کرتا تو اب تک طوفان آجاتا "بابا جان نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائی

لو بھئی بڑھے ہو گئے ہیں مگر حرکتیں نہیں بدلی کچھ تو حیا کرو "اماں جان سچ پا ہوئی

ارے بیگم حیا کرتا رہتا تو آپکے یہ بچے کہاں سے پیدا ہوتے "بابا سائیں موڈ میں بیٹھے تھے ورنہ ان کے غصے سے تو لوگ پناہ مانگتے ہیں

آئے ہائے ایسی باتیں کرتے ہوئے شرم کر لیا کریں پتہ نہیں سیاست کیسے کر لیتے ہیں اماں جان نے تو شرما کے دوپٹا منہ میں ہی ڈال لیا "

اچھا اچھا اب دلہنوں کی طرح شرمنا بند کرو اور یہ بتاؤ بچے کہاں ہیں "بابا سائیں تو اماں جان کا شرم سے لال ہوتا چہرہ دیکھ کے خوش ہو گئے اس لیے بات بدلنے میں ہی عافیت جانی

سب اپنی پھپھو کی طرف ہیں شبانہ (چچی) بھی ساتھ گئی ہیں "اماں جان نے جواب دیا

چلو پھر میں تب تک آرام کر لیتا ہوں شام کو کہیں جانا بھی ہے "بابا سائیں یہ کہتے ہوئے بیڈروم کی جانب بڑھ گئے

پروین میرے لیے تازہ جوس لے کے آؤ اور دوپہر کا کھانا جلدی جلدی بناؤ بڑے میر گھر پر ہی ہیں "بابا سائیں کے جاتے ہی اماں نے ملازمہ کو کام پہ لگایا اور خود سوچتے ہوئے لاؤنج سے باہر نکلی

پتہ نہیں کس بدبخت نے میرے پت کے بارے میں ایسی خبر پھیلائی ہے تمامہ (آپی)
آتی ہے تو میر کو کال کرنے کا بولتی ہوں کیا پتہ جھوٹی خبر ہو ایسے ہی میرے گجھرو کو
بدنام کرنا چاہتا ہو "اماں جان بڑبڑائی وہی ماؤں والا یقین کہ میرا بیٹا تو سب سے معصوم
ہے

کچھ لوگ منتظر ہیں میرے زوال کے

میر سڑکوں کی خاک چھان کر گھر میں داخل ہوا ہی تھا جب ملازم نے اسے کسی کے
آنے کی اطلاع دی

نہیں چاہتا تھا لیکن اب میں اپنی بہن کو لے جاؤں گا "آفان خان نے بھی صوفے سے اٹھنے کی زحمت نہیں کی اور بیٹھے بیٹھے ہی اپنے آنے کی وجہ بتائی

سالے صاحب میر سالار حیدر شکل سے اتنا بیوقوف لگتا ہے یا پھر آفان خان لوگوں کو بیوقوف بنانے میں ماہر ہے "میر نے پرسوج نظریں اس پر ڈالی

کیا مطلب ہے اس بات کا "آفان نے غیر متوقع بات سن کے ابرو چڑھائے

مطلب یہ ہے سالے صاحب کہ آپ نے اپنی بہن کو آنے نہیں دیا بلکہ نکاح نامے پر جو سٹیٹمنٹ لکھی تھی اس کے مطابق آپکو خاموش ہونا پڑا ورنہ آپ تو مکھن سے گھی نکلنے پر تلے ہوئے تھے "میر نے ناک چڑھائی

کیا کیا لکھا ہوا تھا نکاح نامے پر "وہ جان کو انجان بنا

اور اس کی اس حرکت میر مسکرایا

سالے صاحب نکاح نامے پر واضح الفاظ میں لکھا ہوا تھا کہ صادق خان اگر اس دنیا سے رخصت ہو گیا تو پریم خان کی ساری ذمہ داری میر سالار حیدر پر ہوگی اور وہی اس کا وارث ہوگا ان الفاظ پر اپنے غور نہیں کیا ہوگا چچ چچ "میر نے افسردہ شکل بنائی

میں اس نکاح کو ہی نہیں مانتا تم نے زبردستی کی ہوگی میری بہن کے ساتھ اس لیے بہت جلد تمہیں تمہاری اوقات بتا دوں گا "آفان بھی مسکرایا

مسٹر آفان خان پہلی بات پریم اب تمہاری بہن نہیں میری بیوی ہے اور دوسری بات میں تمہارے ماننے اور نہ ماننے کو اہمیت ہی نہیں دیتا تو اس لیے براہ مہربانی اپنی گندی شکل کو میرے سامنے سے گم کرو "میر لگی لیٹی کے بغیر بولتے ہوئے کھڑا ہوا

تم اپنے ساتھ اچھا نہیں کر رہے "آفان نے بھی اٹھتے ہوئے دھمکی دی

میں فی الحال تمہارے ساتھ اچھا کر رہا ہوں کیونکہ آج تم اپنی ٹانگوں پر جا رہے ہو ورنہ میں اپنے دشمنوں کو اس گھر میں آنے کی اجازت نہیں دیتا اور اگر آجائیں تو پھر اپنی ٹانگوں پر واپس نہیں جاتے "میر اس کے قریب آ کے غرایا

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو "آفان خان گڑبڑایا

نہیں فرسٹ اینڈ لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں کیونکہ یہ میرا محل ہے کوئی سرائے نہیں جو ہر کوئی منہ اٹھا کے آجاتا ہے اس لیے آئندہ ادھر آنے سے پہلے سو بار سوچنا کیونکہ نیکسٹ ٹائم تم اپنی ٹانگوں پر آ تو جاؤ گے لیکن اپنی ٹانگوں پر جا نہیں سکو گے سو بی کئیر فل فار

نیکسٹ ٹائم "اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے میر غرایا اور آفان خان تو میر کو پہلے سے جانتا تھا کیسے نہ ڈرتا

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا "آفان خان ڈرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا

کیوں نہیں سالے صاحب میں اپنی اچھی سی تصویر فریم کروا کے آپکو گفٹ بھیج دوں گا
پھر جی بھر کے دیکھتے

رہنا "میر نے اس کے ڈرنے پر مسکراتے ہوئے پیچھے سے ہانک لگائی

گارڈز کو بھی کھینچنا پڑے گا کسی کو بھی منہ اٹھا کے اندر آنے دیتے ہیں نان سینس نہ ہو
تو اگر آج سالہا پریم سے مل لیتا تو پتہ نہیں کیا ہوتا ویسے ہی بیوی صاحبہ دماغ بہت کم یوز
کرتی ہے "میر بڑبڑاتے ہوئے فریش ہونے کی غرض سے بیڈروم کی جانب بڑھا

تعلق ہو تو روح کا ہو
دل تو اکثر بھر جاتے ہیں

میر فریش ہونے کے بعد پریم کو دیکھنے کیلئے بیڈ روم سے باہر نکلا کیونکہ ملازمہ نے اس کو آتے ہی بتا دیا تھا کہ بی بی صاحبہ نیچے والے روم میں آرام کر رہی ہیں اور فی الحال کچھ کھایا بھی نہیں ہے میر کو نہ کھانے پر غصہ تو بہت آیا مگر ضبط کر گیا جانتا تھا پریم نے پچھلے دو تین دن سے کچھ نہیں کھایا اس لیے ملازمہ کو کچھ اچھا سا بنانے کا بول کر پری والے روم میں داخل ہوا

پریم کو سکون سے آرام کرتے دیکھ دل خوش ہو گیا مگر کھانا کھلانا بھی لازمی تھا اس لیے بیڈ کے نزدیک آکر کھڑا ہوا اور پھر آہستہ سے اس کے بالکل قریب بیٹھ گیا پری کے

چہرے پر آئی دو تین آوارہ لٹوں کو پھونک مار کر پیچھے کیا پری پھونک سے تھوڑا کسمائی مگر
پھر میر کی طرف کروٹ لے کے سو گئی

میری چڑیا سوتے ہوئے اور زیادہ معصوم لگ رہی ہے نہیں مطلب میری چڑیا تو ہے ہی
معصوم بس ٹھیک سے روتی نہیں ہے "میر کو پری کا دوپٹے کے ساتھ ناک صاف کرنا
یاد آیا تو چھی کر کے اپنی سوچوں کو کنٹرول کیا اور پری کو بازو سے ہلا کر جگانے لگا

پری جو روتے روتے سو گئی تھی اور خواب میں بھوت اور چڑیلوں کو دیکھ رہی تھی میر کے
بازو ہلانے پر ڈر کے مارے بھوت بھوت چیختی اٹھی میر پری کے اس طرح چلانے پر ڈر
کے مارے چار پانچ فٹ دور جا کے کھڑا ہو گیا

کہاں ہے بھوت "میر پری کی حرکت پر غصے سے غرایا

ابھی مم..... میرے بب..... بازو کک..... کو ہلا رہا تہا..... تھا "پری ابھی
بھی صدمے سے اپنے بازو کو دیکھ رہی تھی میر کو نوٹس ہی نہیں کیا

واااااٹ تمہارا مطلب میں بھوت ہوں "میر نے آنکھیں دکھائی مگر ادھر دیکھ کون رہا تھا

ن..... نہیں آپ بب..... بھوت نہیں ہیں بب..... بلکہ وہ بب..... بھوت
ہے جج..... جو مم..... میرا بازو ہلا رہا تہا..... تھا "پری نے ڈر کے ہاتھ جھٹکا

یہ ادھر رہا بھوت ایکچولی یہ خادم خاص آپکا بازو ہلا کر جگانے کی کوشش کر رہا تھا "میر
نے دانت پیس کر اپنی طرف اشارہ کیا

سس..... سوری "پری نے شرمندہ ہو کر میر کو چھوڑا اور میر کو پری کا یوں پیچھے ہونا بالکل اچھا نہیں لگا

مجھے لگتا ہے جب تم میرے قریب ہوتی ہونا تو مجھے بالکل غصہ نہیں آتا "میر نے پری کو کھینچ کر پھر سے اپنے نزدیک کیا

آہ جج..... جب مم..... میں بابا کے قریب..... قریب جاتی تھی ان کو بھی غغ..... غغہ نن..... نہیں آتا تھا ورنہ تت..... تو. غغ..... غغے مم..... میں رہتے تھے "پری ایک دم سے افسردہ ہوئی

اپنے بابا سے کمپیئر کرنے پر میر کو ایک دم کھانسی کا دورہ پڑا

سک.....کیا ہوا "پری بیچاری پریشان ہوئی

کچھ نہیں ہوا تم فریش ہو کے آؤ پھر کچھ کھا لیتے ہیں اس کے بعد داد تمہیں ہاسٹل چھوڑ آئے گا "میر نے ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا

پری پریشان ہوتی میرے بیڈروم کی طرف بڑھی اور میرا اس کو اپنے بیڈروم کی طرف جاتے دیکھ کر مسکرایا

اب کبھی میرے بیڈروم کے علاوہ کہیں اور جا کے دکھاؤ بھوت بن کے ڈڑاؤں گا اتنا بڑا
گھر بھی نہیں ہونا چاہیے کہ بندہ اپنی محبوبہ کو دیکھنے کیلئے ترسے "میر سر کجھاتے ہوئے
بربرایا

تخم نہیں

مہندی لگا کے رکھنا
 ڈولی سجا کے رکھنا
 لینے تجھے اوگوری
 آئیں گے تیرے سبنا

زوار اچھی خاصی تیاری کر کے گنگناتا ہوا اپنے روم سے باہر نکلا آج اس کا ارادہ ہانا سے ملنے کا تھا کل ہانا سے بات کرنے کے بعد وہ ویسے ہی ہواؤں میں اڑ رہا تھا

میرا بیٹا اتنا زیادہ تیار شیار ہو کے کدھر جا رہا ہے "لاؤنج سے گزرتے ہوئے زوار کو جب ماما نے اتنا تیار ہو کے دیکھا تو مسکراتے ہوئے پوچھا

وہ ماما آج امپورٹنٹ میٹنگ ہے اس لیے تیار ہونے کیلئے پھر سے گھر آگیا تھا بس اب آفس کیلئے نکل رہا ہوں "زوار تو ماما کو دیکھ کے گڑبڑایا کیونکہ بوا کی آخری اطلاعات کے مطابق تو ماما گھر پر ہی نہیں تھی پر اس طرح اچانک سامنے آنے زوار بیچارا گھبرا گیا

ابھی تک میٹنگ کامیاب نہیں ہوئی کیا "ماما نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا

نہیں بس انشا اللہ آج کامیاب ہو جائے گی "زوار نے ماما کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا

ویسے اس میٹنگ کیلئے کتنے مہینوں سے محنت کر رہے

تمھے "سنجیدگی سے پوچھا گیا

مما مت پوچھیں کتنی مشکل سے مانی ہے "زوار کے منہ سے ایک دم پھسلا مگر ماما کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اپنی غلطی کا اندازہ بخوبی ہو گیا اس لیے جھٹ سے ماں کو گلے لگایا

مما دعا کریں وہ میری ہو جائے "زوار نے لاڈ سے ماں کے کندھے پر سر رکھا

اگر میرا ہونہار بیٹا اتنے مہینوں سے محنت کر رہا ہے تو وہ خاص میٹنگ ہوگی اور میری تو ساری دعائیں ہی میرے بیٹے کیلئے ہیں "مما شرارت سے مسکرائی

تھینک یو ماما اینڈ لو یو ماما پھر رات کو ڈنر پر ملتے ہیں "زوار ماما کی شرارت سمجھتے ہوئے
 باہر کی طرف بھاگا

آہ مائیں بھی کتنی چالاک ہوتی ہیں چہروں سے ہی پہچان لیتی ہیں "گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بڑبڑایا اور زن سے گاڑی کو ہانا کے کالج کی طرف موڑا

جانتا تھا اگر تھوڑی سی دیر ہوگئی تو چڑیل میرا مطلب ہانا ہاسٹل میں گھس جائے گی اور پھر ناک رگڑنے پر بھی ہاسٹل سے باہر نہیں نکلے گی زوار اس لیے چھٹی سے پہلے پہلے کالج پہنچنا چاہتا تھا

اور زوار کی قسمت اچھی تھی جو آج ہانا صاحبہ پورے لیکچر لے کے ہی کالج سے باہر نکلی ورنہ بہت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ ہانا پورے لیکچر لے آج بھی ہانا کا اکیلا ہاسٹل جا کے سرٹنے کوئی ارادہ نہیں تھا اس لیے کالج میں ہی رہی پری کی غیر موجودگی کی وجہ سے اچھی خاصی چڑچڑی ہوئی پڑی تھی

اوہ ہو آج ہوا کیوں نہیں چل رہی اور میرے بال کیوں نہیں اڑ رہے یار فلموں میں تو ہیروئین سے ملنے پر سہانی مستانی ہوائیں چلنے لگتی ہیں اور ہیرو کے بال اڑنے لگتے ہیں او مائی گاڈ میں تو جیل لگا کے آیا ہوں تو کیسے اڑ سکتے ہیں چلو بغیر مستانی ہوا کے ہی اپنی ہیروئن سے ملتے ہیں "زوار بڑبڑاتا ہوا ہانی کے پاس پہنچا

السلام و علیکم میڈم وہ سر نے آپکو یاد کیا ہے "زوار نے قریب جاتے ہی سر جھکا لیا اور ادنیٰ سا غلام بننے کی ایکٹنگ کی

ہانا آج بھی رمشا کے ساتھ ہی کالج سے باہر آئی تھی ہانا تو زوار کو دیکھ کے حیران ہوئی ہی تھی مگر رمشانے باقاعدہ انگلیاں دانتوں میں دبالی ہانا نے رمشا کی طرف دیکھا اور زوار کو گھورنے پر عیش عیش کراٹھی

اوکے رمشا میں بھائیو کے پاس جارہی ہوں تم سے شام کو ملتی ہوں "ہانی نے رمشا کے سامنے ہاتھ ہلایا

یہ یہ تمہارے بھائی کے آفس میں کام کرتا ہے کیا "رمشا ہانی کے کان میں مسمنائی

ہاں جی وہیں کام کرتا ہے "ہانی نے رمشا کو جواب دے کر زوار کو گھورا جو اب رمشا کو دیکھ رہا تھا

پھر تم آتے ہوئے اس کا فون نمبر لے لینا "رمشا نے شرماتے ہوئے ہانا کے کان میں کہا

اوکے لے کے آؤں گی فی الحال تو تم ہاسٹل جاؤ "ہانا نے دانت پیسے

او کے اللہ حافظ "زوار کو خاص طور پر دیکھ کے کہا گیا زوار بیچارا ہانی کی گھوڑیوں سے ہی ڈرا ہوا تھا رمشا کے خدا حافظ کا جواب خام دیتا اس لیے جواب صرف ہانا کی طرف سے ہی دیا گیا

رمشا کے جاتے ہی ہانا تیکھے چتونوں کے ساتھ زوار کی طرف مڑی اور زوار بیچارا گر پڑا گیا

وہ میں کہہ رہا تھا کہ موسم آج بہت اچھا ہے "زوار نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بات کی اور اللہ معاف کرے ایسی بات کہہ کے اپنی ہی بینڈ بجوائی

ہاں مجھے بھی لگ رہا ہے کہ شاید برسات ہو "ہانی نے چمکتے سورج کو دیکھ کر بھگو کے تنز مارا

بادل تو کہیں نظر نہیں آرہے مجھے "زوار حیران ہوا

اور اچھے موسم کے آثار مجھے بھی نظر نہیں آرہے "ہانا نے زوار کو گھوری سے نوازا

چلیں پھر "زوار سے بات نہ بن سکی تو چلنے کا ہی کہہ دیا

کہہ رہے تھے ولیمے میں جانا ہے کیا "ہانا نے پری کی غیر موجودگی کا غصہ بیچارے زوار پر نکالا

ولیمہ بھی بہت جلد ہو جائے گا اور تمہاری موجودگی بھی لازمی ہوگی "زوار ہانی کی بات سن کے تھوڑا ریلیکس

ہوا

تم تم میرے ہاتھوں سے مرو گے بندر میں بناتی ہوں تمہاری جوڑی اس کے ساتھ اب
بھاگ کدھر رہے ہو کمینے انسان مجھے پہلے ہی پتہ تھا ہر لڑکی پر لائن مارتے ہو تم اب
مجھ سے بات مت کرنا "ہانی لوگوں کی پرواہ کیے بغیر شوز اتار کے زوار کے پیچھے بھاگی اور
زوار اس کا پاگل پن دیکھ کے مسکراتا ہوا گاڑی کے پاس پہنچا

ہا ہا ہا یار قسم لے لو جو تمہارے علاوہ کسی اور لڑکی پر لائن ماری ہو تم پہلی ہو اب آخری کا
نہیں پتہ کہ وہ کون ہو

گی "زوار ابھی بھی مسکرا رہا تھا ہانی نے جیسے ہی زوار کی بات سنی وہ گاڑی کے پاس
ہی بیٹھ کے رونا شروع ہو گئی اور زوار ہانا کو روتے دیکھ کر بوکھلا گیا اور جلدی سے ہانا والی
سائیڈ پہ آ کے اس کو اٹھایا اور فرنٹ سیٹ پہ بٹھانے کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پہ آ
کے بیٹھا

کیا ہو گیا ہے یار "زوار نے ہاتھ بڑھا کر آنسو صاف کرنے چاہے جسے بری طرح جھٹکا گیا

تم مجھ سے بات مت کرو تم ناچیڑ ہو تم لائڑ ہو "ہچکیوں میں کہا گیا

یار میں تو بس مزاق کر رہا تھا آٹم ریلی سوری یار "زوار شرمندہ ہوا

" اور میں مزاق میں بھی اپنی چیز کسی کو شئیر نہیں کرنے دیتی اور پھر آپ تو آپ ہیں
سوں سوں کرتے ہوئے عام سے لہجے میں بہت خاص بات بتائی گئی

زوار تو یہ سنتے ہی آسمان میں اڑنے لگا اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ عام سے لہجے
میں کی جانے والی بات اتنی خاص بھی ہو سکتی ہے

میں کیا ہوں "کچھ خاص سننے کیلئے اکسایا گیا

تم بندر ہو لومڑ ہو "ناک چڑھا کے بتایا گیا

اور اپنا پتہ ہے کیا ہو "زوار نے ہانا کے ناک کو کھینچنے کی خواہش دل میں دباتے ہوئے
بولا

ہاں جی میں بیو ٹیفل حسینہ ہو "کھکھلا کے بتایا گیا

تم نا ایک چڑیل ہو جس نے بندر کے دل پر قبضہ کر لیا اور اب دن رات اس کا خون
پیتی رہتی ہو "زوار نے بھی ہنستے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی

اور ہانا زوار کی بات سن کے پھر سے شروع ہو گئی تھی مگر یہی تو زندگی ہے نا تھوڑی کھٹی
.... تھوڑی میٹھی تھوڑی خوش نا تھوڑی سی بد مزہ

تاجاں ہمیں جو بھی وفادار ملا
افسوس حد سے بڑھ کر اداکار ملا

ایک مہینے بعد

پریام اور ہانا ہاسٹل چھوڑ کے میر کے گھر وائٹ ولا آچکی تھیں کیونکہ میر اب پریام کو لے
کے کوئی رزک نہیں لینا چاہتا تھا اسی لیے پریام کے ہاسٹل جانے کے بعد میر نے ہانا کو
اپنے گھر شفٹ ہونے کو کہا تو اس نے پری کے بغیر آنے سے منع کر دیا جس کی وجہ
سے میر نے مصنوعی غصے
سے اپنی دوست بھی ساتھ لانے کو کہا اور ہانی بغیر

ہی ہاں کرنے کو کہا تھا جس کی وجہ سے وہ بھی بغیر
چوہ چراں کیے وائٹ والا آنے کیلئے تیار ہو گئی تھی

ہانا کی میر کے گھر میں رہنے والی بات فی الحال تمامہ کے علاوہ حویلی میں کسی کو نہیں بتائی گئی کیونکہ بابا جان کے غصے کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس بات کو لے کہ غصہ

اوہو تم پہلے والیوم تو کم کرو راز کی بات بتانے والی

ہوں "ہانی نے والیوم کی طرف توجہ دلائی تو پری نے جلدی سے والیوم کم کیا اور ہانا کے قریب کھسکی

ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے "بڑی آنکھوں کو مزید پھلا کے پوچھا گیا

تمہیں بھایا کیسے لگتے ہیں "ہانی نے آنکھیں پٹپٹائی

بھایا لگتے اور کیا لگتے "پری نے معصومیت سے جواب دیا

نہیں میرا مطلب چلو پہلے یہ بتاؤ کبھی ناول پڑھے ہیں "ہانی نے غصے کو ضبط کر کے پوچھا

نہیں پڑھے کبھی بھی "پری نے نہ میں سر ہلایا

چلو تمہیں میں بتاتی ہوں کہ بھایا کیسے لگتے اب تم نہ میرے بھایا جب آئیں تو ان کو غور سے دیکھنا وہ ناناں کے ہیرو جو ہوتے ہیں ان سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں میرا مطلب ان کی نشیلی آنکھیں (اور پریم کو وہ نشیلی تو نہیں مگر غصے سے ہر وقت بھری ہوئی نظر آتی ہیں (ان کا مغرور ناک) جس پر ہر وقت غصہ ہی رہتا ہے (ان کے پیارے پیارے ہونٹ) ہاں جن سے آگ نکلتی رہتی ہے (ان کے خوبصورت ہاتھ)..... اور کسرتی جسم

وہ نا "..... پریم نے بولنے کی ناکام کوشش کی مگر ہانی کے سامنے کوئی بول پایا ہے جو آج وہ بول پاتی

تم پہلے میری بات تو سن لو مجھے نا زیادہ تعریف کرنی نہیں آرہی تو باقی کی تعریف تم ناول پڑھ کے خود ہی سوچ لینا ارے ہاں جب وہ چلتے ہیں تو دھمک کی آواز آتی (اور بندہ اس دھمک کے خوف سے ہی مر جائے (ہوائیں چلتی

ہیں پری یار اس سے زیادہ میں نہیں بول پاؤں گی پتہ نہیں رائٹز کیسے اپنے ناول کے ہیرو کی تعریف کر لیتی

ہیں تم بس یہی سمجھ لو کہ میرے بھایا یونانی دیوتا ہیں (اور پریم کو یونانی دیوتا کا خاک پتہ ہوگا " (ہانی نے سوچ سوچ کر اپنے بھائیو کیلئے الفاظ ڈھونڈے

اب میں کیا کروں "پری کے منہ سے نکلنے والے الفاظ ہانی کو غصہ دلانے کیلئے کافی تھے

تم تم اٹھ کے بھنگڑا پاؤ اور کچھ نہ کرو "ہانی نے غصے سے پری کو گھورا

مگر مم.... مجھے بھنگڑا نہیں آتا "پری نے معصومیت سے بولتے ہوئے حد ہی کر دی

پری پری میں تمہارا کیا کروں کس طرح سے سمجھاؤں "ہانی کی اپنے بال کھینچنے کی کسر باقی رہ گئی تھی

ک..... کیا ہو گیا ہے غصہ کیوں کر رہی ہو "پری پیچھے کھسکتے ہوئے بولی

میں پاگل ہو گئی ہوں اور مجھے پاگل تم کر رہی ہو "ہانی نے غصے سے سنیکس پیٹکے

میں نے کیا کیا ہے "پری ہانی کے غصے سے روہانسی ہوئی

تم نے کچھ کیا نہیں ہے لیکن اب تمہیں کچھ کرنا پڑے

گا "ہانی سریس ہو کے بولی

کیا کرنا پڑے گا "پریام تو سنے بغیر ہی ڈر گئی

میری پیاری دوست تمہیں بھائیو کو پٹانا ہے اور اس طرح کا پٹانا ہے کہ بھایا تمہارے قدموں میں آگریں "ہانی نے اپنی طرف سے دھماکہ ہی کیا مگر سامنے بھی پریم تھی

مگر پٹانے کے بعد کیا کریں گے "اپنی طرف سے بہت اچھا سوال کیا گیا اور ہانی کا دل کیا کہ وہ کہیں چٹو بھر پانی میں ڈوب کے مر جائے مطلب اتنی کھلی ہوئی بات ہی نہیں سمجھ آئی

پٹانے کے بعد ہم کرکٹ کھیلیں گے نا بھائیو کے ساتھ "ہانی نے غصے سے پچکارا

مگر مجھے کمرکٹ اچھی نہیں لگتی "ناک چڑھا کے بتایا گیا

کرکٹ نہیں تو کچھ اور کھیلیں گے مگر کھیل تو ضرور کھیلیں گے اور اس کیلئے تم ریڈی ہو جاؤ "ہانی نے وارن کیا

اوکے میں ریڈی ہوں "شرٹ کے بازو چڑھالے

سو آج کیلئے تمہارا کام یہ ہے کہ بھائیو کے آتے ہی تم مسکراتے ہوئے ان کو پانی پلاؤ گی اور بولڈ انداز میں

".....پورے دن کا حال پوچھو گی

مگر یہ تو ".....پری ہانی کی بات سن کے گجھرائی

یہ یہ رہا "پریشان ہو کے سیل فون ہانی کو پکڑایا

اچھا مجھے دو اس میں ، میں نازینہ ، مہوش ، ارتج ، میرب ، حوریہ اور باقی اچھی رائٹرز کے ناول ڈاؤنلوڈ کر دوں گی اور پھر تم نے وہ سارے ناولز پڑھنے ہیں کیا پتہ پھر عقل آجائے ویسے امید تو نہیں ہے اوکے اب میں روم میں جا رہی ہوں اور خبردار جو تم بھائیو کے آنے سے پہلے اس جگہ سے ہلی بھی تو میں نے تم سے بولنا بند کر دینا ہے اوکے بائے "ہانی وارننگ دیتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھی

مگر میں یہ سب کیوں کروں وہ پہلے ہی غصے میں رہتے ہیں اس طرح تو اور غصہ ہوں
گے اگر نہیں کیا تو ہانی روم میں نہیں گھسنے دے گی پلینز اللہ تعالیٰ مدد کریں نا "پری نے
آسمان کی طرف دیکھ کے ہاتھ اٹھائے

اماں جان اس وقت اپنے روم میں تھیں اور پروین کو ثمامہ کو بلانے بھیجا تھا آج پھر بابا نے میر کی شادی والی بات بتائی تو اس بات کیلئے ثمامہ کو اپنے پاس بلایا تاکہ پھر سے کنفرم کر سکے

میر کو آج میٹنگ کی وجہ سے گھر پہنچنے میں دیر ہو گئی تھی ورنہ تو وہ عام روٹین میں پانچ بجے گھر پہنچ جاتا تھا مگر آج چھ سے بھی اوپر کا ٹائم ہو چکا تھا مگر انداز خوشگوار تھا وجہ پریم کا اپنے گھر میں ہونا ہے اس لیے مسکراتے ہوئے گاڑی سے اترا اور داد کو جانے کا اشارہ کیا اور

خود اندر کی جانب بڑھا

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی نظر صوفے پر بیٹھی پریم پر گئی تو آنکھوں میں ایک دم سے دیپ جلے ادھر ادھر ہانی کو دیکھا کہ پٹاخہ کہاں ہے پٹاخہ نظر نہیں آئی تو قدم خود بخود پریم کی طرف بڑھے پاس جاتے ہی کھنکار کر پریم کو اپنی جانب متوجہ کیا

پریام جو کارٹون دیکھنے میں محو تھی آواز پر سر اٹھا کے دیکھا تو میر کو کھڑا ہوا پایا اس لیے
ہڑبڑا کے کھڑی ہوئی
اور گجھرا کے سلام کیا

السلام و علیکم "دماغ میں ہانی کی باتیں گردش کرنے
لگیں

"و علیکم السلام گریا کہاں ہے نظر نہیں آرہی مجھے
احتیاطاً پوچھ لیا

وہ..... وہ روم میں اسائنٹ ب ب..... بنا رہی ہے "میر کے سامنے پری ابھی بھی اٹک
جاتی ہے

تم نے بنالی ہے کیا "گفتگو تو کرنی تھی

ہاں ناں آپ نن نے ادھر سے بلنا نہیں ہے "گھبراہٹ میں جلدی جلدی ہاں
ناں کہتی یہ جا وہ جا اور پیچھے میرے ارے ہی کرتا رہ گیا

یہ پانی پی لیں "میر کو ابھی صوفے پہ بیٹھے ایک منٹ بھی نہیں ہوا تھا جب شرماتی
ہوئی آواز میں پانی کا گلاس سامنے کیا گیا

میر تو بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گیا جو لڑکی آپکے سامنے نہ آنا چاہے وہ ایک دم سے اپکی
خدمت کرنے لگے تو حیران ہونا

بنتا ہے اور میر بھی اسی فیز سے گزر رہا تھا مطلب کچھ تو گرہڑ کی نشانی ہے

مجھے پانی کی اشد ضرورت ہو رہی تھی "مصنوعی سنجیدگی سے کہا

کک..... کام کے دوران تہ..... تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہو گا "پری بیچاری حقیقتاً
پریشان ہوئی

اور کیا ہم جیسے غریبوں سے بھی کوئی پوچھتا ہے "میر نے پیام کی پریشانی پر مسکراہٹ
دبائی

م..... میں پھر پورا جگ لے آتی ہوں "پریشانی میں بغیر کچھ سوچے کچن کی طرف بھاگی
مطلب اپنے چھوٹے سے دماغ کو استعمال تو کرنا ہی نہیں ہے اتنا بڑا بزنس مین اور اس
کے اپنے ہی آفس میں کوئی اس سے پانی کا نہیں پوچھتا ویسے حد ہو گئی ہے

واٹ میں آج صرف پانی پہ ہی گزارہ کروں گا کیا اللہ تعالیٰ ایسی بیوی کسی دشمن کو بھی نہ
دے میر تم اپنی زندگی کا نقشہ کھینچ لو کہ کیسی ہونی ہے "میر نے افسوس سے سر جھٹکا

یہ یہ لیں پورا پانی پی لیں "جگ کو سامنے پیش کیا گیا
اور میر اپنی بیوی پر سوائے افسوس کے کچھ نہیں کر سکتا تھا

پریام شرماتے ہوئے میر کے سامنے صوفے پر بیٹھی اور بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی
مجبوری میں ہانی کی باتیں ماننی پڑی
اور میر پریشان ہو کے اس کی حرکتیں ملاحظہ کر رہا تھا

کیا ہوا سر میں جوئیں پڑ گئی ہیں جو بار بار بالوں میں ہاتھ چلا رہی ہو "میر سے جب
برداشت نہ ہوا تو آخر تھوکر کے پوچھ ہی لیا اگر پریام کو رومانس کا نہیں پتہ تھا تو میر بھی
اس فیلڈ میں زیرو ہی تھا

نن نہیں تو یہ تو ہانا نن نے ایسا کرنے کو بولا ہے "پریام نے معصومیت سے جواب دیا

کیا مطلب کیا کرنے کو بولا ہے "میر کو شک لگا تھا ہانا ویسے ہی پٹاخہ تھی اب پتہ نہیں پریام سے کونسے کارنامے کروانے چاہتی تھی

آپ کک ...-.. کو نا پٹانے کا بولا ہے "دوپٹے کو سر پر جماتے ہوئے کہا گیا اور میر کو پانی پیتے اچھو لگا

واٹ مجھے پٹانے کو بولا ہے (حد ہے اب پٹے پٹائے شوہر کو بیوی پھر سے پٹائے گی " (مطلب اب میری معصوم بیوی مجھے اپنی ٹرس سے پٹائے گی , انٹرسنگ ہے ویسے منہ صاف کر کے پوچھا

تمہارے بھایا نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا ہے "زوار نے کال پہ بات کرتے ہوئے
ہانی سے کہا

میرے بھایا تمہارے دوست ہیں "ہانی نے ناک چڑھا کے جتایا

اچھا میرے دوست نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا "زوار نے چڑتے ہوئے کہا

کیا اچھا نہیں کیا میرے بھایا نے اب زوار آفندی کے ساتھ "ہانی مسکائی

یار پہلے چلو کبھی کبھار مل تو لیتا تھا اب تمہیں اپنے محل میں لے گیا ہے وہاں تو ملاقات
"ہی نہیں ہو سکتی

ہانا حیدر ".....پیار سے پکارا گیا

کیا ہے اب "مگر ادھر پھاڑ کھانے والا انداز تھا

یار جسے تم لوفروں والی حرکتیں کہتی ہو وہ میرا پیار کرنے کا انداز ہے "لجے میں شیرینی
گھول کے بتایا گیا

زوار آفندی ".....مصنوعی پیار سے بلایا گیا

جی زوار کی جان "مگر سامنے والے کو محبوب کا مصنوعی انداز بھی پسند تھا اس لیے تو
جان کہہ کر پکارا گیا اور ہانی کے گال لال گلابی ہو چکے تھے مگر تھوڑی دیر کیلئے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 439
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

کمرے میں چارے نفوس خاموش بیٹھے تھے مگر اماں جان کی غصیلی نظریں اپنے شوہر پر
تھیں اور باقی دو (چچا چچی) بھی خاموش نظروں سے شہباز حیدر کو دیکھ رہے
تھے

کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو ایسی کوئی انہونی بات تو نہیں کی ہے میں نے جو مجھے گھور گھور کر دیکھ رہے ہو

شہباز سے جب مزید صبر نہ ہوا تو پوچھ ہی لیا

آئے ہائے میر کے ابادل چیر نے والی بات بھی کر دی ہے اور پھر کہتے ہو کہ انہونی بات بھی نہیں کی "ناک چڑھا کے غصیلی نظروں سے اماں نے کہا

میں نے تو بس یہی کہا ہے کہ آیا (پھپھو) نے بولا ہے کہ
اب وہ اپنے بیٹے کی شادی کرنا چاہتی ہیں تو ہم لوگ تیار
ہو جائیں اس لیے میں نے سوچا کہ رو بیسہ
(چچا کی بیٹی)

کے ساتھ ساتھ تمام

(شمارہ کی منگنی پچھا کے بیٹے بازل سے ہو چکی تھی)

کے فرض سے بھی سبکدوش ہو جائیں اور اب آپ کی مرضی جاننا چاہتا ہوں "میر شہباز نے ہنکارا بھر کے کہا

ارے جب تک میرا پت اس حویلی میں واپس نہیں آجاتا
تب تک اس حویلی میں شادی نہیں ہو سکتی میری بات
سائیں آپ بھی سن لیں "اماں سائیں نے بھی غصے سے کہا

بھا بھی اماں ٹھیک کہہ رہی ہیں اب تو بھیا جی آپ بلا لیں
میرے بیٹے کو کتنے سال ہو گئے ہیں اس حویلی سے در بدر
ہوئے 'پچا نواز نے بھی خاموشی توڑی

میں بھی یہی کہنا چاہتی ہوں کہ اب بھائی صاحب آپ اپنی
نارا ضکی ختم کر دیں 'پچھی نے بھی خاموش نظروں سے
شہباز حیدر کو دیکھا

وہ خود ناہنجار دفع ہوا تھا اور اب خود آ بھی جائیں میں نے تو نہیں روکا ہوا اس کو "شہباز
صاحب جھنجلائے

سائیں وہ آپ کا ہی بیٹا ہے اور ضد میں آپ سے بھی دو

چار قدم آگے ہے وہ بن بلائے کبھی نہیں آئے گا "اماں نے سمجھانے کی کوشش کی

میں خود جا کر اس کو لے کے آنے کی کوشش کرتا ہوں "پچھانے کہا

نواز کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے پاس جانے کی ہم اس کے بڑے وہ نہیں اگر آنا
ہوا تو آجائے گا مگر یہاں سے اس کے پاس کوئی نہیں جائے گا "شہباز کی بات سن کے
اماں جان تو ہچکیوں سے رو پڑی اور پچی جان نے جلدی سے گلے
لگایا

مگر بھائی صاحب "پچھانے بولنے کی کوشش کی

کوئی اگر مگر نہیں یہ میرا آخری فیصلہ جس کو اعتراض ہے تو وہ اس ناہنجار کے پاس چلا
جائے "شہباز صاحب یہ کہتے ہوئے روم سے ہی نکل گئے

تم اناڑی ہو مگر

مجھے حد سے زیادہ پیاری ہو

کیا ہوا میرے پیچھے پیچھے کیوں آرہی ہو کوئی بات کرنی ہے کیا تم نے "پریام کو اپنے پیچھے
روم میں آتے دیکھ کر
میر کھٹکا

نن نہیں بات نہیں سک کرنی وہ کچھ اور کرنا ہے "اب پریام میر کو کیسے بتاتی
کہ آج ہانا نے اسے کالج میں ہی کہہ دیا تھا کہ تم نے بھائیو کا کوٹ اتارنا ہے اور پریام صدا
کی ڈرپوک اس کی باتوں میں آگئی اس لیے وہ میر کے آتے ہی اس کے پیچھے پیچھے چلنے
لگی

جو بھی کرنا ہے یہی کر لو تم "میر دو سیڑھیاں اتر کے پری کے پاس آیا

یہاں .. نن نہیں بب بیڈروم میں کرنا ہے "پریام نے انگلیاں چٹختے ہوئے کہا

میر نے اگر سیڑھیوں کی ریلنگ نہ تھامی ہوتی تو ضرور پرپام کے قدموں میں گرا ہوتا

اوہ بیڈروم میں کرنا ہے "سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

اور پیام نے میر کو دیکھے بغیر زور و شور سے سہرا ہلایا

او کے چلو آؤ میرے بیڈروم میں "میر نے بیڈروم پر زور دے کر کہا اور پریم کا ہاتھ پکڑ کر سیرھیاں چڑھنے لگا

بیڈروم میں داخل ہونے کے بعد میر نے بریف کیس ٹیبل پر رکھا اور خود پریم کے سامنے آ کے کھڑا ہوا

چلو جلدی کرو جو بھی کرنا ہے "میر نے سنجیدہ ہو کر پری کے گجھرائے چہرے کو دیکھا

وہ مم میں "پری نے کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ کچھ کہنے کی کوشش کی مگر اگلے الفاظ کہیں حلق میں ہی رہ گئے کیونکہ میر پریم کے سرخ کپکپاتے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے دبوچ چکا تھا اور اتنے زور سے دبوچا کہ پریم کو لگا کہ اب وہ سانس نہیں لے سکے گی اس لیے زور سے میر کے سینے پر تمپڑ مارے مگر میر کو پریم کے نازک ہاتھوں سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا اس لیے لبوں کی گرفت میں کوئی فرق نہیں آیا مگر جب احساس ہوا کہ اس کی نازک بیوی اس سے زیادہ نہیں جھیل پائے گی تو ایک دم سے پیچھے ہٹا

تمہارے ہونٹوں کا ذائقہ دنیا کے سارے ذائقوں سے اچھا ہے اس لیے آئندہ اٹک اٹک کر
نہیں بولنا ورنہ میرے سالار حیدر تو اس ذائقے کو چھوڑنے والا نہیں ہے اس لیے اگر تم
چاہتی ہو کہ میرے اس ذائقے سے دور رہے تو میری جان میرے سامنے اٹک اٹک کر بولنا بند
کردو نہیں تو مشکل میں میری جان تم نے ہی آنا ہے "میر نے بند آنکھوں کے ساتھ
کیکپاتی پریم سے نظریں چرائی

گگ.....گندے "پریام نے جلدی سے بولتے ہی اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیے کیونکہ میر
پھر سے اس کی طرف بڑھنے لگا تھا مگر اس کے نازک ہاتھوں کو دیکھ کر اپنے قہقہے کو نہیں
روک سکا اور زور سے ہنس پڑا

میری جان اگر میر کچھ کرنے پہ آئے تو تمہاری یہ نازک حد بندیاں میر سالار حیدر جیسے
"بندے کو نہیں روک سکتی اس لیے اپنے کام کی طرف آؤ اور بتاؤ کہ کیا کرنے آئی تھی
میر نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کوٹ اتار کے پریم پر پھینکا

پریم ے غصے سے میر کی طرف دیکھا اور کوٹ کو صوفے پر پٹک کے کھڑی ہوئی مگر
ہونٹوں سے ہاتھ ہٹانے کی غلطی نہیں کی

میر اس کی حرکات و سکنات غور سے دیکھ رہا تھا مگر سمجھنے سے قاصر تھا اس لیے پریم
کے بالکل نزدیک گیا

میری بھولی بیوی بتائے گی کہ وہ میرے بیڈروم میں کیا کرنے آئی ہے "میر نے پریم کو
اس کے شانوں سے پکڑا

مگر پریم جلدی سے میر کے بازو کے نیچے سے نکل کر دروازے پر پہنچی اور غصے سے میر کی طرف دیکھا

آپ گگ..... گندے ہیں مم... میں کوٹ اتارنے آئی تھی اب مم..... میں آپ سے نن..... نہیں بولوں گی "پریم ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ کے کہتی ڈر کے مارے جلدی سے وہاں سے بھاگی مباداً میر پھر نہ اس کو پکڑ لے

بیڈروم میں میر کا قہقہہ گونجا

دھت تیری میں تو بھول ہی گیا تھا میری بیوی آجکل مجھے پٹانے کے چکر میں ہے اور میں نے پتہ نہیں کیا کیا سوچ لیا
تھا "میر نے سر کھجاتے ہوئے خود کو ڈپٹا۔۔

یہ دوستی تیرے دم سے ہے

پریام اور ہانا فری پریڈ میں کالج کی کینٹین میں پیٹ پوجا کر رہی تھی جب ہانا کو اچانک سے کچھ یاد آیا

پری یار تم نے بتایا ہی نہیں کہ کل بھائیؤ نے تمہیں کچھ کہا یا نہیں "ہانا بچوش ہو کے
پری کی طرف کھسکی

پری جو لڑکیوں کو تاڑتے ہوئے رول ٹھونس رہی تھی وہ ہانی کی بات پہ حلق میں ہی پھنس گیا اور کھانسنے لگی

ہانی نے جلدی سے کوک پری کو دی ورنہ لگ تو ایسے رہا
تھا جیسے وہ آج کھانس کھانس کر ہی مر جائے گی

کیا ہو گیا ہے آہستہ سے کھاؤ کوئی چھین تھوڑی رہا ہے تم
سے "ہانی نے ہلکے سے پری کے کندھے پر ہاتھ مارا

وہ..... وہ بے خیالی میں چلا گیا تھا "پری نے نظریں نیچے کی

آہا کہیں تمہارا خیال میرے بھایا کے ارد گرد تو نہیں گھوم رہا ویسے بھی اتنے پیارے اور
ہینڈسم ہیں کہ کوئی بھی لڑکی فدا ہو سکتی ہے "ہانا نے فرضی کالر جھاڑے

استغفر اللہ استغفر اللہ میرا خیال اس کے ارد گرد کیوں گھومے گا ویسے بھی وہ پیارے)
نہیں بلکہ بدتمیز اور

(انتہائی بے شرم ہیں

پریام کل رات کی حرکت کو سوچ کر ایک دم سے لال ہوئی

نن نہیں تو..... میں تو نیکسٹ پریڈ کا سوچ رہی ہوں "پری نے جلدی سے بات بنائی

دھت تیری پری تم کبھی نہیں سدھر سکتی چلو اس کو چھوڑو اور بتاؤ بھایا نے کل کیا کہا تم سے "ہانی بدمزہ ہوئی

وہ ہانی میں ناکل تمہارے بھایا کے پاس گئی ہی نہیں تھی وہ نا مجھے شرم آرہی تھی اس لیے میں باہر گارڈن میں بیٹھی رہی تھی "پری نے نظریں چراتے ہوئے جلدی سے

جھوٹ بولا مباداً کہیں ہانی اس کا جھوٹ نہ پکڑ لے

اگر ایک بار دھیان سے پڑھ لیتے تو دو تین بار پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی "میر
آفس میں داخل ہوتے ہوئے بولا

نیکسٹ ٹائم ایسی غلطی نہیں ہوگی اب کی بار معاف کر دو اپنے دوست کو "زوار نے
مسکین سی شکل بنائی

نیکسٹ ٹائم تمہیں پروجیکٹ میں شامل ہی نہیں کروں گا تو غلطی کا کوئی سوال ہی پیدا
نہیں ہوگا "میر نے کوٹ اتار کر چئیر پر لٹکایا

یار ایسا ظلم تو نہ کرو مجھے پتہ ہے تم ظالم ہو مگر دوست کیلئے تو رحمدل ہو "زوار نے گڑبڑا
کر مسکا لگایا

دل کو اچھی لگی ہے تو دماغ بھی ناکارہ ہوتا جا رہا ہے تمہارا دل اور دماغ دونوں کا علاج کرواؤ "میر نے سر جھٹکا

ہاں خود تو سڑا ہوا ہے اب چاہتا ہے کہ دوسرے بھی رومانس نہ کریں "زوار جل کے
بربرایا مگر خیر ہو میر کے بڑے کانوں کی جتنوں نے زوار کی بربرایاٹ بغیر کسی رکاوٹ کے
میر تک پہنچا دی اور میر نے خونخوار نظروں سے زوار کو گھورا اور زوار بیچارا ڈر کے مارے
ادھر ادھر دیکھنے

لگا

دونوں بہن بھائی گھورتے تو ایسے ہیں جیسے کچا چبا جائیں گے اللہ بچائے مجھے ان خونخوار
(نظروں سے

زوار آفندی میں سڑا ہوا ہوں یا نہ ہوں مگر کام کے وقت کام پر ہی فوکس کرتا ہوں اس
لیے میں وارننگ دے رہا ہوں کہ نیکسٹ ٹائم تم بھی کام کے وقت کام پر دھیان دونا
کہ رومانس پر "میر نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا

اوکے سر جیسا آپ کا حکم "زوار نے کھڑے ہو کہ داد کی نقل کی اور باہر کی طرف بڑھا

کہاں جارہے ہو اب کافی پینے کے بعد دفع ہو جانا "میر نے داد کی نقل کرنے پر
مسکراہٹ دبائی

سائیں جیسا آپ حکم کریں "زوار بھی مسکراتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھا

پتہ نہیں تمہارے جیسے نوٹنکی سے دوستی کیسے کر لی میں نے "میر نے مصنوعی غصے سے کہا ورنہ حقیقت میں تو میر زوار کیلئے جان بھی دے سکتا آخر کو اکلوتا بیسٹ فرینڈ ہے جو میر کی ہر مشکل میں اس کے ساتھ رہا ہے

میر کی بات پر زوار اسے کالج کے دن یاد دلانے لگ گیا کہ کیسے زوار نے بڑی مشکل سے میر کے ساتھ دوستی کی تھی

پری اور ہانا کالج سے لوٹنے کے بعد جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئی سامنے ہی صوفے پر میرا ایل سی ڈی پر کوئی بزنس چینل دیکھنے میں مصروف تھا

ہانا تو بھائی کو دیکھ کر خوش ہو گئی مگر پریم کے قدموں نے چلنے سے انکار کر دیا وہ کل رات سے ہی میرے چھپ رہی تھی صبح اس کے ڈر کی وجہ سے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا مگر اب مصیبت یہ تھی کہ پری کو میرے سامنے سے گزر کے سیڑھیاں چڑھنی تھی دوسرا کوئی راستہ بھی نہیں تھا اوپر جانے کا اب وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہانا اور میرے پاس جانے لگی اس کے علاوہ بیچاری کے پاس چارہ بھی نہیں تھا

تم دونوں جلدی سے فریش ہو کے آؤ پھر ساتھ لے کر تے
ہیں صبح ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا میں نے "ابھی پری گزری بھی نہیں تھی
جب اس نے میری سنجیدہ آواز سنی اور ڈر کے مارے جلدی سے اوپر بھاگی

ابھی وہ یہ سب باتیں سوچ ہی رہا تھا جب ہانا اور پریم سیڑھیاں اترتی نظر آئیں اور پریم کی شکل سے واضح معلوم ہو رہا تھا کہ ہانا پری بیچاری کو بلیک میل کر کے ہی نیچے لا رہی ہے

آجائیں بھایا آج کتنے دنوں کے بعد آپکے ساتھ لچ کریں گے کیوں پری ٹھیک کہہ رہی ہوں
نہیں "ہانی نے میر کو بلانے کے بعد پریم سے تائید چاہی

جج..... جی ٹھیک کہہ رہی ہے ہانی "پریم کو مرقی کیا نہ کرتی کے مصادق بولنا ہی پڑا

او کے چلو بیٹھو اب خوشبو تو بہت اچھی آرہی ہے ذائقہ بھی بہت اچھا ہوگا "میر نے
کرسی پر بیٹھتے ہوئے پریم کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

جی بھایا مجھے بھی خوشبو بہت اچھی لگ رہی ہے "ہانی نے بغیر بات پر دھیان دیے
اپنی بات ضرور کی

او مائی گاڈ ہانی چپ کر جاؤ یہ تمہارے چالاک بھائی جس ڈانٹے کا ذکر کر رہے ہیں میں)
(اچھی طرح جانتی ہوں لیکن تمہیں میں کیسے بتاؤں

خاموشی سے کھانا کھاتے ہوئے اچانک میر نے ہانا کو مخاطب کیا

گڑیا تم کچن سے میرے لیے فریش جوس بنا لاؤ ملازمہ کو بھیج دیا ہے ورنہ وہی بنا لاتی "میر
نے بیچاری سی شکل بنائی

کوئی بات نہیں بھائیو میں ابھی بنا دیتی ہوں "ہانی کہتے ہی جلدی سے کچن کی طرف گئی

میر نے اس کے منہ میں جب نوالہ دیکھا تو کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر اس کے ہونٹوں کو فوکس کر کے اس پہ جھک گیا اور پیام سے نوالہ نہیں نگلا گیا تو وہ خود بخود میر کے منہ میں آگیا جسے وہ ایک ہی پل میں نگل گیا مگر چھوڑا پھر بھی نہیں جب تک کہ میر نے اپنی تھکن نہیں مٹالی

جوسر کے بند ہونے پر میر جلدی سے پیچھے ہٹا اور جلدی سے اپنی جگہ پر بیٹھ کے پری کا لال گلابی چہرہ دیکھنے لگا

ہانی کے آنے سے پہلے پیام وہاں سے بھاگی اور میر آرام سے کھانا کھانے لگا جیسے ابھی کچھ ہوا ہی نہ ہو

پری کدھر چلی گئی اس کیلئے بھی جوس لے آئی تھی میں "ہانی نے پریشانی سے میرے
پوچھا

تمہاری دوست کی بھوک ختم ہو گئی تھی شاید اس لیے وہ چلی گئی ہے یہ جوس اسے دے
دینا بیچاری کی انرجی ختم ہو جاتی ہے "میرے تاثر انداز میں کہتا جوس پینے لگا

ہانی سر ہلاتی کھانا کھانے لگی

کیا ہو گیا ہے آپ آپ پریشان نہ ہوں اللہ پاک بہتر کرنے والا ہے "رات کو ٹمامہ سے
بات کرتے ہوئے ہانا بھی پریشان ہو گئی

گڑیا کیسے پریشان نہ ہوں اماں جان رو رو کے اپنی حالت خراب کر رہی ہیں "ثمامہ کی
افسردہ آواز سسپیکر میں گونجی

آپی میرے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا ہے آپ نا اماں جان سے میری بات کروائیں "ہانی
کچھ سوچ کے پرچوش ہوئی

اوکے میں بات کرواتی ہوں "ثمامہ اماں جان کے روم کی طرف بڑھی

اماں سائیں کی خیریت پوچھنے کے بعد ہانی اصل بات پہ آئی

اماں جان اگر آپ میری بات پر عمل کر لیں تو بیٹا بھی آپکے پاس ہوگا اور آپکا محبوب بھی
آپکے پاس ہوگا "ہانی نے اماں جان کی طبیعت پہ چھائی کسلمندی دور کرنے کیلئے محبوب
کا نام لیا اور اماں جان واقعی میں شرما گئی

چل ہٹ شریر تیرے ابا سائیں کو بتاؤں گی "اماں جان نے شرما کر دوپٹا دانتوں تلے دبایا
(عادت)

چلیں پھر میرا پلین سنیں کسی دن نا آپ سب گھر میں اکٹھے ہوں مطلب ابا جان بھی
گھر پی ہوں اور چچا سائیں اور بازل بھیا بھی "ہانی نے رازدارانہ انداز اپنایا

اس سے کیا ہو گا "اماں جان بدمزہ ہوئی

سنیں تو آپ نا سیڑھیوں سے اتر رہی ہوں گی پیچھے بازل بھائی ہوں گے ان کے ہاتھ میں
لال کلر کا پانی ہو گا سامنے لاؤنج میں چچا سائیں ابا حضور کے سامنے ڈھال بن کے باتیں
کر رہے ہوں گے راستے میں آپی اور میری ڈارلنگ (پچی جان (کھڑی ہوں گی

اترتے اترے نا آپ سیڑھیوں پر بیٹھ جائیں گی بازل بھائی آپ پر جلدی سے لال کلر کا پانی ڈالیں گے اس کے بعد آپ درد بھری چیخ ماریں گی آپ اور ڈارلنگ آپ کے سامنے آ جائیں گی ابا حضور اور چچا سائیں آپ کی طرف بھاگیں گے مگر آپ اپنی ازلی ایکٹنگ میں درد بھری آواز میں بولیں گی کہ میرے شوہر کو کہو مجھے ہاتھ مت لگائیں میرے بیٹے کو بھی مت آنے دینا مجھے ایسے ہی مر جائیں دے بیٹا بھی آپ کی یہ بات سن کے بھاگا آئے گا

اس کے بعد بازل بھیا اور چچا جان آپ کو گاؤں کے ہاسپٹل میں لے جائیں گے مگر دھیان رہے کہ ڈاکٹر کو پہلے سے ہی صورت حال سمجھا دیجیے گا اور وہ لال رنگ بھی جلدی سے صاف کر دیجیے گا کہیں ابا سائیں آپ کے نقلی خون کا انسپیکشن نہ کرنے لگ جائیں

تو کیسا لگا میرا آئیڈیا جلدی سے بتائیں "ہانا پر حوش ہوئی

خیال تو ٹھیک ہے مگر پتہ "اماں جان ہچکچائی

کوئی اگر مگر نہیں اور یہ آڈیا بہت اچھا ہے اور محبوب بھی آپکے قدموں میں ہوگا جان لیں
ہانی مسکائی "

چلو صبح تیری ڈارلنگ سے مشورہ کر کے بتاتی ہوں "اماں جان تو متفق ہو چکی تھیں

اوکے اماں جان اب آپ بے فکر ہو کے سو جائیں ٹینشن نہیں لینی آپ نے ورنہ میں
ناراض ہو جاؤں گی "ہانی نے دھمکی دی

ٹھیک ہے پتہ اللہ سوہنے کی اماں "اماں جان نے کال کٹ کی اور تمامہ کو بات بتانے
لگی

اب تم پوچھتے ہو کہ
تم کون ہوتے ہو
ہم تم سے دل لگا کے
دن رات روتے ہیں

پری کیلئے جوس لے کر ہانی جیسے ہی کمرے میں پہنچی تو وہاں پریم کو روتے دیکھ کر اس
کے ہاتھ پاؤں پھول گئے وہ جوس کو ٹیبل پر رکھتی جلدی سے پری کے قریب گئی

کیا ہوا میری جان رو کیوں رہی ہو "ہانی نے پریشان ہو کر اس کے آنسو صاف کیے

پریم تو ہانی کی ہمدردی پاتے ہی ہچکیوں سے رونے لگی

پری تو اس کی بھائیو والی بات سن کے گجھرا کے اٹھی اور بھاگ کے ہانی کا بازو پکڑا

کیا کر رہی ہو چھوڑو مجھے "ہانی نے اپنا بازو چھڑایا اور حیرانی سے پری کو دیکھا

تم کیا کاکروچ کا بتانے جا رہی ہو وہ تو اس گھر کا مالک
ہے "پری کی زبان پھسلی

پری تم پاگل ہو گئی ہو کاکروچ اس گھر کا مالک کیسے ہو سکتا ہے "ہانی نے باقاعدہ اس کا
سر پکڑ کر ہلایا

وہ.....وہ میرا مطلب ہے کہ میں خود اس کاکروچ کو
ڈٹاؤں گی وہ مجھے نظر آتا ہے نا "پری نے گڑبڑا کر الٹی سیدھی بات کی

ہا ہا ہا تم مجھے اپنے مکوں سے مار دو گی "پری ہنستے ہوئے ہانی کے گلے لگی

تم تو جان ہو میری اور میں اپنی جان کو کیوں ماروں
گی "ہانی نے بھی پری کو زور سے بھینچا تو پری نے زور سے چیخ ماری

ہانی اس کی چیخ سن کے کھلکھلائی

ٹرن ٹرن

ٹرن ٹرن

لیپ ٹاپ پہ کام کرتے ہوئے میرے بچتے ہوئے سیل فون کی جانب متوجہ ہوا

تھوڑی بیزاری ہوئی مگر جلد ہی اپنے تاثرات کو نارمل کیا

اور سیل فون کو اٹھا کر نمبر چیک کیا

نمبر دیکھتے ہی میرا اپنی چٹیر سے ایک دم کھڑا ہوا اور بے یقینی سے سیل فون کی طرف دیکھا
اپنی آنکھوں کو ہاتھ سے مسلا کہ کہیں غلط نمبر تو شو نہیں ہو رہا مگر نمبر ویسے ہی جگمگا رہا
تھا

کیکپاتے ہاتھوں سے اوکے کا بٹن دبایا اور آہستہ سے فون کو کان سے لگایا اور بے یقینی
سے پکارا

بابا سائیں یہ آپ ہیں "میرا بھی بھی سکتے کی سی کیفیت میں تھا

ہم ہی ہیں "بابا سائیں نے ہنکارا بھرا

السلام و علیکم مجھے میرے کال کر کے لانے کو کہا ہے وہ اور داد آؤٹ آف سٹی گئے
ہوئے ہیں "زوار نے پھولے سانس کے ساتھ ان کو روکا

ہانی تو میری آؤٹ آف سٹی والی بات سن کے خوش ہو گئی

مطلب میرے مشورے پر عمل کر لیا ہے اب جلدی سے بابا اور بھائیو مل بھی
(جائیں)

بھایا کا آؤٹ آف سٹی ہونے کا تمہیں کس نے بتایا ہے "ہانی نے مشکوک نظروں سے
زوار کو دیکھا

مجھے یہ بات آہکے بھائی صاحب نے خود بتائی اب مجھے خواب تو آنے سے رہے "زوار
اس کی مشکوک نظروں سے بدمزہ ہوا مطلب حد ہے تھوڑا بہت تو بندے کو اعتبار ہونا
چاہیے

چلو پریم چلیں "ہانی نے پری کا ہاتھ ہلایا جو آنکھیں پھاڑ کر کہیں اور دیکھنے میں مصروف
تھی

ہانا م..... میرا بھائی "پریم نے خوشی سے ہانا کو اپنا بھائی دکھانے کی کوشش کی

زوار اور ہانا ایک دم سے اس کی جانب متوجہ ہوئے ہانا تو کوئی ری ایکشن دیے بغیر اس
کے بھائی کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہی تھی مگر زوار شک کی سی کیفیت میں آفان
خان کو دیکھ رہا تھا

آفان خان نے سر ہلایا اور پریم کی جانب متوجہ ہوا

بیٹا اماں جان آپکو یاد کر رہی ہیں اب مجھے لینے کیلئے بھیجا چلو گھر چلیں "آفان خان نے پتا پھینکا

سچی بھائی جان.... ہانا میں بھائی کے ساتھ گھر جا رہی ہوں پھر آجاؤں گی "پریم ایک دم سے خوش ہوئی

ہانا بھلا کیا اعتراض کرتی سر ہلانے کے ساتھ اس کے گلے ملی اور اللہ حافظ کہا

پریم کے جانے کے بعد ہانا زوار کی طرف مڑی

تم تم "..... زوار سے بات نہیں کی گئی

میرا کیا بنے گا " زوار صدمے سے بولا

تمہارا کچومر بنے گا اور وہ میں اچھے سے بنانا جانتی ہوں " ہانا کھل کے مسکرائی

ہا ہا ہا تم ایک دفعہ میری دسترس میں تو آؤ پھر دیکھتے ہیں کہ کس کا کچومر بنتا ہے " معنی
خیزی سے ہانا کی طرف دیکھا

تم نے اگر ایسی باتیں کی تو گاڑی سے دھکا مار کے گرا دوں گی " ہانا گبھرا کے ادھر ادھر
دیکھنے لگی

"ہاہا اتنی سی بات سن کے تمہاری سٹی گم ہو جاتی ہے مستقبل میں تمہارا کیا حال ہو گا زوار اس کے لال چہرے کو دیکھ مزید شریر ہوا

بندر چپ کر کے گاڑی چلاؤ اور مجھے گھر چھوڑو نہیں تو بھایا سے شکایت کروں گی "ہانا نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا

ایک تو یہ تمہارا بھایا میرا آدھا خون پہلے ہی خشک کر دیتا ہے اور اوپر سے تم بھی بھائی کا ڈراوا دے کے آدھا خون خشک کر دیتی ہو "زوار بدمزہ ہوا

اچھا ہے نابندہ اپنی لمٹ میں رہے "ہانی نے سمجھایا

"ابھی لمٹ کر اس نہیں کی تو اتنا ڈراتی ہو جب کر اس کر لوں گا تو مجھے قتل ہی کر دو گی زوار بڑبڑایا

تم منہ میں کونسے پھونکے مار رہے ہو " ہانی مشکوک ہوئی

"تمہیں کیا..... تمہارے اوپر کونسے اثر کرتے ہیں

ہاں یہ بات بھی صیح ہے چلو مارتے رہو "ہانا نے ہاتھ جھاڑے

تم سے تو بعد میں گن گن کے بدلے لوں گا چڑیل "زوار نے دل میں سوچتے ہوئے
گاڑی کی سپیڈ تیز کی

کرپچیاں بن کبھی چبھتے بہت ہیں
زخم جو دکھتے نہیں دکھتے بہت ہیں

میر پچھلے دو گھنٹوں سے اسپتال کے کوریڈور میں پریشانی سے چکر لگا رہا تھا
ڈاکٹر ہر دس منٹ بعد باہر نکلتا اور پھر پتہ کونسے آلات لے
کر روم میں گھس جاتا تھا

تھوڑی تھوڑی دیر بعد بابا سائیں کو بھی دیکھ لیتے تھے
جو کرسی پر سر جھکا کے بیٹھے تھے مگر میر سے ایک
لفظ بھی نہیں بولے

میر نے کوشش کی کہ اماں جان کو شہر کے اچھے اسپتال میں لے جائیں مگر اماں جان تو
بیٹے کو دیکھنا ہی نہیں چاہتی تھی اور میر نے بھی فی الحال اماں جان کو نہیں دیکھا
بس ان کے رونے اور کراہنے کی آواز باہر تک آرہی تھی جس سے میر کے دل میں درد کی
لہر سی اٹھتی تھی مگر درد پر قابو پانا میر کو اچھی طرح سے آتا ہے

میر سے جب رہا نہیں گیا تو وہ ابا سائیں کے قدموں میں جا بیٹھا اور ان کے گھٹنوں ہر ہاتھ رکھے

شہباز حیدر نے چونک کر میر کے ہاتھوں اور پھر چہرے کو دیکھا

بابا جان "تڑپ کر پکارا گیا

بابا سائیں کے دل کو کچھ ہوا مگر فی الحال ظاہر نہیں ہونے دیا کیونکہ وہ ابھی اس نالائق کو اور تڑپانا چاہتے تھے
اس لیے خالی نظروں سے میر کی طرف دیکھا

بابا آپ اماں حضور سے جا کر کہیں ناکہ وہ ہمیں معاف نہ

کیا مطلب ہے بابا جان "میر نے حیرانی سے باپ کی طرف دیکھا

تم نہ ہی ایک اچھے بیٹے بن سکے ہو اور نہ ہی ایک اچھے شوہر بن سکے ہو "بابا جان نے
ٹھنڈے ٹھاڑ لہجے میں میر کے سر پر دھماکہ ہی کیا تھا اور اس کے چہرے سے اندازہ ہو
رہا تھا کہ وہ اس دھماکے کی زد میں ہے

بابا سائیں وہ "..... میر شرمندگی سے بول ہی نہیں سکا

سالار حیدر میں تمہارا باپ ہوں چاہے ظاہر نہیں ہونے دیا مگر تمہارے پل پل کی خبر لیتا
رہا ہوں کیونکہ تم ہمارے اکلوتے وارث ہو "بابا سائیں نے میر کے ہاتھوں سے پکڑ کر
اسے اپنے ساتھ بٹھایا

بابا سائیں پلیز معاف کر دیں نا "میر نے جلدی سے بات بدلی

اگر تمہاری اماں حضور معاف کر دیتی ہیں تو میں بھی معاف کر دوں گا "بابا سائیں نے دو
ٹوک انداز میں بات کی اور باہر کی جانب بڑھا

اماں جان تو بس ٹھیک ہو جائیں معاف تو وہ کب کی کر چکی ہیں "میر کے چہرے پر
مسکراہٹ آئی

اماں جان آپ پلیز اپنی ایکٹنگ تھوڑی کم کریں باہر بھائیو آپکی ہر مصنوعی آہ پر تڑپ
رہے ہیں "نٹمامہ ,بازل اور رومیہ کے ساتھ جیسے ہی اسپتال میں داخل ہوئی روم کے

باہر تک اماں جان کی آوازیں آرہی تھیں اس لیے روم میں داخل ہوتے ہی پہلے یہی بات کی

جی بڑی اماں تمامہ ٹھیک کہہ رہی ہے آپ ایکٹنگ نہیں اور ایکٹنگ کر رہی ہیں اور آپ کو پتہ ہے نا بھائیو کتنے تیز ہیں انہیں آپ لوگوں کی کارستانی پتہ چل گئی تو پھر کسی کو نہیں چھوڑیں گے "رومیہ نے اماں جان کو ڈرایا

ہائے میرا معصوم پتہ باہر بیٹھا ہے اسے اندر آنے دے شبانہ کیا ہو جائے گا "اماں جان تو بیٹے کا ادھر سن کے ہی تڑپنے لگی تھی اور کب سے چاچی کی منتیں کر رہی تھی مگر چاچی بھی اپنے نام کی ایک تھی بغیر ان کی باتوں پہ دھیان دیے اماں جان کو فروٹس کھلانے میں مصروف تھی

چاچھی کی بات پہ ثمامہ اور رومیہ کی ہنسی نکلی

چھوٹی ماما آپ بھی باہر جا کے میرے بھائیوں سے مل لیں دیکھیں تو کتنا سوہنا ہو گیا ہے " تمامہ نے چاچی کو چھیرا

پریام جیسے ہی اپنے بھائی کے ساتھ گھر پہنچی وہاں پر سب ہی اس کو پیار سے ملنے آگئی
یہاں تک کہ پریام کی امی نے بھی اسے گلے لگایا اور پریام تو اس کیلئے برسوں سے تڑپ
رہی تھی اس لیے وہ بھی کافی دیر ماں کے گلے لگ کے کھڑی رہی
پریام اپنی بھابھیوں سے ملنے کے بعد بہنوں سے ملی اس کے بعد وہ ماں کے ساتھ
صوفے پر چپک کے بیٹھ گئی

تھوڑی دیر بعد آفان نے اپنا گلا صاف کیا اور پریام کو اپنی جانب متوجہ کیا

پریام بیٹا "..... شیریں لہجے میں پکارا گیا

بیٹی اب ہم چاہتے ہیں کہ اگر وہ تمہیں لینے بھی آئے تو تم نے منع کر دینا ہے ہم نہیں چاہتے کہ وہ تمہارے ساتھ کچھ غلط کرے "سلمان نے بھی گفتگو میں حصہ لیا

پریام کو ویسے ہی میر سے ڈر لگتا تھا اب تو وہ اور زیادہ
ڈر گئی اس لیے اپنی ماں میں چھپنے لگی

پریام ہماری بات سمجھ آگئی ہے نا تمہیں "آفان نے سرد لہجے میں کہا

جج.....جی بھائی "پریام ڈرتے ہوئے بولی

رات کے دس بجے کے قریب جا کے ڈاکٹر نے بظاہر سب گھر والوں کو خوشخبری سنائی کہ مریض کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے اب آپ چاہیں تو ان کو گھر لے کے جاسکتے ہیں

اماں جان نے شہباز اور میر کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور بازل اور رومیہ اور ثمامہ کے ساتھ گھر چلی گئیں

چاچی اور چچا جان نے دکھ کے ساتھ میر اور شہباز کو دیکھا
میر تو نظریں چرا گیا مگر شہباز حیدر نے خونخوار نظروں سے پہلے بھائی کو گھورا اور پھر بیٹے کو گھورا

میں فارم ہاؤس پہ جا رہا ہوں مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے "شہباز حیدر یہ الفاظ کہتے ہی وہاں سے روانہ

بیٹا آپ بھی ".....چچا جان نے بولنے کی کوشش کی

چچا جانی میں تھوڑی دیر تک حویلی پہنچ جاؤں گا آپ چھوٹی ماما کو لے کے چلیں "میر بھی سر جھکا کر وہاں سے چلا گیا

ہائے میرا تو دل ہول رہا ہے میرے بیٹے کی شکل دیکھ کے , میں تو کہتی ہوں سچ بتا دیتے ہیں میرے کو "چاچھی نے افسردہ شکل بنائی

بیگم صاحبہ ابھی تمہارا دل ہول رہا اگر میرے کو سچ پتہ چل گیا تو پھر پوری حویلی ہلے گی اور ساتھ میں وہ پھر پورے گھر والوں کو ہلائے گا "چچا نے ڈرایا

صاحب میں آپکو تویلی چھوڑ دیتا ہوں "داد نے چابی لیتے ہوئے میر کی طرف دیکھا

داد یہ اپنا ہی گاؤں ہے اتنے سالوں بعد آیا ہوں تھوڑا گھوم پھر کے دیکھنا چاہتا ہوں تم چلے جاؤ میری فکر مت کرو میں پہنچ جاؤں گا "میر پورے دن میں پہلی بار مسکرایا

جیسا آپ مناسب سمجھیں سائیں پھر میں چلتا ہوں "داد کہتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھا

میر نے سر ہلایا اور دوسرے رستے کی طرف مڑ گیا

میر کو کھیت دیکھتے ہوئے پریم شدت سے یاد آئی

غذہ گردی دکھا کر پری کو اپنے ساتھ لے جائے اس لیے اس کے بھائی پری کی حفاظت کیلئے پری کو لندن بھیج رہے ہیں اور پیام ان کی بات سن کے جھٹ سے مان گئی

وہ تو آپا کے بیٹے سفیان کی حالت دیکھ کے ہی خوفزدہ ہو چکی تھی اب وہ مزید کسی صورت بھی میرے پاس نہیں جانا چاہتی تھی یہی وجہ تھی کہ پری بغیر کوئی بحث کیے مان گئی

اب یہی نیوز وہ ہانی کو بتانے کیلئے ایکسائڈ تھی کہ وہ دو دنوں تک لندن چلی جائے گی

ہائے لندن میں کس طرح کے لوگ ہوں گے اور میں ہانی کیلئے اور اپنے لیے بہت زیادہ شاپنگ کروں گی "پری خوش ہو کر بڑبڑائی

مگر ہائے ری یہ قسمت کب کہاں دغا دے جائے

تم سمجھتے ہو پچھڑ جانے
سے مٹ جاتا ہے عشق

ٹرن ٹرن

ٹرن ٹرن

میر رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے صبح کے سات بجے گہری نیند میں تھا جب سیل
فون کی گھنٹی نے اس کی نیند میں خلل ڈالا

میر نے بند آنکھوں سے کال بند کی اور پھر سونے لگا

میر گیت کھلنے سے پہلے گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر بھاگا

کا سبب بن چکی ہے میں پھر اس کی غیر موجودگی میں کیسے سکون سے رہ سکتا ہوں "میر
پہلی بار ٹوٹ کے

بکھرا ہانا اور داد بھی پہلی بار اس کو ایسے ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہے تھے ورنہ تو میر ہمیشہ
سے ہی مضبوط رہا
ہے

".....سائیں

".....بھائیو

دونوں کی زبان سے بیک وقت نکلا

ایک لفظ نہیں بس مجھے یہ بتاؤ کہ پریم کو لینے اس کا

زوار برش ڈریسنگ پر رکھ کر بیڈ کی طرف آیا اور سیل فون پر نمبر دیکھ کہ مسکرایا اور جلدی سے اوکے پریس کر کے کان سے لگایا

آج کا دن تو بہت ہی اچھا ہے جو بڑی بڑی ہستیاں مجھ ناپتیز کو کال کر رہی ہیں "زوار نے مسکراتے ہوئے بات کی

زوار کو تیکھے جواب کی بجائے ایک سسکی سنائی دی

زوار نے حیرت سے کان سے فون ہٹا کر نمبر چیک کیا نمبر تو اس کا تھا مگر پھر وہ روکیوں رہی ہے

ہانا کیا ہوا میری جان رو کیوں رہی ہو مجھے بتاؤ "زوار نے بیتابی سے پوچھا

زوار ".....نام لے کر پھر سسکی بھری

ہاں ہاں میری جان میں سن رہا ہوں تم بتاؤ صبح صبح اپنے آنسو کیوں برباد کر رہی ہو "زوار
نے اپنے لہجے میں دنیا بھر کی نرمی سمیٹی

ہانا تو اس کا نرم لہجہ سن کے ہی بکھر گئی اور زور زور سے سسکنے لگی

زوار نے سیکنڈ کی دیر کیے بغیر کال کاٹی اور جلدی سے
باہر کی طرف بھاگا اسے کچھ بھی کر کے ہانا کے پاس پہنچنا تھا اس لیے بغیر دیر کیے وہ
گاڑی وائٹ والا کی طرف موڑ
چکا تھا

اس میں بھلا کیا غلطی ہے وہ اپنے بھائی کے ساتھ ہی تو گئی ہے آجائے گی "زوار نے حیرت سے کہا

اس کا بھائی پری کو بھائیو سے دور کر دے گا "ہانا نے بڑا دھماکہ اب کیا تھا

پری کا میر سے کیا تعلق.... وہ تو تمہاری دوست ہے تم سے دور کرے گا پگلی "زوار مسکرایا

نہیں وہ پری کو اس لیے لے گیا تھا تاکہ بھایا پری سے نہ مل سکے پری بھایا کی بیوی ہے اس لیے "ہانا ابھی بھی سوں سوں کر رہی تھی

زوار کے سر پر تو ساتوں آسمان ایک ساتھ گرے

میر نے آفان خان کی بہن سے نکاح کیا تھا اس لیے مجھے نہیں بتایا اور ہانا کی دوست (پریام ہی آفان خان کی بہن ہے اس لیے میر ان دونوں کو اپنے گھر لے آیا مگر میر تو لڑکیوں سے دور بھاگتا تھا اور پھر ایسا کیا ہوا کہ میر نے ایک دم سے اٹکنے والی لڑکی سے نکاح کر لیا کہیں میر کوئی بدلہ تو نہیں لینا چاہتا اب یہ سارے راز تو میر ہی کھول سکتا ہے)

اچھا تم کیوں روئے جا رہی ہو پریام اپنی مرضی سے ہی بھائی کے ساتھ گئی تھی تم نے زبردستی تو نہیں کی تھی "زوار نے بے چین ہو کر اسے رونے سے منع کیا

کیونکہ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے مجھے کم از کم بھایا کو بتانا چاہیے تھا کہ پریام اپنے بھائی کے ساتھ چلی گئی ہے "ہانا نے اپنے رونے کی وجہ بتائی

جوتو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب تم پلیز رونا بند کر دو قسم سے چڑیل لگ رہی ہو "زوار نے ہانا کو رونے سے روکنے کیلئے اسے چڑایا

زوار ".....ہانا نے چڑیل پر بغیر کوئی ری ایکشن دیے آہستہ سے بولی

زوار نے حیرت سے ہانا کی طرف دیکھا مطلب بات ابھی تک سرسیر ہی ہے جو چڑیل پر
بھی نہیں بولی

بولو کیا بات ہے "زوار بغی سرپس ہوا

"اگر پری کو نہ آنے دیا تو میں کیا کروں گی

لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز ہی نہیں ہے بندر جو ہے بیچارے کو کیا پتہ کہ تمیز کس بلا کا نام ہے "بچھے سے ہانی بر بڑائی

گارڈز کی عقلوں کو ٹھکانے پر لگانے کے بعد میر اپنا ہاتھ سہلاتا ہوا آفان خان کے گھر میں داخل ہوا

اوہ یہاں پر تو بریک فاسٹ ہو رہا ہے چلو میں بھی صبح وقت پر آیا ہوں ٹینشن میں بریک فاسٹ کا ٹائم ہی

نہیں ملا "میر نے نظریں گھمائی تو سب لوگ ڈاننگ ٹیبل کے گرد نظر آئے تو میر وہیں چلا آیا

میر کی آواز پر سب نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا
آفان غصے سے اٹھ کر اس کے سامنے آیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں گھسنے کی یہ میرا گھر ہے کوئی سرائے نہیں جو ہر
کوئی منہ اٹھا کہ چلا آتا
ہے "آفان نے سرد لہجے میں میرا بولا گیا جملہ دہرایا

گھر کے باقی افراد نے بھی کھانے سے ہاتھ روک لیے تھے اور خوف سے ان دونوں کی
طرف دیکھنے لگے

میر کوئی جواب دیے بغیر سائیڈ سے ہوتا ہوا آفان خان کی چھوڑی ہوئی جگہ پہ بیٹھا اور آفان
سمیت سب اس کی ہمت پہ دنگ رہ گئے

وہ کیا ہے نا سالے صاحب سسرال میں آنے کیلئے کسی سے پوچھا نہیں جاتا اور میں تو پھر اس گھر کا چھوٹا داماد ہوں اس لحاظ سے میری اہمیت تو زیادہ ہوگی کیوں ٹھیک کہا نا میں نے ساسوووووو ماں "میر نے پانی کا گلاس کے گھماتے ہوئے پہلے آفان کو دیکھا اور پھر اس کی امی کی طرف نظریں گاڑی

پریام کی امی میر کی چبھتی ہوئی نظروں سے ڈر کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

بہت زیادہ خوش فہمیاں پال رکھی ہیں تم نے "میر کی داماد والی بات پہ آفان نے تمسخر اڑایا

میر سالار حیدر خوش فہمیاں نہیں پالتا یہ تم بھی بہت اچھے سے جانتے ہو مسٹر آفان خان "میر اس کی بات پہ ایک دم سے غرایا

نہیں پالتے ہو گے مگر اس بار تو پال چکے ہو "وہ بولتے ہوئے میر کے قریب آیا

میری بیوی کدھر ہے "میر نے اس کی بے مطلب بات کو انور کیا

بہت جلد وہ تمہاری بیوی نہیں رہے گی میر سالار حیدر "آفان خان مسکرایا مگر اگلے پل ہی مسکراہٹ پھسکی ہوئی کیونکہ میر نے شیشے کے گلاس کو زور سے دیوار پہ مارا اور خود اٹھ کر آفان کو گلے سے پکڑ چکا تھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ الفاظ کہنے کی جانتے ہو میں خاموش کیوں ہوں کیونکہ تم لوگ پیام کے گھر والے ہو ورنہ اب تک سب کو کتوں کے آگے ڈال چکا ہوتا تم لوگ اگر زندہ ہو تو میری بیوی کی وجہ سے ورنہ میں اپنی فیملی پر ڈالنے والی نظر کو دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑتا "میر

اب غرایا نہیں بلکہ دھاڑا تھا اور اس کی ماتھے کی رگیں ابھر کر نظر آرہی تھیں

تم کل کے بچے مجھے بتاؤ گے کہ مجھے تمیز ہے یا نہیں تمہیں تو میں اپنے ایک ہاتھ سے مسل کر رکھ دوں چیز کیا ہو "میر نے آفان خان کو دھکا دیا اور خود کراہتے ہوئے ولی کے پاس بیٹھا

سب کو اپنی طرف آتے دیکھ کر میر نے جیب سے پسٹل نکالی اور ان کی طرف گھوما

تم سب لوگ میرے صبر کو کیوں آزما رہے ہو تم لوگ چاہتے ہو کہ میں اس سے بھی کوئی بڑا کارنامہ کروں "میر نے پسٹل پر ہاتھ پھیر کر تنزیہ نظروں سے سب کی طرف دیکھا

خواتین کی جان تو پسٹل دیکھ کے ہی ہوا ہو گئی اور مرد بھی پیچھے ہو گئے

تم جتنی مرضی غنڈہ گردی کر لو ہم اپنی بہن کو تم جیسے غنڈے کے ساتھ نہیں بھیجیں گے "آفان کھانستا ہوا بولا

او کے اب غنڈہ گردی کا کہا ہے تو میں اصل میں غنڈہ گردی کر کے بتاتا ہوں وہ کیا ہے نا جو لوگ مجھے جیسا سمجھتے ہیں پھر ان کیلئے مجھے ویسا بننا پڑتا ہے "میر آرام سے کرسی پر بیٹھا اور سیل فون پر کسی کا نمبر ڈائل کرنے کے بعد خاموشی سے ان سب کو دیکھنے لگا جو حیرت سے میری کاروائی دیکھ رہے تھے

ہاں داد یار ایک کام کرنا ہے نہیں نہیں زیادہ بڑا کام نہیں ہے بس اسلام آباد میں مسٹر آفان کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ کروانا ہے یار مارنا نہیں ہے فی الحال صرف ڈیو دینا ہے او کے ایک گھنٹے تک مجھے گڈ نیوز اور آفان خان کو بیڈ نیوز مل جانی چاہیے "میر نے کال پک ہونے کے بعد مسکراتے ہوئے داد سے بات کی

اب اسے جلدی سے اسلام آباد کیلئے نکلنا تھا

گیت پر گارڈز کو کراہتا دیکھ کر میرے مسکرایا

تیرے بچھڑنے سے کچھ اور نہیں
بس میں..... مر جاؤں گا

میر نے راستے میں ہی داد کو فون کر کے اسلام آباد کیلئے ٹکٹ بک کروانے کو کہہ دیا تھا اب وہ وائٹ ولاکی طرف جا رہا تھا کیونکہ وہ اپنے ساتھ کچھ ضروری سامان لے کے جانا چاہتا تھا اس لیے اس نے اپنی گاڑی وائٹ ولاکی طرف موڑ دی

میر کو اب ٹینشن نہیں تھی مگر پریم کیلئے فکر ضرور ہو رہی تھی
یہ فکر بس جلد ہی ختم ہونے والی تھی کیونکہ وہ بہت جلد پریم کے پاس پہنچنے والا تھا

داد نے جب میر کو گھر میں داخل ہوتے دیکھا تو شکر کا سانس لیا کیونکہ وہ ابھی دو منٹ پہلے ہی منتیں کر کے زوار کو گھر سے نکال چکا تھا زوار تو ڈھیٹ بن کے ہانا کے ساتھ

ناشتہ کرنا چاہتا تھا اور داد کے کہنے پہ بھی نہیں جا رہا تھا تب داد نے ہانا کے سامنے ہاتھ جوڑے اور زوار کو جانے کیلئے بولنے کو کہا تو ہانا نے زوار کی اچھی خاصی درگت بنائی اور اس کو گھر سے باہر پھینکا

میر نے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھتے ہوئے داد کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا داد تو میر کے حکم کا غلام تھا فوراً سے پہلے میر کے پاس پہنچا

میر پاسپورٹ وغیرہ ریڈی ہے اور سارا سامان اپنی نگرانی میں رکھوا دیا ہے نا؟ "میر نے سوالیہ انداز میں پوچھا

جی سائیں سارا سامان رکھوا دیا وہ صاحب "..... داد کچھ کہتے کہتے رکا

ہاں بولو داد کیا پرابلم ہے "میر نے ابرو اٹھایا

وہ میں کہہ رہا تھا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں "داد نے پریشانی میں کہہ ہی دیا
کیونکہ وہ میر کو اکیلا نہیں جانے دینا چاہتا تھا

داد پہلے میں تمہیں اپنے ساتھ لے جا کے ایک غلطی کر چکا ہوں اب دوبارہ وہی غلطی
نہیں دہرانا چاہتا تم وائٹ ولا میں ہی رہو اور ہانا کے آس پاس رہو وہ میری گڑیا ہے پریم
کے بعد میں اسے نہیں کھونا چاہتا اس لیے تم پر لازم ہے کہ تم میری گڑیا کی حفاظت
اپنی جان سے بڑھ کر کرو "میر نے سو فٹلی انداز میں داد کو سمجھایا اور خود صوفے سے اٹھ
کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا

ابھی میر دو قدم ہی بڑھا تھا کہ ہانا دھپ کر کے اس کے سینے سے لگی

داد تم گرپا کو اٹھا کر گاڑی میں پٹخ دینا اور سیدھا کالج کے سامنے جا کے روکنا پتہ نہیں
پڑھتے ہوئے کونسی موت پڑتی ہے اس کو "میر کہتے ہی سیرھویوں کی طرف بڑھا
مگر ہانا کی اگلی بات پر رکنا اسے رکنا پڑا

بھائیو آپ کی بیوی کو پڑھائی کیلئے مجھ سے بھی زیادہ موت پڑتی ہے اس لیے مہینے میں
آدھے دن چھٹیاں کرتی
ہے "ہانی میر کی شکل دیکھ کے کھلکھلائی جس کی شکل ہانی کی بات سن کے عجیب
انداز میں بگڑی

پہلے بہن کو سدھار لوں لوں پھر بیوی کو بھی سدھار لوں
گا "میر نے گرٹہڑا کر بات بنائی

ہاہا بھائیو جس دن آپ پریم کو پڑھائی کیلئے منالیں گے اس دن سے ہانا حیدر بھی پڑھنا سٹارٹ کر دے گی یہ بات بڑا خود ہانا حیدر کہہ رہی ہے "ہانا نے ہنستے ہوئے اپنے کندھوں سے ان دیکھی گرد جھاڑی اس بات پہ ہنسی تو کرم داد کی بھی نکل گئی

کرم داد جو میں نے کہا ہے اس پر عمل کرنا ہے "میر سے جب بات نہیں بن پائی تو مصنوعی سختی سے کہتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا

ہاہا ہا داد مجھے پتہ تھا اس بات کے بعد بھایا کی بولتی بند ہو جائے گی آخر کو مجھے اپنی دوست پر پورا بھروسہ ہے وہ پڑھائی کو لے کے کبھی سریس نہیں ہو سکتی "ہانا کی تیز کھلکھلاتی ہوئی آواز میرے کانوں تک ضرور پہنچی

اور میر نے خود سے عہد کیا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ پریم کو ضرور پڑھائے گا اور یہ عہد میر پر کتنا بھاری پڑنے والا ہے یہ تو پھر وقت ہی بتائے گا

پروین جلدی سے اچھا ناشتہ تیار کرواؤ اور باقی سب کو صفائی کا بولو تویلی کو دلہن کی طرح سجا دو خیر سے

"کتنے سالوں بعد تویلی نے میرے پت کا دیدار کیا ہے
شبانہ چچی نے لاؤنج سے گزرتے ہوئے اماں جان کی آواز سنی تو بھاگ کر ان کے روم میں پہنچی

بھابھی اماں خدا کا نام لیں کیسے گلا پھاڑ پھاڑ کے بول رہی ہیں یہ تو دھیان میں رکھیں کہ
آپ ایک دن کی مریضہ ہیں اور ایک دن کی مریضہ ایسے تو نہیں بولتی جیسے آپ بھائی

صاحب کی طرح اپنا سپیکر پھاڑ رہی ہیں یہ تو شکر ہے میں نے سن لیا ہے اگر آپ کی یہ دینگ آواز بھائی

صاحب سنتے تو ضرور بے ہوش ہو جاتے اور ڈاکٹر نے بھی جو موٹی ڈریسنگ کی ہی اس کا خیال ہی کر لیں "پروین کو باہر جانے کا اشارہ کر کے شبانہ چچی نے ایک ہی سانس میں سب کچھ بول ڈالا

آئے ہائے شبانہ میں تو یہ بھول ہی گئی کہ میں ایک دن کی مریضہ ہوں سر کی پٹی کی طرف دھیان ہی نہیں کیا شکر ہے جو سائیں گھر نہیں ہیں ورنہ میں تو صبح صبح بھاگ کے ان کیلئے چائے لے آتی اور میرا پول کھل جانا تھا "اماں جان نے ناک پر انگلی رکھی

چلیں اب اس بات کا دھیان رکھیں ورنہ ہماری ایکٹنگ اگر ناکام ہوئی نا تو پھر بھائی صاحب اور میرپیت کی ایکٹنگ سٹارٹ ہوگی اور دونوں ہی بہت برے ایکٹر ہیں "چچی نے تو باقاعدہ اماں کو ڈرایا

اللہ نہ کرے ہماری ایکٹنگ ناکام ہو تم اپنے منہ سے اچھے اچھے الفاظ نکالو "اماں جان
نے دہل کر ہاتھ اپنے دل پر ہی رکھ لیا

اوکے بھابھی اماں اب اس ٹاپک کو ختم کرتے ہیں کہیں کوئی سن ہی نہ لے "اچھی
آہستہ سے بول کر مڑی

شبانہ اپنی نگرانی میں میرپت کیلیے ناشتہ تیار کروانا ہے تم نے "اماں نے اس کو جاتے
دیکھ کر ہدایت دی

کیا مطلب بھابھی اماں میرپت آپ سے مل کر نہیں گئے بازل تو کہہ رہا ہے کہ وہ صبح
سویرے ہی گاڑی لے کے نکل گیا ہے "اچھی حیرت سے مڑی اسے لگا کہ میر اماں جان
سے مل کر شہر کیلیے نکل گیا ہونا

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتی ہوں مگر خدا کا واسطہ ہے اب آپ مریض بن کے لیٹی رہیں
شبانہ چاچی نے ہاتھ جوڑے

ہاں ہاں تو میں کونسا بچوں کی طرح کدکڑے لگاتی پھر رہی ہوں یہ جاتے ہوئے دروازہ بند
کر دینا ہر وقت مریض کو تنگ مت کرو "اماں جان کہتے ہی بستر پر لیٹ گئیں

واہ واہ بھابھی اماں کوئی ایکٹنگ کرنا تو آپ سے سیکھے ہر منٹ میں بیان اور ایکسپریشن
بدلتی ہیں "شبانہ چاچی اماں جان کی ایکٹنگ پہ عیش عیش کرتی باہر کی طرف
بڑھی

ہائے اللہ اگر میرے سائیں کو پتہ چل گیا کہ یہ سب جو ہوا ہے ایک ڈرامہ تھا تو پتہ
نہیں کیا کریں گے پریشان بھی بہت ہوئے ہوں گے اس لیے تو میرے پاس بھی

نہیں آئے چلو میرے پاس بھی ناراض ہونے کا ایک بہانہ آگیا 'اچھے سے اماں جان پریشانی سے بڑبڑائی

یوں نہ دیکھو جاناں ہماری طرف
عشق بڑھ جائے گا سر چڑھ جائے گا

میر دو گھنٹوں میں اسلام آباد میں پہنچ چکا تھا اور اب اپنے بندے کے ساتھ آفان خان
کے اسلام آباد والے گھر کی طرف گامزن تھا

میر کو آفان خان پر بالکل بھروسہ نہیں تھا اس لیے اس کے بیٹے کو اپنے بندوں سے کہہ
کر اپنے قبضے میں کر چکا تھا تاکہ وہ پھر سے کوئی چالاکی نہ کر سکے

وہ جلد سے جلد پریم کے پاس پہنچنا چاہتا تھا

اوں ہوں زوار ٹھیک کہتا تھا جب پیار ہو گا تو ہی پتہ چلے گا کہ پیار میں کتنا تڑپنا پڑتا (ہے پیار کے بغیر ہی اچھا تھا اب یہ پیار تو نقصان پہ نقصان کروائے گا)

کتنی دیر میں پہنچ جائیں گے رشید "میر نے ہاتھ میں
پہنی گھڑی کی طرف دیکھ کر بے چینی سے پوچھا

سر بس دس منٹ میں منزل پر ہو گے "رشید نے تابعداری سے جواب دیا

سپیڈ تیز کرو اور دس منٹ کو پانچ منٹ میں چلنج کر دو "میر نے ماتھا مسلا

اوکے سر "رشید نے ایک دم سے سپیڈ تیز کی

پانچ منٹ کے بعد میر آفان خان کے گھر کے سامنے تھا گارڈ نے میر کو دیکھتے ہی گیٹ کھول دیا

اچھی ٹریننگ دی ہے ورنہ خواہ مخواہ ہی اپنے ہاتھ کو تلیف دیتا "میر گارڈ کے پاس رکا

گارڈ میر کا سرد لہجہ سن کے دو قدم اور پیچھے ہٹا

میر گارڈ کو وہیں چھوڑ کے اندر کی طرف بڑھا کیونکہ جس کی وجہ سے وہ بے چین تھا پہلے اس سے ملاقات زیادہ ضروری تھی

آں ہاں گھر تو خاصا شاندار بنوایا ہے "میر گھر کو چاروں طرف سے دیکھتا ہوا لاؤنج میں انٹر ہوا اور سامنے ہی وہ دشمن جاں بیٹھی تھی جس کیلئے وہ دنیا کو ٹھوکر پے رکھے ہوا ہے جو میر سالار حیدر کو انگلی کے اشارے پہ نچا سکتی ہے خیر ابھی نچایا تو نہیں ہے بیچاری کو معلوم جو نہیں ہے کہ وہ میر سالار حیدر کی جان اپنی مٹھی میں لیے پھرتی ہے گر جو معلوم ہو جائے تو ایک ایک لڑکی کو پکڑ کے بتائے کہ یہ شاندار شخص مجھے اپنی جان سے بڑھ کر عزیز رکھتا ہے میرے لیے میر نے تم سب لڑکیوں کو ٹھکرا دیا ہے بس بات تو وہی ہے نا گر جو یہ سب اس نادان لڑکی کو معلوم ہو جائے

مگر وہ ان سب باتوں سے بے نیاز میر کی حد سے بڑھتی بے چینی سے بے نیاز صوفے پر ٹیک لگا کر فروٹس کھانے میں مصروف تھی اور کھا ایسے رہی تھی جیسے یہ دنیا میں آخری فروٹس ہوں اس کے بعد فروٹس تو ختم ہو جائیں گے اس لیے وہ آج ان کو ختم کر کے رہے گی

آپ غغ..... غنڈے کی طرح گھر میں گھسے ہیں نا "میر کے بازوؤں سے نکلنے کی
کوشش کرتے ہوئے بے یقینی سے پوچھا مگر میر کے مضبوط بازوؤں سے نکلنا پری جیسی
معصوم جان کیلئے آسان نہیں تھا

یار غنڈہ ہوننتو غنڈے کی طرح گھسوں گا اگر شریف آدمی ہوتا تو ضرور شریفوں والا طریقہ
اپناتا "پری کی غنڈے والی بات سن کے میر نے تنزیہ جواب دیا

آپ چیچ..... چھوڑیں مجھے "جب کوشش کرنے پر میر کے بازوؤں سے نہیں نکل سکی تو
روہانسی ہوئی

تمہیں تو اپنے مرنے کے بعد بھی نہیں چھوڑوں گا مگر پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ میرے منع کرنے کے باوجود اس کمینے (گالی کے ساتھ کیوں گئی "میر نے بامشکل ہی اپنے غصے کو کنٹرول کیا

وہ..... وہ میرا بھائی ہے "میر کے گالی دینے پر ناراضگی سے اس کی طرف دیکھا

میری بیوی بننے کے بعد تمہارے سارے رشتے مجھ سے بنتے ہیں اور یہ بات تم اپنے دماغ میں بٹھا لو اگر دوبارہ میرے سامنے اس کمینے کا نام لیا تو اس کو تمہارے سامنے ختم کر دوں گا اور آئندہ غلطی سے بھی کسی کے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تمہاری ٹانگیں توڑنے میں مجھے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگے اس لیے میری یہ بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں نقش کر لو "میر کو پری کی بات پر ایک دم غصہ آیا اس لیے وہ پری کی حالت دیکھے بغیر ہی بولے گیا

پری تو اس کی باتیں سن کے وحشت زدہ ہو گئی

آپ غنڈے ہیں "روتے ہوئے کہا گیا

ہاں میں غنڈہ ہوں اس لیے آئندہ میری اجازت کے بغیر تم گھر سے باہر ایک قدم بھی نہیں نکالو گی ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی "میر نے ایک دم سے پری کا منہ دبوچا

مجھے سن نہیں رہنا اااا "پری کے باقی کے الفاظ منی میں ہی دب گئے کیونکہ میر اس کے ہونٹوں کو اپنے قبضے میں کر چکا تھا اور بڑی بے رحمی سے اس کے ہونٹوں کو نوچ رہا تھا پری نے درد کی شدت سے میر کے سینے پر مکے مارے

مگر میر نے اسے تب تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اپنے منہ میں پری کے ہونٹوں کا خون نہیں گھلتا ہوا محسوس

کیا

پری میر کی بات سن کے جھٹکے سے اس کی گود سے نکلی

یار بہت پیاس لگی ہے مگر دشمن کے گھر سے پانی بھی نہیں پی سکتا تو کیا تم ایک بار
پھر سے میری پیاس بجھا سکتی ہو "میر معنی خیزی سے بولتا ہوا اس کے سامنے کھڑا ہوا
پری نے میر کی بات سنتے ہی جلدی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا مگر بولی کچھ نہیں

چلو کیا یاد رکھو گی میری پیاس تم پر ادھار ہو گئی مگر یہ بھی یاد رکھنا کہ میر بہت اچھے طریقے سے اپنا قرض لینا جانتا ہے اور وہ بھی سود سمیت "میر اس پر ترس کھاتا ہوا باہر کی جانب بڑھا

پری نے اس کو باہر جاتے دیکھ کر شکر کا کلمہ پڑھا

میر دروازے کے پاس جا کے رکا اور مڑ کر پری کو دیکھا جو آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لے رہی تھی

دو منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے گاڑی میں آؤ "میر کی آواز پر پری نے پٹ سے آنکھیں کھولی

پتہ نہیں کیا سمجھتی ہے اس کو چھوڑنا میرے لیے اتنا آسان ہے "میر نے سر جھٹک کر سوچا

تیرے ہونے سے ہی

زوار آفس سے واپسی پر ہانا کی وجہ سے گھر کی بجائے وائٹ ولا چلا آیا

اس کا پورا دن بھی ٹینشن میں گزرا تھا کہ ہانا کس حال میں ہوگی مگر بیچارے کو معلوم نہیں تھا کہ ہانا وہ پٹاخہ ہے جو دوسروں کو پھوڑنے میں مصروف رہتی ہے خود تو با مشکل آدھے گھنٹے تک ہی افسوس میں رہ جائے تو بڑی بات ہے

زوار نے میر کا داد سے پہلے ہی پتہ کروا لیا تھا اب اس کی موجودگی میں تھوڑی نا جا سکتا تھا میر ویسے ہی اپنے گھر میں کم . ہی کسی کو آنے دیتا تھا اب تو پھر معاملہ ہی دوسرا تھا میر کا دو تین دن اسلام آباد میں رہنے والی خبر سن کے زوار کی باچھیں ہی بند نہیں ہو رہی تھی

مُجھ سے پیار کون کرتا ہے اور لمبے چوڑے وعدے کس نے کیے ہیں "ہانا نے ایک دم سے لہجہ بدلا

"یار وہ تو میں کرتا ہوں مگر تمہارے بھائی کے سامنے میری بھی بولتی بند ہو جاتی ہے

اسی بند بولتی کے ساتھ میرے سامنے سے دفع ہو جاؤ اور گھر جا کر ڈنر کر لینا "نتھنے پھلا
کر کہا گیا

یار قسم سے معاف کردو آئندہ کوئی بھی بات ہوئی سب سے پہلے تمہیں بتاؤں گا ہمارے
پیار کی قسم "زوار کی ہاتھ جوڑنے والی کسر باقی رہ گئی تھی جانتا تھا اب منائے بغیر چلا گیا
تو مہینہ بول چال بند رہے گی اور زوار ایسا مر کر بھی نہیں چاہ سکتا تھا

پریام یہ زرا میری شرٹ پکڑانا "میر نے شرارتی آواز میں کو پکارا

میر کی آواز پر پری نے جھٹکے سے سر اٹھایا مگر جلد ہی سر جھکا لیا کیونکہ میر کو اس طرح دیکھنا اس کیلئے ناقابل برداشت تھا اور ویسے بھی یہ سب پہلی دفعہ ہو رہا تھا اس لیے پری کو بہت زیادہ عجیب لگ رہا تھا

پپ.... پہلے آپ شرٹ تو پہن لیں پھر مم.... میں اٹھا کے دیتی ہوں "آنکھوں پر چھوٹے چھوٹے ہاتھ رکھ کے کہا گیا

بیوی جو شرٹ آپ اٹھا کے دیں گی وہی تو پہنوں گا اب دو دو شرٹس تو پہننے سے رہا "میر اس کی حالت دیکھ کے مسکرائے جا رہا تھا

آپ دوسری طرف چہرہ کک..... کریں میں اٹھا کے دیتی ہوں "انگلیوں کے جھروکوں سے دیکھ کر کہا گیا گر پری میڈم کے پاس عقل ہوتی تو ضرور کہتی کہ تین قدم کے فاصلے سے شرٹ نہیں اٹھائی جا سکتی پھر وہی بات اگر پری کے پاس تھوڑا سا دماغ ہوتا تو یہ سب نہ ہوتا

او کے کمر لیا دوسری طرف چہرہ "ڈریسنگ کی طرف منہ کر کے میرے بھرپور انداز میں مسکرایا کیونکہ اس میں پورا کمرہ ہی دکھائی دے رہا تھا

میر پری کو شرٹ اٹھا کے اپنی طرف آتے دیکھ رہا تھا جو سوچ سوچ کے اس کی طرف
آ رہی تھی

شرٹ دینے کیلئے ہاتھ بڑھایا گیا مگر میر نے پیچھے مڑ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو بانہوں میں اٹھا لیا

پری کی ہلکی سی چیخ نکلی

گندے چیچ.... چھوڑیں مجھے "پری نے دوبارہ سے چنے منے ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے

بیوی تم اس طرح کی حرکتیں کر کے مجھے بے ایمان کر رہی ہو "میر کا اشارہ اس کے شرمانے کی طرف تھا

پتہ ہے میرا دل کر رہا ہے کہ ہم یہاں سے ہی ہنسہ مون پر چلتے ہیں کیا خیال ہے تمہارا
میر لب کو دانتوں میں دبائے پری کے وجود کو آگینے کی طح اٹھائے بیڈ کی طرف "
بڑھا

چھی میں ایسے کیسے ہنی مون پر جا سکتی ہوں "میر کی ہنی مون والی بات پہ پری نے
جلدی سے چہرے سے ہاتھ ہٹائے

کیا مطلب ایسے کیوں نہیں جا سکتی تم "میر اس کی بات پہ حیران ہوا اور اس کو آہستہ
سے بیڈ پہ لٹایا

ابھی میری شادی تھوڑی نا ہوئی ہے ابھی میری مایوں ہونی پھر مہندی بارات اور پھر
ولیمہ بھی ہونا "پری جوش سے اٹھ بیٹھی اور انگلیوں ایک ایک کر کے میر کو رسم
گنوائی

"یار یہ سب فضول کی رسمیں ہوتی ہیں شادی کیلئے اہم تو نکاح ہوتا جو کہ ہمارا ہو چکا ہو
میر بغیر شرٹ کے بیڈ پر لیٹ گیا اور پری کو بھی کھینچ کر اپنے بازو پہ لٹایا پری کا دوسری
بات کی وجہ سے اس پر دھیان ہی نہیں گیا

کیوں فضول ہوتی ہیں میں نے ہر فنکشن کیلئے الگ الگ پیارے سے ڈریس بنوانے ہیں
اور ان کو پہننا بھی ہے "پری جوش میں پھر سے اس کے بازو سے نکل کر اٹھ بیٹھی

بیوی ڈریس تو ویسے ہی لے دوں گا تمہیں ان کیلئے یہ فضول کے جھنجھٹ لازمی کرنے
ہیں "میر اس کے اٹھنے پر بد مزہ ہوا مگر پھر سے کھینچ کر اپنے بازو پر لٹایا

مگر وہ ڈریس میں دوسروں کو تھوڑی دکھا سکوں گی اور ویسے بھی ہنی مون ان ساری
رسموں کے بعد ہی ہوتا ہے "پری تشویش میں میر کے بازو سے نکلی

میر نے اس کے اٹھنے پر بامشکل ہی غصہ ضبط کیا

اور یہ خرافات تمہارے دماغ میں ہانا نے ڈالی ہیں "میر نے اس کے چہرے کو فوکس کر کے پوچھا

آں ہاں یہ سب تو میں نے ناول میں پڑھا ہے "پری نے مسکرا کر میر کے معلومات میں اضافہ کیا

اب یہ کیا بلا ہے "میر نے حیرت سے ناول کے بارے میں پوچھا

اس میں نا سٹوری ہوتی ہے جب آپ کو نیند نہ آرہی ہو تو ناول کے دو بیچ پڑھ لو آپ کو خود بخود نیند آنے لگتی

کس کرنے سے درد ختم ہو جائے گا " درد کو ختم کرنے کا علاج سن کے جلدی سے پوچھا

بالکل ختم ہو جائے گا دیر نہ کرو درد بڑھ رہا ہے "میر نے ایکٹنگ کرنے کی ناکام کوشش کی آخر کو بیٹا اماں جان کا ہی تھا

پری نے ہڑبڑا کر جلدی سے اپنے ہونٹ میر کے دل پر رکھے اور میر کو لگا کہ کسی نے ٹھنڈک اس کے دل میں اتار دی ہو آہ عشق بلا ہی ایسی ہے جس کو لگ جائے تو پھر ناکارہ کر کے ہی چھوڑتی ہے

درد کم ہوا "پری نے ہونٹ ہٹا کر میرے چہرے کی طرف دیکھا بیچاری بہت ہی معصوم ہے چلو کوئی نہ اب پٹاخے کی سنگت میں رہتی ہے چھوٹی موٹی پٹاخی تو بن ہی جائے گی

ہاں بولو داد کوئی مسئلہ ہے کیا "میر جلدی سے بولا

کیا آج ہی نکلنا ہے تم بھی ساتھ چلو گے اوکے میں آتا ہوں نہیں نہیں اس بارے میں وہاں آکے بات کرتا ہوں "میر نے کال بند کر کے پریم کی طرف دیکھا

چلو اٹھو ہمیں ابھی نکلنا ہو گا "میر عجلت میں بیڈ سے اتر

مگر میں نے ابھی نہیں بتایا کہ مجھے گاؤں کیسا لگتا ہے "پری بیڈ پر لم لیٹ ہوئی

یونہی رنجشوں میں گزر گئے
کبھی وہ خفا کبھی ہم خفا

"کیا ہوا کیا ہوا سب میرے کمرے میں کیوں گھس رہے ہو کچھ تو شرم حیا کرو تم لوگ
اماں جان شام کو اپنے روم میں لیٹی تسبیح پڑھ رہی تھی جب چاچی ثمامہ رومیسہ اور بازل
ایک ساتھ ان کے روم میں آئے

شیر کے قدموں کی آواز نزدیک آرہی ہے اس لیے جتنا سرپس ہو سکتے ہو , ہو جاؤ "چاچی
 قدموں کی آواز پر آہستہ سے بولتے ہوئے صوفے پر جا کے بیٹھ گئی

شہباز حیدر نے تھکے ہوئے انداز میں دروازہ کھولا مگر سب کو اندر برجمان دیکھ کر حیرت سے سب کو دیکھا

ان سب نے بھی چونکنے کی ایکٹنگ کی اماں جان نے تو آنکھیں کھول کر دیکھنے کی زحمت ہی نہیں کی

جاؤ تم سب لوگ اور ڈنر ریڈی کرواؤ میں فریش ہو کے آتا ہوں "شہباز نے خشک لہجے میں سب کو باہر جانے کا اشارہ کیا وہ بیچارے ویسے ہی ڈر کے بیٹھے ہوئے تھے آزادی کا پروانہ ملتے ہی جھٹ سے کھڑے ہوئے اور دروازے کی طرف بڑھے اور اللہ معاف کرے

چاروں نے اماں جان کے اشاروں کو جان بوجھ کر ایسے نظر انداز کیا جیسے راستے میں پڑے پھٹے ہوئے نوٹ کو کیا جاتا ہے جس میں وہ سب کو تھوڑی دیر کیلئے رکنے کا کہہ رہی تھی

سب کے نکلنے کے بعد میر شہباز نے اپنا سوٹ لیا اور فریش ہونے کیلئے واش روم میں گھس گئے

ہائے یہ تو مجھ سے بول ہی نہیں رہے اب کیا کروں خود سے بول لیتی ہوں بھلا ان سے بولے بغیر میں رہ سکتی

ہوں ہانی کے مشورے پر عمل تو کر لیا مگر اب افسوس ہو رہا ہے کہیں ان کو پتہ چل جائے کہ ہم سب نے مل کر ایکٹنگ کی ہے تو ہمارا کیا کریں گے غصے میں تو ویسے ہی سب کچھ ان کو بھول جاتا ہے میں خود ہی بولنے میں پہل کر دوں گی پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا "اماں جان کی سوچوں کو بریک شہباز حیدر کی آواز پر لگا

کیا ہوا بیگم درد زیادہ ہو رہا ہے کیا "بابا جان واش روم سے باہر نکلے تو اماں جان کو چھت تکتے دیکھ کر پریشان ہوئے پانچ منٹ بعد بھی اماں جان کی پوزیشن میں کوئی فرق نہ دیکھ کر ان کے پاس آکر بیٹھے

نہیں چوٹ تو زیادہ نہیں آئی مگر آپ کے رویے کی وجہ سے زیادہ درد ہو رہا ہے "اماں جان تھوڑی اموشنل ہوئی

میرے رویے کو کیا ہوا "بابا سائیں نے اماں کو تکیے کے سہارے بٹھایا

"آپ کل سے میرے پاس نہیں آئے جانتے بھی ہیں کہ میں کل سے تکلیف میں تھی اماں جان نے نقاہت زدہ آواز نکالی

اور آپ جانتی ہیں کہ میں کل سے کتنی تکلیف میں ہوں آپ کے دور رہنے والے الفاظ ابھی بھی مجھے چہرہ رہے ہیں "بابا سائیں نے پیٹی پر ہاتھ پھیرا

ہاں تو آپ دونوں بھی پچھلے کچھ سالوں سے مجھے تکلیف ہی دیے جا رہے تھے میرے لیے آپ دونوں ہی اہم ہو "اماں جان نے جربز ہو کر بابا سائیں کا ہاتھ اپنے سر سے ہٹایا

اب تو آپ کا بیٹا آگیا ہے اب آپ کو خوش ہونا چاہیے "بابا سائیں نے مسکرا کر ان کا ہاتھ پکڑا

"میں خوش تب ہوں گی جب آپ دونوں ایک ساتھ میرے سامنے کھڑے ہوں گے

کہاں ہے وہ نالائق ہم ابھی آپ کو خوش کر دیتے ہیں "بابا سائیں بیڈ سے کھڑے ہوئے

پہلے مجھے کچھ کھلا دیں بہت بھوک لگی ہے کل سے کچھ نہیں کھایا "اماں جان نے جلدی سے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر بات بدلی مباداً میرا جانے کا سن کر پھر سے غصہ نہ ہو جائیں

میں ابھی آپ کیلئے کھانا منگواتا ہوں "بابا سائیں باہر کی جانب بڑھے

آپ بھی میرے ساتھ ہی کھائیے گا "اماں جان نے شرمانے کی ایکٹنگ کی کیونکہ ڈنر ٹیبل پر میرا کونہ پا کر بابا سائیں کو پتہ چل جاتا تھا

جیسے ہماری بیگم کی مرضی "بابا سائیں تو خوش ہو کر باہر نکلے

اماں جان نے گرمی سانس لے کر نادیدہ پسینہ صاف کیا

میر کے گھر میں عجیب ہی سین کمری لیٹ ہو چکا تھا اور اس سین کو میر کم از کم پہلی بار دیکھ رہا تھا

داد یہ عورتیں ہمیشہ ایسے ہی ملتی ہیں آئی مین ہم لوگ تو کبھی ایسے نہیں ملے "میر داد کے قریب ہو کے بڑبڑایا

سائیں یہ نظارہ میں بھی پہلی بار دیکھ رہا ہوں "داد بھی ہلکی آواز میں بولا

یہ سین کب ختم ہو گا "میر سرد آہ بھر کے بڑبڑایا

داد تم جاؤ گاڑی تیار کرواؤ اور ان کو اپنی نگرانی میں گاؤں تک چھوڑ کے آؤ میں تب تک "ان کو سمجھاتا ہوں

میر داد کو وہاں سے بھیج کر خود ان دونوں کے پاس آیا جو ابھی تک ایک دوسرے سے
چمٹی ہوئی تھیں

آہ ہمممم "میر نے گلا کھنکارا ان کو اپنی جانب متوجہ کیا مگر نوٹس نہیں لیا گیا

ہانا میری بات سنو "میر سے جب برداشت نہیں ہوا تو دانت کچکچا کر ہانی کو پکارا

جی بھائیو کیا ہوا مجھے اپنی دوست سے ملنے تو دیں "ہانی نے میر کا غصہ بھرا چہرہ اگنور کیا
اور خود میر کو تیز نظروں سے گھورنے لگی

میرے خیال میں تمہاری یہ دوست اب تمہارے پاس ہوگی اس لیے تم دونوں پہلے میری
بات سن لو اگر زیادہ تکلیف نہ ہو "میر نے صوفے پر بیٹھ کر ان دونوں کو بھی بیٹھنے کا
اشارہ کیا

جی سنائیں "ہانا نے بے نیازی سے کہا اور پری کے ساتھ جڑ کے بیٹھی

پہلے تم پریم سے تھوڑا دور ہو کے بیٹھو ایسے لگ رہا ہے جیسے تم اس کی سانسیں بند کر دو گی "میر نے چڑ کر پری سے دور ہونے کو کہا

کک.... کیوں دور ہو میری دوست ہے ہم ایسے بیٹھیں گی "پری ہانی کے بولنے سے پہلے بولی کیونکہ اب ہانی ساتھ تھی تو میر سے بھی ڈ نہیں لگ رہا تھا

ہائے میری پیاری دوست تم نے تو میرا دل جیت لیا "ہانی نے میر کے سامنے ہی اس کو چٹا چٹ چوم لیا اور پھر جتاتی ہوئی نظروں سے میر کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو ہم دوستوں کو دور کر کے تو دکھاؤ

میر تو حیرت کے غوطوں میں تھا پہلے پری کے بولنے پر اور پھر ہانی کے چومیوں پر مگر
حیرت کی بات تو یہ تھی کہ اس کی بیوی نے بھی آرام سے چومیاں لے لی

میر غصے سے کھڑا ہوا اور ان کے کچھ سمجھنے سے پہلے پریم کو اپنی بانہوں میں بھر کے
اپنے روم کی طرف
برہا

ہانا تم یہیں رکو میں پہلے اپنی بیوی سے بات کر کے آتا
ہوں "میر سرد لہجے میں کہتا ہوا سیڑھیوں پر چڑھنے
لگا

بھائیو پری پہلے میری دوست ہے "ہانا حیرانی سے نکل کر نیچے سے ہی چیخی

ہاں پر اب وہ میری بیوی ہے "میر نے دروازے کے پاس رک کے ہانی کو جتاتی ہوئی نظروں سے دیکھا جیسے کچھ دیر پہلے اس نے میر کو دیکھا تھا

پریام بیچاری ان دونوں بہن بھائیوں کو ابھی تک سمجھنے میں لگی ہوئی تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے

میر ہانی کی کوئی بھی بات سنے بغیر روم میں داخل ہوا اور اس کو بیڈ پر بٹھانے کے بعد روم لاک کیا اور پھر اس کی طرف مڑا

ہاں تو نیچے کیا کہہ رہی تھی کہ گریٹا تمہاری دوست ہے اور تم اس کے ساتھ جڑ کے بیٹھو گی "میر اپنی بازو کے سلیوز موڑتا ہوا بیڈ کے پاس آیا

پری کی اکیلے میں ویسے ہی جان نکل جاتی تھی اب بھی ایسے ہی ہوا بیچاری ڈر کے مارے سکڑ کے بیٹھ گئی

بیوی وہ تو میں پیار کرتا ہوں وہ گندی حرکت تھوڑی ہے "میر نے مسکراتے ہوئے اس کو اپنی طرف کھینچا

میں تو ایسے گندے والا پیار نہیں کرتی "پری اس کی بانہوں میں پھر پھڑائی

بیوی میں تو چاہتا ہوں کہ تم ایسے گندے والا پیار کرو "میر نے پری کی کان کی لو کو اپنے لبوں سے چھوا

پری کی جان ہوا ہوئی

میں نہیں کرتی گندے والا پیار . میں تو معصوم ہوں "پری نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائی

میں گاؤں جاؤں گی "پری خوشی سے چیختی ہوئی میرے گلے لگی

میں پورا گاؤں دیکھوں گی "مسکرا کر میرے کو بتایا گیا

آں ہاں پورا گاؤں میں خود آکر دکھاؤں گا کافی الحال تم اپنی تیاری کرو اور جو باتیں بتائی ہیں ان پر عمل کرنا میں زرا گڑیا کو بھی بتا دوں "میرے نے پری کے خوشی سے دکتے ہوئے چہرے کو دیکھا اور اس کو لے کر روم سے باہر نکلا

میرے اور پری سیرھیاں اتر کے نیچے آئے تو ہانا میڈم کو چکر لگاتے دیکھ کر رک گئے

بھائیو کیا ہم دونوں گاؤں جا رہی ہیں مجھے داد . نے بتایا ہے "میرے سے کنفرم کرنے کیلئے ہانی بھاگ کر ان کے پاس آئی

ہاں ہم گاؤں جا رہی ہیں ہانی "میر کے بتانے سے پہلے پری ہانی کے گلے لگی

تم دونوں ابھی گاؤں کیلئے نکل رہی ہو میں کچھ دنوں کیلئے ملک سے باہر جا رہا ہوں اور گڑیا
تم اس بات کا خاص خیال کرو گی کہ کسی کو پتہ نہ چلنے پائے کہ پریم تمہاری بھابھی فی
الحال اس بات کو سیکرٹ رہنے دینا اور پریم کو صرف اپنی دوست ہی بتانا میں بعد میں
جب معاملات ٹھیک ہوں گے تو خود بتاؤں گا "میر نے ساری بات ان کو سمجھائی

اوکے بھائیو، پری جلدی چلو ہم اپنی پیکنگ کر لیں "ہانی میر کو جواب دیتی پری کو جلدی
سے کھینچ کے لے گئی

آہ پتہ نہیں پریم سب کو کیسے لگتی ہے "میر بڑبڑاتا ہوا باہر لان کی طرف نکلا

پریام سارا راستہ ہانی کا سر کھاتی آئی تھی جب کوئی چیز دیکھتی جلدی سے ہانی کو متوجہ کرتی اور پھر اس کا نام پوچھتی ہانی بار بار ایک جیسی چیزوں کو بتا بتا کر تھک چکی تھی مگر پریام کہیں سے بھی تھکن زدہ نہیں لگ رہی تھی بلکہ وہ پہلے سے زیادہ پرجوش ہو جاتی کسی بھی نئی چیز کو دیکھ کر

اللہ اللہ کر کے وہ لوگ گاؤں میں پہنچی ہانی نے تو باقاعدہ شکر ادا کیا

ہانی یہ اتنا بڑا گھر تمہارا ہے "پری نے منہ کھول کر شاندار حویلی کو دیکھا جسے دیکھتے ہی تعریف خود بخود نکل جاتی ہے

ہانی کی اتنی تیز آواز پر کوئی بھی باہر نہیں نکلا بلکہ پوری حویلی خالی خالی لگ رہی تھی

کوئی بھی نہیں آیا میری آواز کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے "ہانی پری کو دیکھ کر مسکائی

سنو سنو ہانا حیدر تشریف لا چکی ہے اب کسی کو باہر آنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ اپنی حالت کے ذمہ دار خود ہوں گے "ہانی اب غصے سے چلائی

سب لوگ ایک جھٹکے سے روم سے باہر نکلے اور ہانا کو دیکھ کر زور سے ہنسنے اپنی طرف سب کو بڑھتا دیکھ کر ہانی چلائی

وہیں رک جاؤ میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے "ہانی نے ہاتھ اٹھا کر سب کو روکا

ایکسیکوزمی اگر آپ لوگوں کو معلوم نہ ہو تو میں آپ سب کی انفارمیشن میں اضافہ کر دیتی ہوں یہ پیاری سی بچی میری دوست ہے اس گھر کی بہو نہیں جسے آپ یوں مل رہے ہو ہانی نے غصے سے سب کی طرف دیکھا اور زبان سے بیچاری کے سچ پھسل گیا "

پری نے حیرانی سے ہانا کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی رہی ہو کہ یہ بتانا ضروری تھا باقی سب نے بھی حیرت سے ہانی کو گھورا تو ہانی کو معلوم پڑا کہ اس نے جلدی جلدی میں کونسی بکواس کر دی ہے

میرا مطلب ہے کہ گھر میں جب بہو آتی ہے تو گھر والے ایسے ہی جوش سے ملتے ہیں جیسے آپ لوگ ابھی میری دوست سے مل رہے ہو "ہانی نے ہی ہی ہی کرتے ہوئے بات سنبھالی

تیری سوچ پہ میں قربان نہ جاؤں یہ بچی لگ ہی اتنی پیاری رہی ہے کہ خود بخود اس پہ
پیار آجائے کیوں میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا "چاچی نے ہانی کو راستے سے ہٹایا اور باقی
سب سے پوچھا سب نے ہاں میں سر ہلا کر ہانی کو ترپایا

آجاؤ میری بیٹی اندر چلتے ہیں سب کی بکواس چلتی رہے گی "چاچی نے پری کو ہاتھ سے
پکڑا اور خاص طور پر ہانی کو سنا کر آگے بڑھی

جان تم ایسے کیسے کر سکتی ہو "ہانی منہ بناتی ہوئی فرش پر بیٹھی پریم جلدی سے ہاتھ
چھڑا کے ہانی کے پاس آئی اور اسے اٹھانے لگی

باقی سب حیرت سے مڑے اور پریم اور ہانی کو دیکھنے
لگے ہانی مسکراتی ہوئی کھڑی ہوئی اور اپنے ہاتھ جھاڑے

ہاں تو کون کہہ رہا تھا پیاری بچی ارے یہ میری دوست ہے کوئی ہاتھ تو لگائے چلو پریم
"ہم چلتے ہیں"

ڈارلنگ تم ہم سے اس طرح بات کرو گی "چاچی نے شرم دلانی چاہی جو کہ اللہ معاف
کرے ہانا میں پائی ہی نہیں جاتی

ارے یہ اس طرح کی بات کس نے شروع کی تھی "ہانا نے چمک کر کہا

پگلی ہم تو مزاق کر رہے تھے کیوں تمامہ ہم سب کا یہی پلان تھا "چاچی گڑبڑائی تمامہ
نے سوچے بغیر زور زور سے سر ہلایا

اب یہ مزاق کل تک جاری رکھیے اور خبردار جو کسی نے کل سے پہلے اس مزاق کو ختم کرنے کی کوشش کی اور دوسری اہم بات میری دوست سے دور رہو "ہانی نے انگلی اٹھا کے سب کو وارن کیا

ڈارلنگ تعارف تو کروا دو "چاچی مہمنائی

چلو یہ احسان کر دیتی ہوں پریم ان سب سے دور سے ہی مل لو یہ میری ڈارلنگ چاچی اس کے بعد آپی تمامہ روئیہ

اور بڑی اپو (پھپھو) کی روشنیاں میرا مطلب روشنی آپی اور نور آپی، یہ سب تمہیں آس (پاس نظر آئیں گی مگر تم نے زیادہ دھیان نہیں دینا ابھی دو شیطان نظر نہیں آرہی چاچی کی بھانجیوں کا پوچھا گیا " (ہانی نے باری باری سب کا نام لے کے تعارف کروایا

واہ بھئی گریا نے ٹھیک ہمارے ہی مزاق کو ہم پر بھاری کیا ہے "رومیہ صوفیہ پر
گرتے ہوئے بولی

یار سب چھوڑو مجھے تو اس کی پیاری ڈول بہت پسند آئی ہے دل کر رہا ہے اپنے ساتھ
لے جاؤں "نور نے پیام کی تعریف کی

وہ اپنی ڈول کے بارے میں بڑی پوزیسیو ہے اس کے سامنے لے جانے والی بات مت
کرنا "شمامہ نے نور کو چٹکی کاٹی

چلو تھوڑی دیر کیلیے اس کو چھو لوں گی "نور نے شمامہ کو ہاتھ مارا

یہ تو پھر دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے "روشنی نے سب کو چپ کروایا

پیام شرماتے ہوئے اندر چلو اب سب سے امپورٹنٹ ہستی میرا مطلب ہے اپنی ساسو
ماں سے ملنے کا ٹائم ہوا چاہتا

ہے "ہانا نے شرارت سے پیام کے سر پر دوپٹہ سیٹ کیا

شمر کرو ہانی "پریام کے گال لال ہوئے

ارے ساسو ماں تمہاری ہیں اور شرم میں کروں یا را میں تو اس دن شرماءں گی جب اپنی ہونے والی ساس سے ملوں گی "ہانی نے آنکھ دہائی

تم بہت بے شرم ہو "پریام نے ہانی کو تھپڑ مارا

چل میری شرمیلو اندر چلو "ہانی ہنسی

اماں جان میں آگئی "ہانی روم میں داخل ہو کے چیخی

آئے ہائے ایسے کون چیخ چیخ کے بتاتا ہے کچھ حیا کو ہاتھ مارو اور مریض سے اس طرح ملتے ہیں "اماں جان نے تسبیح کو سائیڈ پہ کیا اور خود اٹھ کے بیٹھی

ارے میری جان حیا کو ہاتھ مارنے کیلئے پہلے حیا کو ڈھونڈتا پڑے گا اور حیا کو اپنا جہان کہیں بھگا کے لے گیا ہے اور یہاں پر مریض کون ہے "ہانی نے شرارتی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر بیڈ پر چڑھ کے ماں کے گلے سے چمٹی
پریم کھوئی کھوئی نظروں سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی

تم سے باتوں میں کوئی جیت سکتا ہے بھلا "اماں نے گرہڑا کر ہانی کا کان کھینچا

ارے یہ بچی تمہاری وہی دوست ہے جس کا تم ذکر کرتی رہتی تھی "پریام پر نظر پڑتے ہی اماں جان نے ہانی سے پوچھا ہانی کے سر ہلانے پر اماں جان بیڈ سے نیچے اتری اور پریام کے پاس آئی اور پیار سے پریام کو سینے میں بھینچا

میری بچی کیسی ہے پہلے کیوں نہیں آئی ہم سب تم سے ملنا چاہتے تھے گریبا کی ہر بات میں تمہارا ہی تو ذکر ہوتا تھا "اماں جان نے پری کے ماتھے کو چوما ان کو یہ چھوٹی سی بچی بہت پیاری لگی تھی اور ویسے بھی ہانا نے اپنی دوست کے بارے بتایا ہوا تھا اور اماں جان کو تب سے ہی پریام سے ہمدردی ہو گئی تھی

مم..... میں ٹھیک ہوں آنٹی "پری اتنے زیادہ پیار پر بے اختیار روئی

ارے یہ مولے آنٹی وانٹی والے لفظ اچھے نہیں لگتے تم ہانی کی طرح اماں جان کہو مجھے
اچھا لگے گا "اماں جان نے پیار سے پری کے آنسو صاف کیے

ہاں ہاں پری تم . بھی اماں جان بلایا کرو پریکٹس اچھی چیز ہے "ہانی ہنستے ہوئے اماں
جان کے پیچھے سے چپکی اور پری کو آنکھ ماری پری نے گھور کر ہانی کو دیکھا

تم میری بیٹی کو تنگ مت کرو پری اب سے گریا تمہیں کچھ بھی کہے مجھے بتانا ہے پھر
دیکھنا کیسے میں اس کے کان کھینچتی ہوں "اماں جان نے ہانی کو پیچھے دھکیلا اور پری کو
لے کر بیڈ پر بیٹھی

اماں جان میں بھی آپ کی بیٹی ہوں "ہانی مصنوعی غصہ ہوئی

"اب میرے پاس میری پریوں جیسی بیٹی آگئی ہے تم تھوڑی دیر کیلئے اپنی چونچ بند کرو
اماں جان نے ہانی کو لتاڑا

پری ہانی کا چہرہ دیکھ کر زور سے ہنسی

ہانی اور اماں جان نے دل میں بے ساختہ ماشاء اللہ کہا

چاچی نے ڈنر کیلئے سب کو آواز لگائی تو اماں جان نے دونوں کو ڈنر کرنے کیلئے بولا اور خود
میر کو کال کروانے کیلئے ٹمامہ کو بلایا

تم سے مل کے لگا کہ
اب زندگی کو جینے لگا ہوں

پری آج بہت زیادہ خوش تھی حویلی میں رہنے والے سب لوگ ہی بہت اچھے تھے بس اب میرے بابا سائیں اور چاچا سائیں سے ملنا باقی تھا باقی سب سے مل لی تھی

ابھی بھی وہ پرشوق ہو کر حویلی کے سرسبز لان میں گھوم رہی تھی ہانی چائے لینے گئی ہوئی تھی مگر ابھی تک واپسی کا کوئی امکان نظر نہیں آ رہا تھا

پری پری کہاں ہو "ہانی آواز دیتے ہوئے باہر نکلی

کیا ہوا اتنا چیخ کیوں رہی ہو "پری ہانی کے بالکل سامنے آئی

"بھائیو کی کال آرہی ہے کب سے یہ لو بات کر لو میں تھوڑی دیر کیلیے اندر جا رہی ہوں
بانی نے سیل فون اسکے ہاتھ میں دیا اور آتکھ دباتی ہوئی اندر بھاگی

پری ارے ارے ہی کرتی رہ گئی اور ہانی نظروں سے اوجھل ہو گئی

سیل فون کی رنگ ٹون پر پری نے نظروں کا زوایہ بدلا اور سکرین کو غور سے دیکھنے لگی
سیل بج بج کر چپ ہو گیا دوسری بار سیل بجنے پر پری نے ڈرتے ہوئے کال پک کی اور
کان سے لگایا

السلام و علیکم "سیل فون سے میری بھاری آواز گونجی پریم کا دل دھڑکا

و.....و علیکم السلام "پری نے آہستہ سے جواب دیا

کیسی ہو "پری کے ہکلا نے پر میر مسکرایا

میں ٹھیک ہوں "پھر سے آہستہ سے جواب دیا گیا

گاؤں کیسا لگا "میر کو پتہ تھا اب اسے خود ہی سوال کرنے ہیں اور اس کی بیوی بغیر لگی
لپٹی کے ان کے جواب دینے ہیں

میں نے ابھی گاؤں نہیں دیکھا ابھی تو میں نے حویلی بھی نہیں دیکھی "پری کے
پسندیدہ موضوع پر بات شروع ہو چکی تھی

تین چار دنوں تک . میں واپس آجاؤں گا پھر پورا گاؤں دکھاؤں گا اپنی بھولی بیوی کو "میر
مسکرایا

آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی گاؤں دیکھنے "پری نے ایک دم سے میر کو روکا

یار میرے ساتھ کیوں نہیں جاؤں گی "جواب جانتے ہوئے بھی میرے پھر سے سننا
چاہا

آپ بے شرم ہیں اور گندی باتیں کرتے ہیں اس لیے اب میں آپ کے ساتھ کہیں
نہیں جاؤں گی "حتمی انداز میں کہا
گیا

یار نیکسٹ ٹائم میں گندی باتیں نہیں کروں گا بلکہ کچھ اور کروں گا "معنی خیزی سے کہا
گیا
مگر میری بھولی بیوی میری ایسی باتیں سمجھ ہی نہ جائے

آپ میری طرف سے کچھ بھی کریں لیکن میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی "پری اٹل
انداز میں بولی

یار سچ میں , میں کچھ بھی کروں تم کچھ نہیں بولو گی "میر اس کی معصومیت پر مسکرایا

"ہاں کچھ بھی کریں

پرامس کرو کہ تم کچھ نہیں بولو گی "میر نے با مشکل قہقہے کو دبایا

پرامس "پری نے بچوں کی سی آواز میں کہا

اوکے میں جلد سے جلد اپنا کام ختم کر کے آتا ہوں "میر بے صبرا ہوا

اب میں کال بند کر دوں "بھولی بن کر پوچھا

آپ مجھے سونے نہ دیں اور میں کسی کو بھی نہ بتاؤں کیوں نہ بتاؤں "پری ٹھنکی

میری جان تمہارا دماغ میں آکر صبح کروں گا فی الحال تم سو جاؤ "میر نے بلاآخر ہار مانی

اوکے میں سونے جارہی ہوں اللہ حافظ "پری نے خوش ہو کر جلدی سے کال بند کی
بیچاری کو پتہ ہی نہیں تھا وہ اپنی باتوں سے کسی کا دل جلا چکی تھی

دل لگا لیا

اب زندگی لگانی ہے

یار تو تم اسے بتا دو "زوار نے جلدی سے مشورہ دیا

کس منہ سے بتاؤں "ہانی نے پریشانی سے پوچھا

اپنے منہ سے بتاؤ پا پھر میرا منہ ادھار لے لو "زوار نے ہانا کو چڑایا

تم اپنے بندر جیسے منہ کو سنبھال کے رکھو ہر وقت ہی لٹکا رہتا ہے کوئی اسے مفت میں بھی نہ لے تم ادھار کی بات کرتے ہو "ہانی کے تیز تیز بولنے پر زوار نے اپنا سر پیٹا او بھائی میں نے کس کو چھیڑ دیا

یار میرا منہ اب اتنا بھی گندا نہیں ہے جتنی تم نے تعریف کی ہے "زوار اب کی بار مسمنایا

یار تم سمجھنے کی "..... زوار بولنے لگا جب ہانی نے بات کاٹی

میں بڑی ہی سمجھدار ہوں اس لیے مجھے مت سمجھاؤ اب کال بند کرو پری آرہی ہے "ہانی
نے مسکراتے ہوئے کال کاٹی
جانتی تھی اب بیچارا جلتا رہے گا

(کاش کہ شکل دیکھ پاتی)

جو بات سمجھنے کی ہوتی ہے وہ تو سمجھتی ہی نہیں ہے اور جو بات میں سرے سے کرتا
ہی نہیں ہوں وہ پہلے سے ہی سمجھ جاتی ہے میرا حال بہت برا ہونے والا ہے (زوار
برہڑاتا ہوا سگریٹ نکال کر ٹیرس پہ گیا

آپ لوگ اب ایسا کچھ نہیں کریں گے پہلے بھی آپ کی بہن کی وجہ سے میرے بیٹا مرنے والا تھا "آفان خان کی بیوی سب کا پلان سن کے چیختی تھی

تم تھوڑی دیر کیلئے چپ رہو جانتی ہو اس چھوٹے سے لڑکے کی وجہ سے میرا کتنا نقصان ہوا ہے وہ ہر بار بزنس میں ہم سے بازی لے جاتا ہے اور ہم منہ اٹھا کے دیکھتے رہتے ہیں اب کی بار ہم اس کو برباد کر کے رہیں گے "آفان خان غرایا

بھابھی آفان ٹھیک کہہ رہا ہے اب کی بار وہ ہماری فیملی کو کچھ بھی نہیں کر پائے گا ہم نے پلان ہی ایسا بنایا

ہے "سلمان نے اس کو ٹھنڈا کرنا چاہا

مگر بھائی صاحب پریم کا شوہر بہت خطرناک ہے "آفان کی بیوی ٹینشن سے بولی

تم ٹینشن نہ لو وہ کھوتا کچھ بھی نہیں کر پائے گا " آفان خان تنزیہ مسکرایا

آپ لوگ کب تک نکلیں گے "سلمان کی بیوی نے زبان کھولی

بس بڑی بھابھی کچھ کاغذات بنوانے ہیں اس کے بعد ہم نکل جائیں گے بہت بڑا
شاک ملے گا میرے سالار حیدر کو وطن واپسی پر "آفان خان نے جواب دے کر بڑے بھائی
کی طرف دیکھا

پریام کو گھر لے آئیں گے یا پھر سیدھا ایئرپورٹ پر جائیں گے "آفان کی بیوی نے نفرت سے پوچھا

تھوڑی دیر کیلئے گھر آئیں گے اور پھر ایئرپورٹ کیلئے نکل جائیں گے مگر تم اپنا رویہ ٹھیک رکھنا "آفان خان نے تنبیہ کی

میں کونسا آپ کی بہن کو گولی ماروں گی "اس کی بیوی کہتے ہی دروازے سے باہر نکل گئی چلو بڑے بھائی ہم کاغزات لے کے نکلتے ہیں اس کی ٹرٹر جاری رہے گی "آفان خان اٹھتے ہوئے بولا

پریام اٹھ بھی جاؤ اور کتنا سونا ہے سب ناشتے کیلئے انتظار کر رہے ہیں "ہانی نے پری کے اوپر سے لحاف کھینچا اور بازو سے پکڑ کر اٹھایا

ہانی سونے دو یار "پری" نے سستی سے لحاف کھینچ کر اپنے اوپر ڈالا

پری اگر تم اب نہ اٹھی تو پانی کا جگ گرا دوں گی اور تم جانتی ہو کہ جو میں کہتی ہوں وہ کرتی ہوں "ہانی دھمکی دیتے ہوئے بولی

ہانی تم بہت ظالم ہو "پری روہانسی ہو کر اٹھ بیٹھی

اور تم بہت خوبصورت ہو بھابھی "ہانی نے چھیڑتے ہوئے پری کے چہرے سے براؤن بال ہٹائے

بدتمیز کوئی سن لے گا آہستہ بولو نہیں تو تمہارا بھائی ہماری جان لے لے گا "پری نے ڈر کر ہانی کے منہ پر ہاتھ

اب چلو کہیں بابا سائیں سے ڈانٹ ہی نہ کھانی پڑ جائے "ہانی نے جلدی سے دوپٹہ اس کے سر پر سیٹ کیا اور اس کو باہر کی طرف لے کے نکلی

ڈائننگ ٹیبل پر پہنچ کر ہانی نے جلدی سے سب کو سلام کیا اور پری بیچاری گجھرا کے پیچھے کھڑی ہو گئی ہانی نے اس کا ہاتھ پکڑا اپنے برابر کیا

آجاؤ میری بیٹی میرے پاس آکر بیٹھو "اماں جان نے پری کو اپنی طرف بلایا

پری جھجھکتی ہوئی اماں جان کے برابر بیٹھی اور ڈر کے شہباز حیدر کی بڑی بڑی مونچھوں کی طرف دیکھا

باقی سب مسکراتے ہوئے پری کو دیکھ رہے تھے جو بڑی گہرائی سے شہباز حیدر کی مونچھوں کا تجزیہ کر رہے تھی

بیٹی مجھے بھی سائیں کی مونچھیں پسند نہیں ہیں مگر کیا کریں ان کو اپنی مونچھوں سے بڑا
پیار ہے "اماں جان نے پری کے سر پر ہاتھ پھیرا
باقی سب کھلکھلا کے ہنسنے

بیٹا آپ پہلے ناشتہ کر لیں پھر میری مونچھیں دیکھ لینا "بابا سائیں نے مونچھوں پر تاؤ
دیتے ہوئے پری کو مخاطب کیا

پری جلدی سے اپنی پلیٹ پر جھکی سب نے مسکرا کر پری کی طرف دیکھا اور پھر خاموشی
سے ناشتہ کرنے لگے

شہباز حیدر نے سر ہلایا اور صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کے بیٹھا

بتائیں کیا خدمت کر سکتا ہوں میں آپ کی "مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے پوچھا

خدمت کروانے نہیں بلکہ اپنی ملکیت واپس لینے آئے ہیں "آفان نے بدتمیزی سے
جواب دیا

میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا "شہباز حیدر نے ٹھنڈے لہجے میں کہا

ہماری بات کا مطلب یہ ہے میرے شہباز حیدر کہ ہم اپنی بہن کو واپس لینے آئے ہیں جسے
تمہارے بیٹے نے زبردستی اپنی قید میں رکھا ہوا ہے "آفان نے کھل کر اپنا مطلب بتایا

دیکھیے مجھے نہیں پتہ کہ میرے بیٹے نے آپ کی بہن کو قید میں رکھا ہوا ہے فی الحال وہ ملک سے باہر ہے اس کے آتے ہی میں اس سے بات کروں گا "شہباز چونکے ضرور مگر ظاہر نہیں ہونے دیا

ارے کیسے باپ ہیں تمہارے بیٹے نے زبردستی ہماری بہن سے نکاح کر لیا ہے اور ہمارے گھر سے دھمکیاں دیتے ہوئے لے گیا ہے اور ہماری بہن اس وقت تمہارے گھر میں ہے اور ابھی بھی تم بیٹے کے آنے پر پوچھو گے "آفان غصے سے کھڑا ہوا

باپ جیسا بھی ہوں اس پر بحث بعد میں کروں گا مگر تمہاری بہن میری حویلی میں نہیں ہے " شہباز نے غصے پر کنٹرول کیا کیونکہ وہ گھر آئے مہمانوں کی بے عزتی نہیں کرنا چاہتا تھا

"ہماری بہن پریم تمہاری حویلی میں آئی ہے اور یہ خبر ہمارے بندے نے دی ہے

"کیا نام بتایا ہے پریم تو میری بچی کی دوست ہے وہ میرے بیٹے کی منکوحہ نہیں ہے
شہباز حیدر پریم کے نام پر چونک کے کھڑے ہوئے

ہماری بہن تمہاری بیٹی کی دوست اور تمہارے بیٹے کی منکوحہ ہے "آفان غرایا

اگر یہ بات سچ ہے تو میں ابھی پریم کو بلواتا ہوں وہ خود دیکھ لے گی "شہباز نے پریشانی
سے ماتھا مسلا اور باہر کھڑے ملازم کو پریم کو مہمان خانے میں لے آنے کو کہا

تھوڑی ہی دیر بعد پریم ہانی کے ساتھ ڈرتے ڈرتے مہمان خانے میں داخل ہوئی وہ اس
طرح اپنے بلاوے پر پریشان ہوتی ہانی کو بھی ساتھ پکڑ لائی تھی

مگر سامنے ہی اپنے بھائیوں کو دیکھ کر خوشی سے چیخ کر ان کے گلے لگی
شہباز کو جو تھوڑا بہت شک تھا وہ بھی ختم ہو گیا اور شہباز غصے سے ہانا کی طرف دیکھ
رہے تھے جو بیچاری پریم کے بھائیوں کو ادھر دیکھ کے پریشان ہو گئی اور اب باپ کے
غصے کو دیکھ کر کانپ رہی تھی

پریم بیٹا تم صوفے پر بیٹھو اور ہانا تم بھی "شہباز حیدر نے غصے پر قابو پا کر ان دونوں کو
بیٹھنے کا اشارہ کیا

پریم جو بھی میں پوچھوں سچ سچ بتانا ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے "بابا سائیں نے
سب کی طرف دیکھ کر پریم سے پوچھا پریم کے سر ہلانے پر شہباز نے اپنا گلا صاف کیا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 641
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a3061756508)

سن لیا سچ اب آپ نے شہباز حیدر صاحب چلو پریم گھر چلتے ہیں "آفان خان غصے سے کھڑے ہوئے

ایک منٹ مسٹر مجھے کچھ اور پوچھنا ہے "بابا سائیں نے لال آنکھیں کھولی

پریم تم یہاں رہنا چاہو گی یا اپنے بھائیوں کے ساتھ جانا چاہتی ہو "آخری سوال پوچھا گیا

بابا سائیں میں بھائی کے ساتھ چلی جاتی ہوں "پریم خوشی سے ٹھہر ٹھہر کر بولی

ہانی نے بے ساختہ اپنا ہاتھ پریم کے ہاتھ پر رکھا جسے پری نے جوش سے اپنے ہاتھ میں لے کے دبایا

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 643
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

تم اب اپنے بابا سائیں کی بات مانو گی اور بھائیو کو نہیں بتاؤ گی کہ ہم نے پریم بیٹی کو اس کی خوشی واپس کر دی ہے "بابا سائیں یہ کہتے ہی مہمان خانے سے باہر نکل گئے

پریم تم نہ جاؤ نا میں تمہارے بنا کیسے رہوں گی "پریم کو جوش سے تیاری کرت دیکھ کر ہانی سسکی

ابھی باقی حویلی اس بات سے انجان تھی

پریم نے ہانی کو روتے دیکھا تو جلدی سے ہانی کے پاس آکر بیٹھی

ایک دن میں بھی بھاگ کر لچ باکس لے گئی تھی اور جانتی ہو کیا ہوا تھا میرا لچ باکس کھینچ کے پھینک دیا تھا اور تب سے میں روم میں کھانا کھاتی تھی کیونکہ مجھے باہر نکلتے ہوئے ڈر لگتا تھا

میں سکول سے چھٹیاں کرنے لگی کیونکہ میرا ہوم ورک ان کمپلیٹ ہوتا تھا اور مجھے روز ڈانٹ پڑتی تھی میں اس ڈانٹ سے بچنے کیلئے اور کلاس فیلوز کی ہنسی سے بچنے کیلئے چھٹیاں کرنے لگی

اور ایسا کرتے ہوئے میں دنیا سے بہت پیچھے ہو گئی میں اب چاہ کر بھی دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی

مگر پھر میری زندگی میں ہانا حیدر آئی اور اس نے مجھے بولنا سکھایا دنیا سے مقابلہ کرنا سکھایا پھر میرا ڈر کم ہوا

بھی حالت میں اپنے بھائیوں کو نہیں دوگی اگر پوچھیں تو بتا دینا کہ میں ساتھ لانا بھول گئی ہوں چلو اب میں چلتی ہوں تمہارے بھائی آجائیں گے "اس کی بھابھی ایک ہی سانس میں بولتی کاغذ اس کو تھماتی جلدی سے اندر کی طرف بھاگی

پری حیرانی سے کبھی کاغذ پر لکھے نمبر کو دیکھتی اور کبھی گیٹ کی طرف دیکھتی اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے زندگی عجیب ہی کھیل کھیلنے میں لگی ہوئی ہے پریم نے بھائی کے آنے سے پہلے اپنے سیل فون کو بند کیا اور ہینڈ بیگ کی اندر والی زپ میں گھسا دیا

نا چاہتے ہوئے بھی وہ بار بار بھابھی کی باتوں کو سوچ رہی تھی اور لندن پہنچ کر وہ سب سے پہلے بھابھی کو کال کرنے والی تھی یہ تو اب کنفرم ہو گیا تھا

ڈارلنگ ڈارلنگ کدھر ہو "ہانی چاچی کو اونچی آواز میں پکارتی کچن میں داخل ہوئی

بدتمیز کچھ تو شرم کر لو تمہارے چاچا حضور گھر پر ہیں وہ کیا سوچیں گے "چاچی نے فریش
جوس بناتے ہوئے ہانی کو آنکھیں دکھائی

ارے چاچا سائیں جانتے ہیں ہم آپ سے زیادہ پیار کرتے ہیں اور چاچا سائیں کا پیار
ہمارے پیار کا مقابلہ نہیں کر
سکتا "ہانی نے آنکھ دبائی

تم نا شہر جا کر زیادہ بے شرم ہو گئی ہو "چاچی نے ہانی کے سر پر چیت لگائی

ہاہاہاہاہا یار ڈارلنگ قسم سے آپ کچھ بھی سوچ سکتی ہیں مطلب ایکدم سے آپ نے پری کو بہو بنانے کا سوچ لیا اور پھر گاؤں والوں کو جلانے کا۔ مزہ بھی لے لیا "ہانی ہنستے ہوئے دہری ہوئی ہانی صبح سے اب ہنس رہی تھی ورنہ تو پری کی جدائی ہی کافی تھی

ارے بھئی سوچنے کا کیا ہے اس کے پیسے تھوڑی لگتے ہیں "چاچی نے بھی آنکھ دبائی

آپ کی یہ بات میں آپی کو بتاؤں گی "مسکراتے ہوئے چاچی کو چھیڑا گیا

خدا دا واسطہ یار ثمامہ کو میری سوچ مت بتانا ورنہ اس نے مجھے تو بس ملاستی نظروں سے دیکھنا ہے باقی ساری بات بازل کو بتانی ہے اور میرا بھولا پت سر پکڑ کر میرے پاس آئے گا اور بولے گا امی آپ کو بہو والی بات ضرور کرنی تھی اب ثمامہ مجھے کہہ رہی ہے کہ جاؤ چاچی کی خواہش پوری کرو اور چار شادیاں کر لو اب چاچی اس عمر میں دوسرا بیٹا تو پیدا نہیں کر سکتی نا "چاچی نے جوس کا سپ لے کر بہو اپنے بیٹے کی نقل اتاری

ڈارلنگ پھر پتہ کیا ہوگا آپی آپ کے سامنے آنا بند کر دے گی آپ کا بیٹا تڑپے گا اور آپ
پھر منانے جائیں گی اور ساتھ میں ڈھیر سارے گفٹس ہوں گے تب جا کے آپی مانیں گی
ہانا نے ہنستے ہوئے نقشہ کھینچا کیونکہ ایک بار پہلے بھی ایسا ہو چکا تھا "

اور نہیں تو کیا میرا پت ایسا دیوانہ بن کے گھومتا ہے جیسے مجنوں بھائی سے کلاسز لے رکھی ہوں "چاچی بھی پچھلا واقعہ یاد کر کے مسکرائی

ہانا ویسے کچھ بھی کہہ لو مگر دونوں ساتھ کھڑے ہوں تو کمال لگتے ہیں "چاچی تصور میں ان دونوں کو ساتھ کھڑا دیکھ کے مسکرائی

یہ بات تو واقعی سچ ہے اچھا آپ بتائیں اگر فری ہوں تو فرزانہ آنٹی (چاچی کی بہن) کے گھر چلیں "ہانی نے اپنے آنے کا مقصد بتایا

"پری کو گھمانے جانا ہے کیا

وہ تو صبح ہی اپنے گھر چلی گئی اس کے بھائی آگئے تھے لینے شاید کوئی کام تھا "ہانی نے اصل بات چھپا کے چاچی کو بتایا

"کیا ایا پرے اپنے گھر چلی گئی اور تم نے بتایا ہی نہیں ہم سے مل کے بھی نہیں گئی
چاچی حیرت سے چیخی

وہ بس جلدی میں جانا پڑ گیا اس لیے ہمیں مل پائی "ہانی افسردہ ہوئی

لگا

داد کو آتے دیکھ کر میر نے منہ بنایا

داد میری آدھی نیندیں صرف تمہاری وجہ سے پوری نہیں ہوتی "میر نے داد کو آنکھیں دکھائی

صاحب معافی چاہتا ہوں مگر یہ خبر آپ کی نیند سے زیادہ امپورٹنٹ ہے "داد نے پریشانی سے بتایا

"داد آج کل تو سالے صاحب کی مہربانی سے ہر خبر ہی امپورٹنٹ ہے آج کی تازہ خبر سناؤ میر انگرائی لیتے ہوئے بیڈ سے اتر

سائیں ".....داد بتاتے بتاتے رکا

داد جو بھی خبر ہے نکال پھینکو مجھے فریش ہونا ہے تم تو بیویوں کو بھی مات دے رہے ہو
میر چڑچڑا ہو کے بولا "

صاحب وہ چھوٹی بی بی ".....داد نے پریشانی سے آنکھیں بند کی

کیا ہوا چھوٹی بی بی کو "میر کو لگا اس کے دل کی دھڑکن رک کے چلی ہو

چھوٹی بی بی کو ان لے کے بھائی حویلی سے لے آئے تھے اور چھوٹی بی بی کی کرنٹ
لوکیشن لندن میں شو ہو رہی ہے "داد نے جلدی سے بات کہہ کر میر کے چہرے کی
طرف دیکھا جس کی رگیں غصے سے تن چکی تھی اور چہرہ لال ہو چکا تھا

داد اتنی دیر بعد خبر مل رہی ہے وہ لندن میں پہنچ چکی ہے اور میں بیوقوف اپنی نیند پوری
کر رہا ہوں "میر نے زور سے ٹیبل کو ٹھوکر ماری

صاحب بشیر (ملازم) کو ابھی پتہ چلا ہے تو اس نے بتایا ہے ابھی ابھی "داد دو قدم ڈر کے پیچھے ہوا

داد داد میں کیا کروں پہلے ان کمینوں (گالی) کو سبق سکھاؤں یا پھر تمہاری چھوٹی بی بی کو زندگی کا بدترین سبق دوں "میر ایک دم سے سرد لہجے میں بولا

اب کی بار چھوڑنے والا نہیں ہوں نا ان سالوں کو اور نہ ہی تمہاری چھوٹی بی بی کو بہت کر لیا رحم نرمی سے سمجھا لیا مگر لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے لیٹس بی گین دی شو و دنیو ٹویسٹ "میر تنزیہ مسکرایا

سائیں آپ کیا کرنے والے ہیں "داد نے پریشانی سے میر کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھا

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 661
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

پریام سارا راستہ فلائٹ میں ڈرکی وجہ سے روتی آئی تھی اور اب تو خدا سے توبہ کر لی تھی
کہ زندگی میں دوبارہ کبھی بھی فلائٹ میں نہیں آئے گی چاہے کچھ بھی ہو
جائے

ایئر پورٹ پر اس کے سوچے سمجھے بغیر دو لیڈیز نے ہاتھ سے پکڑا اور اسے اپارٹمنٹ میں
چھوڑ کر غائب ہو گئی

پریام کو لگا وہ کڈنیپ ہو چکی ہے اس لیے جلدی سے سیل فون نکال کر بھا بھی کا نمبر ملایا
وہ شاید ہمدردی لینا چاہتی تھی

مگر اس کی بھا بھی نے جو اس کو بتایا وہ ناقابل یقین

دماغ میں کچھ کوندا

آہ میرے پاس سیل فون ہے مم..... میں میر کو کال کرتی ہوں مگر اس کو کیا بتاؤں
گی کہ میں کدھر ہوں وہ تو مجھے اپنے ہاتھوں سے ہی مار ڈالیں گے میں اس کو نہیں بتاتی
سیل فون ہاتھ میں پکڑا پھر ٹیبل پر رکھ دیا "

روتے ہوئے پری کو لچھ ٹائم ہوا تھا جب دروازے پر بیل ہوئی پری نے ڈر کر دروازے
کی طرف دیکھا جلدی سے پاؤں صوفے پر رکھے مگر بیل مسلسل ہوتی رہی

دس منٹ بعد پری ڈر کر دروازے کی طرف بڑھی اور کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا

"ک..... کون

ڈیلیوری بوائے میم "باہر سے آواز ابھری

پری نے آنکھوں کو صاف کیا اور ڈر کے دروازے کو انلاک کیا

دروازہ اوپن ہوتے ہی کوئی اندر گھسا اور پری کے چہرے پر تیز زناٹے دار تھپڑ مارا
پری اچھل کر دور گری

بے دلی اس قدر ہے کہ آج مجھے
کچھ نہیں چاہیے
تم بھی نہیں

پریام کو تمھڑ اتنے زور سے لگا کہ ہونٹ پھٹ چکا تھا اور خون اس کے منہ میں گھلتا ہوا محسوس ہوا پریام نے ڈر کے مارے آنکھیں میچ لی اس کو بس اتنا معلوم تھا کہ اب وہ مرنے والی ہے آنے والے کو دیکھنے کی جرات اس میں نہیں تھی دوپٹہ پتہ نہیں کہاں گر چکا تھا اور بال کچر سے آزاد ہو چکے تھے

آوووووہ بے بی کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینے سے مصیبت اگر ختم ہو جاتی تو پوری دنیا کے لوگ آنکھیں بند کر کے چلتے اور یقین مانو اپنی آنکھوں کو کبھی کھول کر دیکھتے بھی نہیں کہ یہ دنیا آنکھ کے منظر سے کتنی حسین لگتی ہے مگر کیا ہے نا آنکھیں بند کر لینے سے بھی مصیبت نہیں جاتی اس لیے تم بھی اپنی آنکھوں کو زرا کھولنے کی زحمت دو اور مصیبت کا سامنا کرو کیونکہ اب تو تم بریو گرل ہو "میر اپنی پینٹ تھوڑی سی اوپر کر کے گھٹنوں کے بل پریام کے پاس بیٹھا اور مسکراتے ہوئے اس کے سر کو سہلایا مگر خیال رہے میر کی مسکراہٹ حد سے زیادہ تنزیہ تھی

پریام جو ڈر اور خوف کے مارے آنکھیں بند کر کے بیٹھی تھی میر کی آواز سن کے اس میں کرنٹ سا دوڑا تھا پری کو ایسے لگا جیسے تپتی دھوپ میں کوئی چھاؤں لے کر آیا ہے یا پھر انجان سی بھیڑ میں کوئی اپنا ہاتھ ہلاتا ہوا نظر آیا ہو

پری نے جلدی سے آنکھیں کھولی اور آنسو صاف کر کے مڑ کر میر کی طرف دیکھا اسے میر سے خوف ضرور محسوس ہوا مگر اس خوف پر اپنا پن بھاری ہو گیا تھا اس لیے تو مڑ میر کے سینے سے لگی

میر کا دل ایک دم زور سے دھڑکا مگر جلد ہی اپنی کیفیت پر قابو پا کر اس نے پری کو ایک جھٹکے میں ہی اپنے سینے سے جدا کیا

پریام نے بڑی بڑی آنکھوں میں حیرانی لیے میر کی طرف دیکھا

جاناں ایسے تو نہ دیکھو دل بے ایمان ہونے لگتا ہے "میر نے آنکھ دبائی

پریام اسے پل میں توشہ پل میں مالا ہوتے دیکھ رہی تھی

میر آرام سے اٹھا اور صوفے پر بیٹھا پریم کو اپنے سامنے کھڑا ہونے کا اشارہ کیا

ہاں تو جاناں اب بتاؤ بلکہ پوری سٹوری سناؤ تم میری اجازت کے بغیر ادھر کیسے پہنچی اور
 حویلی سے باہر کیسے نکلی "میر سرد آواز میں غرایا

میر کی اتنی سرد آواز سن کے پریم سسکی اور پھر رونے ہی بیٹھ گئی

آں ہاں تمہیں میں نے رونے کا نہیں بولا اب سے میں جو پوچھوں اس کا جواب دیا کرو یہ فضول کے نائک آئندہ میرے سامنے نہ ہوں تو بہتر ہیں ورنہ حالات کی ذمہ دار تم خود ہو گی "میر غصے میں کھڑا ہوا اور پری کا نازک سا چہرہ اپنے ہاتھ میں دبوچا

مم..... مجھے درد ہو رہا ہے "پریام کرلائی

یہ درد تو کچھ بھی نہیں ہے اب سے جو میں کروں گا وہ تمہیں ساری زندگی نہیں بھولنے والا بہت ہو گیا تماشا "میر نے غصے سے اس کا منہ جھٹکا

تمہیں میں نے کہا تھا نا کہ آئندہ میری اجازت کے بغیر تم کہیں نہیں جاؤ گی اور اپنے سوکالڈ بھائیوں کے ساتھ تو بھول کر بھی نہیں جانا پھر تم کیوں نکلی ہو لی سے تم اتنی چالاک ہو یا معصومیت کے ڈرامے صرف میرے سامنے کرتی ہو "میر نے زور سے اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ میں جکڑا

مم..... مجھ سے غلطی ہو گئی "پریام نے سسکتے ہوئے کہا وہ پہلے ہی بھا بھی کی باتیں سوچ کر رو رہی تھی اب تو میر کو غصے میں دیکھ کر اور زیادہ رونا آ رہا تھا

جاناں تم ہر بار ایسی غلطی کرو گی تم نے میری کہی گئی باتوں کو مزاق سمجھ لیا تھا یارا میں تو مزاق کے موڈ میں بھی مزاق نہیں کرتا پھر تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میر سالار حیدر سرپس ہو کر ایویں دھمکیاں دے رہا ہو گا ہوتا تو اس سے کچھ نہیں ہے "میر نے پری کو صوفے پر دھکا

دیا

پری میر کی غضب ناک شکل دیکھ کر صوفے سے پیچھے کھسکی

مم..... معاف کر دیں "پری نے جلدی سے میر کے سامنے ہاتھ جوڑے

میر نے ایکدم سے اس کو چھوڑا اور پریم کا بازو پکڑ کے مڑوڑا

اب میرے قریب آنے سے تکلیف ہوتی ہے میں تمہیں ظالم لگتا ہوں تم اتنی بیوقوف کیسے ہو سکتی ہو مطلب پریم تم اتنی زیادہ بیوقوف ہو کہ میرا پیار عشق محبت تمہیں نظر ہی نہیں آتا اور تم اسے کوئی بھی نام دیتی ہو تمہیں لگتا ہے مجھے تم سے کوئی فائدہ حاصل ہو گا اب میں تمہیں دکھاؤں گا کہ میں کیا چیز ہوں تمہیں لگتا ہے کہ مجھے کوئی چاہتا نہیں ہو گا تو میں نے تم سے زبردستی نکاح کر لیا اب سے تم میرے نکاح میں تو رہو گی مگر دل

میں نہیں چلو کیا یاد کرو گی آج سے تمہیں میں اپنے دل سے آزاد کرتا ہوں مگر یاد رکھنا کہ تمہیں نکاح سے آزاد نہیں کروں گا اپنی زندگی جی لو اب تمہارے بھائیوں کو بتاؤں گا کہ ایک لڑکی کی وجہ سے میں اپنا بزنس چھوڑ نہیں سکتا اور مجنوں تو بالکل نہیں بنوں گا "میر آہستہ آہستہ بول رہا تھا

اور پیام کو لگ رہا تھا آج وہ بالکل تنہا ہو گئی ہے جو سرے سے پیار ہی نہیں کرتے تھے ان کیلئے ہمیشہ وہ ایک پیارے سے بندے کو تکلیف دے آتی تھی وہ میر کو ہمیشہ تنہا چھوڑ آتی تھی یہ کیا کیا اس نے میر ٹھیک کہتا ہے وہ سب سے زیادہ بیوقوف ہے

آہ کاش وہ دنیا کے رسم و رواج سمجھتی یا کم از کم اسے اتنا تو معلوم ہوتا کہ کون اس کیلئے اچھا ہے اور کون اس کیلئے برا ہے

اسے اپنی سوچوں میں پتہ ہی نہیں چلا کہ میر کب اٹھ کے چلا گیا

بی بی آپ ایسا نہ بولیں وہ آپ کو چھوڑ نہیں سکتا فی الحال وہ غصے میں ہے جب غصہ اترے گا تو اسے آپ کے پاس ہی آنا ہے وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے چھوڑ گیا ہے دیکھیں اگر اس کو آپ کی فکر نہ ہوتی تو وہ کبھی مجھے آپ کی حفاظت کرنے کیلئے نہیں چھوڑ جاتا "داد نے ہاتھ باندھ کر تابعداری سے کہا

داد تم سچ بول رہے ہونا "پریام نے حیرت سے داد کی طرف دیکھا

جی بی بی صاحبہ میں سچ کہہ رہا ہوں "داد پریم کی بڑی بڑی آنکھوں میں حیرت دیکھ کے مسکرایا

داد تم میرا ایک کام کرو گے اور پلینز میر کوپتہ نہ چلے "پریام نے جلدی سے آنسو صاف کیے

بی بی صاحبہ آپ حکم کریں اگر کرنے والا ہوا تو ضرور کروں گا "داد نے نظریں جھکائی

داد تم۔ کسی طرح بھی کر کے مجھے پاکستان بھجوا دو میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی "پریام جلدی جلدی بولی

لیکن بی بی ".....داد اس کی بات سن کے ہچکچایا

داد پلیر تم یہی سمجھ لو کہ تمہاری چھوٹی بہن تم سے کچھ مانگ رہی ہے پلیر میرے اپنے
بھائی تو اچھے نہیں

ہیں "پریم نے داد کو بلیک میل کیا اور وہ بیچارہ ہو بھی گیا کیونکہ اس کی اپنی کوئی بہن نہیں تھی آج جب پریم نے خود کو اس کی بہن کہا تو داد کا دل منٹ میں پگھل گیا

زوار اب کیا ہو گا مجھے تو ٹینشن ہو رہی ہے بھائیو کو پتہ چلے گا تو وہ کریں گے بابا جان سے
پھر ناراض ہو جائیں گے مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی "ہانی نے زوار کو کال کر کے
بتایا

یار ابھی تو وہ مجھ سے نہیں ملا مجھے اپنی فکر کھائے جا رہی ہے "زوار نے بھی دل ہلکا کیا
زوار وہ اب کی بار کسی کو نہیں چھوڑیں گے مجھے لگتا کوئی طوفان ہی آئے گا "ہانی روہانسی
ہوئی

اچھا یار تم تو ٹینشن نہ لو جب آئے گا تو ہم سب سنبھال لیں گے "زوار نے ہانی کو
تسلی دی

ہانا.....ہانا تم دنیا کی واحد لڑکی ہو جو اپنا رونا اس لیے دکھاتی ہے تاکہ دوسرا بندہ پورا دن ٹینشن میں رہے "زوار نے دانت پیسے

جی ہاں میں ایسی اکلوتی لڑکی ہوں اور ایسے ہی رہوں گی میں بدلنے والی بالکل نہیں ہوں
ہانا اترائی "

اب اللہ پاک ہی مجھ پر رحم فرما سکتا ہے "زوار بڑبڑایا

زوار وہ کیا ہے ناکہ تمہارے کرتوت ایسے نہیں ہیں کہ اب تم پر رحم کیا جائے "ہانی جل
کے بولی

کیا ہوا میرے کرتوتوں کو کیا ہوا ہے "زوار بھی جلا بیٹھا

یہ جو بار بار لڑکی پٹانے والا چکر تمھانا اس کے بعد تم پر رحم کیا ہی نہیں جاسکتا "ہانی
نے دل جلایا

یار تو لڑکی جلدی پٹ جاتی تو میں ایسے کام ہی نہیں کرتا "زوار گڑبڑا کے بولا

او بھائی لڑکی پٹانے کے بھی طریقے ہوتے ہیں یہ کیا بندر کی طرح منہ کی طرف گھوری ہی
"جانا

"اب میں نے کونسی دس بارہ لڑکیاں پٹائی ہوئی تھی جو مجھے معلوم ہوتا

تو اب پٹا لو تمہیں کس نے روکا ہے اب تو پٹانی آگئی ہے "ہانی کو دس بارہ لڑکیاں سن کے غصہ آیا

سچی اب میں پٹا لوں کسی لڑکی کو "زوار ہانی کی جلن محسوس کر کے مسکرایا

ہاں ہاں پٹا لو مگر بھائیو سے تمہاری زندگی کی گارنٹی نہیں دے سکتی "ہانی نے بھگو کر تیر مارا

یار تم مجھے ساری زندگی میرے کا ڈراوا دیتی رہو گی "زوار سٹپٹایا

نہیں ابھی بھائیو کا ڈراوا دیتی ہوں بعد میں تو میں اکیلی ہی کافی ہوں گی "ہانی کھکھلائی

تم مجھے ایسی ہی جلاتی رہو گی کیا "زوار نے آواز میں بیچاگی بھری

ہم سے مت الجھو..... کہ اب ہم
سراپا سوال بھی ہیں اور حاضر جواب بھی

داد صبح جب میر کے پاس پہنچا تو سارا گھر ہی بکھرا پڑا تھا اور داد جانتا تھا کہ پریم کا
سارا غصہ ان بے جان چیزوں پر اتارا گیا ہے

داد ان قیمتی چیزوں پر افسوس کرتا ہوا میر کے روم کے پاس پہنچا پہلی ہی دفع ناک کرنے
پر میر کا کم . ان سنائی دیا

داد دل میں درود پڑھتا ہوا دروازہ کھول کے اندر گیا مگر میر کی حالت دیکھ کر معلوم ہوا کہ وہ
شاید ساری رات سو نہیں پایا اور شاید رویا بھی ہو گا اس لیے تو آنکھیں سرخ تھیں

میں تو کسی کی غلطی کو معاف نہیں کرتا اور اس نے تو بار بار غلطی کی ہے میں پھر بھی اس کو سزا نہیں دے پایا

میں اپنے دل کو نکال پھینکنا چاہتا ہوں جو میرے ساتھ غداری کر رہا ہے میر جاؤں گا داد اسے کہو نا مجھے چھوڑ کے کہیں نہ جائے وہ چھوٹی سی لڑکی مجھے اپنے جادو میں پھنسا چکی ہے اسے کہو مجھے آزاد کر دو "میر درد سے کرلایا اور ناچاہتے ہوئے بھی آنکھ سے آنسو ٹپکا جسے وہ داد سے چھپا گیا

صاحب پلیز آپ ہمت کریں "داد نے نے بے بسی سے کہا

یار ہمت ہی مجھے کیا ہوا ہے تم جلدی سے بریک فاسٹ ریڈی کرواؤ پھر مجھے میڈنگ کیلے نکلنا ہے اور ہاں سب سے پہلے صفائی کا بولو مجھے الجھن ہو رہی ہے "میر اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہتا ہوا واش روم میں گھسا

اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ابھی ابھی ٹوٹی بکھری حالت میں تھا میر کی یہی تو خاصیت تھی ایک منٹ سے بھی پہلے اپنے اوپر پرت در پرت خول چڑھا لیتا تھا

داد دل ہی دل میں اپنے صاحب کی خوشیوں کیلئے دعا کرتا ہوا باہر نکلا

گڑیا پت میں کیا کروں تیرے مشورے پر عمل تو کر لیا تھا مگر اب میری جان عذاب میں آئی ہوئی ہے اگر جو تیرے بابا سائیں میری چوٹ دیکھنے کی ضد کرنے لگے تو میں کیا کروں گی "اماں جان نے پریشانی سے پوچھا

اماں جان ایسی باتیں تو نہ کریں میں خود ڈرتی ہوں بابا سائیں سے "ہانی روہانسی ہو کر
اماں جان کی گود میں سر رکھا

کیوں نہ کروں اب آگے بھی ایسا الٹا سیدھا مشورہ دے تاکہ کسی طرح تیرے بابا سائیں
سے بچ جاؤں "اماں جان نے ہانی کے سر پر چمٹ ماری

اماں جان جب بھی بابا سائیں آپ کی چوٹ کے نشان دیکھنے لگیں آپ انہیں کوئی ایسی
پیار بھری بات کیجیے گا کہ وہ خود پیار کی باتیں کرنے لگیں اور آپ کی چوٹ دیکھنا بھول
جائیں "ہانی نے شرارتی نگاہوں سے ماں کی طرف دیکھا

باہ ہائے کتنی بے شرم ہو گئی ہے چل اٹھا اپنا سر اور زرا دور ہو کے بیٹھ گھسی چلی آرہی
ہے "اماں جان نے شرم کے مارے ہانی کو ڈپٹا ہانی تو اماں جان کا شرم سے لال چہرہ
دیکھ دیکھ کے ہنسی جا رہی تھی

اماں جان پتہ ہے آپ کا یہ شرم سے لال گلابی چہرہ دیکھ کر نہ مجھے اور زیادہ پیار آتا ہے پتہ نہیں بابا سائیں کا کیا حال ہوتا ہو گا " ہانی کہتے ہی دروازے کی طرف بھاگی جانتی تھی اب اماں کی چپل نے اس کا ضرور سواگت کرنا ہے اس لیے پہلے دروازے کے پاس پہنچی

پتہ نہیں کیا کھا کر میں نے اسے پیدا کیا ہے مجال ہے جو شرم لحاظ چھو کر بھی گزرا ہو
سارے جگ سے نرالے کام کرتی ہے اللہ پاک میری اس نالائق اولاد کو زرا سی عقل دے
دے "اماں جان کی بڑبڑاہٹ سن کر ہانی دروازے کے پار سے ہنسی

ہانی ہنستے ہنستے اپنے روم کی طرف جا رہی تھی جب روئیسہ کو اس کی شامت وہاں لے آئی

تمہاری اپو آرہی ہیں آج حویلی میں "چاچی جلدی سے جواب دیتی کچن میں گھسی

ہانی چالاک لومڑی کی طرح رومی کے ارد گرد گھومی رومی بیچاری اس لمحے کو کوس رہی تھی
جب ہانی کا سامنا ہوا

کسی کے گھر جا تو نہیں رہی مگر حویلی میں ضرور کوئی آ رہا ہے رومی آپنی سچ ہی بتا دیتی آپ
کا کونسا بل آ جانا تھا "ہانی نے شرم دلانے والے انداز میں کہا

بدتمیز اب پتہ چل گیا ہے نا تو میرا سر کیوں کھا رہی ہو "رومی اسکی نظروں سے خائف ہوئی

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ کا سر کیوں کھا رہی ہوں میں تو ارحم بھائی کا سر کھاؤں گی
ہانی بھاگتے ہوئے بولی

گڑیا تم نے اگر الٹا سیدھا بولا تو تمہیں چھوڑوں گی نہیں میں "رومی چیخنی جانتی تھی شیطان کی خالہ اس کی باتیں ہی بتائے گی

! اگر تم دیکھ پاتے

میری چاہت کی انتہا

تو ہم تم سے نہیں

تم ہم سے محبت کرتے !

داد ایسا کرو آج کی پہلی فلائٹ میں ہی ٹکٹ بک کروا دو کل حویلی بھی جانا ہوگا اماں جان نے بات کی تھی شاید کوئی ضروری کام ہوگا یہاں ویسے بھی کام ختم ہو گیا

کیا مطلب کل چلیں داد تم اگر کچھ کہنا چاہتے ہو تو سیدھی طرح سے کہو یہ پہلیاں کیوں
بجھوا رہے ہو جانتے مجھے آئیں بائیں کرنے والے لوگ بالکل نہیں پسند "میر نے غصے
سے داد کی طرف دیکھا

نہیں کچھ نہیں کہنا میں ٹکٹ بک کرواتا ہوں "داد جلدی سے روم سے باہر نکلا جنتا تھا
اگر تھوڑی دیر اور رکتا تو میر بہت جلد اس سے اصل بات اگلو لیتا اس لیے باہر جانے
میں ہی عافیت سمجھی

کیا کروں میں، گریٹا سے بات کرتا ہوں "داد نے بڑبڑاتے ہوئے سیل فون پر پیام کا نمبر
ڈائل کیا جو وہ آتے ہوئے لے آیا
تھا

ایک منٹ سے بھی پہلے کال پک کی گئی

گرچہ ایک مصیبت آگئی ہے "داد نے آہستہ سے کہا

کیسی مصیبت آگئی ہے کہیں میر کو میرے جانے کا پتہ تو نہیں چل گیا "پریام بیڈ پر بیٹھی تھی داد کی بات پر ایکدم سے کھڑی ہوئی اور ناخن چبانے لگی

صاحب کو پتہ نہیں چلا بلکہ انہوں نے بھی پاکستان کیلئے ٹکٹ بک کروانے کا کہہ دیا ہے اور اب وہ آپ کے ساتھ ہی پاکستان پہنچیں گے اگر ایئرپورٹ پر صاحب نے دیکھ لیا تو کچھ کر ہی نادیں "داد میر کے کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے پریام کو بتانے لگا

بھائی اب ایسے ڈرائیں تو نہیں میں پہلے ہی ان کے غصے کی وجہ سے خوفزدہ ہوں پتہ نہیں کب ان کے اندر جن آجائے اور خواہ مخواہ ہی سب کو کھا جائے "پری نے روہانسی ہو کر اپنی انگلی چبا ڈالی درد ہونے پر معلوم ہوا کہ انگلی کے ساتھ کیا غضب کر چکی ہے

اچھا گریٹا ڈرو مت میں کچھ کرتا ہوں "داد بیچارا پری کی کنڈیشن سوچ کے اور زیادہ پریشان ہوا

"بس جلدی سے کچھ کریں مجھے میرے پہلے پاکستان پہنچنا ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے
پریام نے جلدی مچائی

گریٹا تمہارے پاس گاؤں ہے کیا؟ "داد نے ایکدم سے پوچھا

نہیں میرے پاس تو نہیں ہے مگر آپ نے گاؤں کا کیا کرنا ہے "پریام داد کی گاؤں والی بات پہ حیران ہو کر بولی

او کے میں آ رہا ہوں سب سے پہلے گاؤں لیتے ہیں تم تیار ہو جاؤ "داد کہتے ہوئے باہر کی طرف بھاگا

"گریٹا بس بھی کردو اور کتنا دروازے کے ساتھ چپکواگی بیل گم کی طرح تو چپکی ہوئی ہو
 تمامہ نے ہانی کو پیچھے کھینچا جو دروازے کے ساتھ چپک کر اندر بیٹھے افراد کی گفتگو سننے کی
 کوشش کر رہی تھی

یار آپنی مجھے ناکسی گڑبڑ کا اندازہ ہو رہا ہے مطلب سوائے ہم لڑکیوں کے سب ہی اندر میں کوئی تو کچھڑی پک رہی ہوگی اور میں یہ کچھڑی پکنے نہیں دوں گی آخر کار میں ہانا حیدر ہوں ہانی صوفوں کے پاس آتے ہوئے بولی "

ایڈی تو پھنے خان اپنی تو کچھڑی پکائی نہیں گئی تھی تم سے "نور نے زبان نکال کر اس کی شہر جانے والی بات پہ چڑایا کیونکہ شہر جانے کر ہاسٹل میں رہنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی تب بازل نے بڑی مشکل سے سب کو منایا تھا اور تب جاکہ ہانی کو اجازت مل تھی

تب ہانا حیدر چھوٹی تھی اور اس کی باتوں کو اگنور کیا جاتا تھا اب ایسا نہیں ہو سکتا "ہانی نے گڑبڑا کر بات بنائی

"کیوں اب تمہارا آئی ڈی کارڈ بن چکا ہے جو اب تمہاری باتوں کو اگنور نہیں کیا جا سکتا رومی نے بھی صبح والا بدلا اتارا

وہ بھی بن جائے گا ایک دن دیکھنا تم لوگ "ہانی سب کو ایک گروپ میں ہوتے دیکھ کر
چڑی

ہا ہا بس ابھی ایک سال اور انتظار کرنا پڑے گا "شمامہ بھی ہنسی

اب ایک سال سے کم رہ گیا ہے "ہانی غصے سے آگ بگولہ ہوئی

چلو فی الحال کیلیے چھوٹی زرا سائیڈ پہ ہونا "روشنی کھڑی ہو کر اس کے سامنے آئی

آپی میں سب کو دیکھ لوں گی گن گن کر بدلے لوں گی "ہانی غصے سے اپنے روم کی طرف
بڑھی

فی الحال تو گن گن کر دن گزارو کیا پتہ کب آئی ڈی کارڈ بن جائے "ہیچھے سے نور چیخی

میرا نام ہانا حیدر ہے سب کچھ یاد ہے مجھے "ہانی بھی جواباً چیخنی

ان کی ہنسی سننے سے پہلے ہی ہانی نے ٹھاہ کر کے دروازہ بند کیا

جن سے بچھڑنا.....ناممکن تھا
مجھے ان سے بچھڑے کئی روز ہو گئے

میر اور داد اس وقت ایئرپورٹ پر موجود تھے داد بیچارا پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا

داد کیا آج ایئرپورٹ پر زیادہ حسین عورتیں ہیں جو تم بار بار ان کی طرف دیکھ رہے ہو "میر نے چڑ کر داد کو اپنی جانب متوجہ کیا داد نے گڑبڑا کر میر کی طرف دیکھا

نہیں سائیں وہ بس بچہ بہت پیارا ہے اس کو دیکھ رہا ہوں "داد نے گھبرا کر بچے کی طرف اشارہ کیا اب وہ میر کو کیسے بتاتا کہ آپ کی بیوی کو برقعہ پہنا کر پاکستان لے کے جا رہا ہوں جو بار بار وہاں پر بیٹھی اپنے نقاب کو ٹھیک کر رہی تھی یا پھر خوفزدہ نظروں سے میر کو دیکھ رہی تھی دونوں ہاتھوں سے ہی پریم نے اپنے نقاب کو پکڑا ہوا تھا اور اس طرح بیٹھی ہوئی اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ سب ہی اس کی طرف متوجہ ہو رہے تھے مگر اس کی نظریں بس میر پر ٹکی ہوئی تھی

تو تم بھی شادی کر کے اسی طرح کا ایک بچہ پیدا کر لو "تنزیہ کہا گیا

کیا سائیں آپ بھی نا "داد شرمندہ ہوا

ہاں کیا میں "میر نے داد کی نقل اتاری

اناؤنسمنٹ پر ہونے سب ہی پلین کی طرف بڑھے

صاحب آپ چل کے بیٹھیں میں زرا واشروم سے ہو کے آتا ہوں "داد جلدی سے کہتا ہوا
دوسری طرف مڑا

میر اپنے سر کو جھٹکتا ہوا آگے کی طرف بڑھا

کیا گریا تم سے تو نقاب بھی ٹھیک طرح سے نہیں ہو سکتا "داد جلدی سے پریم کی طرف
آیا

میں کیا کروں مجھ سے ہو ہی نہیں رہا آگے کی طرف کرتی ہوں تو آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور تھوڑا پیچھے کرتی ہوں تو سارا ہی نیچے چلا جاتا ہے "پری روہانسی ہوئی

ادھر مجھے ایک پن دو میں ٹھیک کرتا ہوں "داد نے پیچھے مڑ کر میرے اندر جاتے دیکھا تو پریم سے بولا

پریم نے بیگ سے پن نکال کر اسے تھمائی

داد نے اس کے سر پر پن سیٹ کی اور اس کو ساتھ لے کے پلین کی طرف بڑھا

پریم کبھی سر پر ہاتھ لگا کر پن کو دیکھتی اور کبھی ستائشی نظروں سے داد کو دیکھتی

پاکستان پہنچتے ہی داد میر کو ضروری کام کا کہہ کر غائب ہو چکا تھا اس کیلئے ڈرائیور پہلے سے ایئرپورٹ کے باہر موجود تھا

میر دانت پیستا ہوا اس کے پاس پہنچا اور ٹھک سے گاڑی میں بیٹھا

ڈرائیور بیچارا سامان رکھنے کے بعد سہم کر گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کی

اتنی سلو کیوں چلا رہے ہو تیز چلاؤ "میر نے غصے سے ڈرائیور کی طرف دیکھا

ڈرائیور بچارے نے ایک منٹ کیلئے تیز کی اور پھر سے سلو کر دی

تم تم گاڑی روکو اور نیچے اترو "میر دھاڑا

گاڑی رکنے پر میر جلدی سے آگے بڑھا اور ڈرائیور کو اترنے کا اشارہ کیا ڈرائیور سہم کر جلدی سے نیچے اترا

اب تم جتنی مرضی سلو آتے رہو "میر نے دروازہ زور سے بند کیا اور ڈرائیور کو کہتے ہی گاڑی کو ہوا میں اڑا لے گیا

ڈرائیور نے سیل فون نکال کر جلدی سے داد کو کال ملائی

داد نے ڈرائیور کی کال دیکھی تو ایک منٹ سے بھی پہلے کال پک کی

کیا ہوا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے "داد نے سیل فون کان سے لگایا
پریام جو ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی چونک کر داد کی طرف دیکھنے لگی

کیا سائیں نے تمہیں گاڑی سے نکال دیا اور خود چلے گئے "داد حیران ہوتا ہوا بولا
پریام پریشان ہوئی

اچھا تم کسی سے لفٹ لے کر گھر چلے جاؤ اگر نہ ملے تو مجھے کال کر دینا میں لینے آجاؤں
گا "داد نے کہتے ہوئے کال بند کی

کیا ہوا "پریام پریشان ہو کر بولی

تمہارے شوہر نے ڈرائیور کو گاڑی سے نکال کر خود ڈرائیو کر کے گھر پہنچ چکے ہوں گے
کیونکہ ان کی ڈرائیونگ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا "داد بیچاگی سے بولا

کہا بھی تمہاریز چلائیں اب میں ان کے سامنے کیسے جاؤں گی "پریام روہانسی ہو کر بولی

کچھ نہیں ہو گا بس تم خود پر بھروسہ رکھو اور صاحب کے چلانے پر نظریں نیچی کر کے
سنتی رہنا وہ خود ہی بول بول کے چپ کر جائیں گے اور پھر ان کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو
جائے گا "داد نے پیام کو سمجھایا

وائٹ ولا پہنچتے ہی داد نے گاڑی روکی اور پیام کے اترنے کیلئے دروازہ کھولا

اب آپ ہمت کر کے اندر جائیں سامان میں صبح لے آؤں گا "داد کہتے ہی گاڑی بھگا کے
لے گیا

پیام روہانسی ہو کر درود کا ورد کرتی اندر کی طرف بڑھی
وہاں پہلے سے ہی گاڑی دیکھ کر سینے میں سانس اٹکی مگر خود کو حوصلہ دیتی لاؤنج کے
دروازے کو اوپن کیا اور سر گھسا کر اندر کی صورت حال جانچی

لاؤنج میں کوئی نظر نہ آیا تو پریم آہستہ سے قدم اٹھاتی اندر گھسی ادھر ادھر دیکھنے کے بعد اور میر کی غیر موجودگی کی تسلی کرنے کے بعد بلی کی چال چلتی آگے بڑھی مگر ہر طرف نظریں گھما رہی تھی

ابھی وہ چارپانچ قدم ہی چلی ہوگی کہ بوا (ملازمہ) ایکدم سے پریم کے سامنے آئی پری ڈر کے ایک قدم پیچھے ہوئی مگر پھر بوا کو دیکھنے کے بعد گہری سانس لی

چھوٹی بی بی صاحبہ آپ تو حویلی گئی تھی "بوا نے حیرانی سے پری کی طرف دیکھا

شش شش آہستہ بولیں کوئی سن نہ لے بوا سب چھوڑو یہ بتاؤ میر کہاں ہیں "پری بوا کا ہاتھ پکڑ کے کچن میں

میر صاحب تھوڑی دیر پہلے ہی آئیں ہیں اور مجھے کھانا ٹیبل پر لگانے کا کہہ روم میں
فریش ہونے گئے ہیں "بوا حیرانی و پریشانی سے بولی

اوکے میں اپنے روم میں جا رہی ہوں میرا یہاں پر موجود ہونے کا پتہ میر کو نہ چلے آپ
میر کیلئے کھانا لگائیں "پریام آہستہ آہستہ بولتی ہوئی کچن سے باہر نکلی

اپنے روم میں پہنچ کر پریام نے سکھ کا سانس لیا مگر میر کا سامنا کرنے کا سوچ کر ہی اس
کا کانفیڈنس کہیں ہوا بن کے اڑ جاتا تھا

میں رات کو اکیلے کیسے سوؤں گی آج میر کا سامنا تو کرنے پڑے گا ہائے کہیں مجھے مار ہی
نہ ڈالیں اور کسی کو میرے مرنے کی خبر ہی نہ ہو آں ہاں ہانی کو کال کر کے میر کے

ہانی ایک بات بتاؤ میر کتنا غصہ کرتے ہیں "پریام نے ہچکچا کر اپنا سوال بتا ہی دیا

کیا مطلب تم اس وقت بھائیو کے غصے کا کیوں پوچھ رہی ہو کچھ ہو تو نہیں گیا میں
صدقے تم بھائیو کے غصے کی فکر نہ کرو میں سب سنبھال لوں گی "ہانی پری کے ڈر کا
اندازہ لگا کر پیار سے بولی

ہانا حیدر جو پوچھ رہی ہوں تم اس کا جواب دو نا پلیسی بیسیز "پریام جھنجھلائی

اچھا دیتی ہوں اتنی اوکھی کیوں ہو رہی ہو "ہانی اپنی برف سے اس کی حالت کا مزہ لے کر
بولی

ہاں ہاں جلدی بتاؤ تمہاری مہربانی ہوگی "پری جلدی سے بیڈ پر بیٹھی

کیا ہوا پری تم نے خود ہی تو پوچھا تھا "ہانی اس کے چیخنے پر پریشان ہوئی

ہانی تم واپس کب آرہی ہو "پری نے موضوع گفتگو بدلا

کیا ہوا ہے یار تم مجھے پاگل بنا کے چھوڑو گی اب واپسی کا کیوں پوچھ رہی ہو "ہانی حیران ہو کر بولی

ہانی..... میں نا وائٹ ولا ہوں تم صبح کسی بھی حالت میں واپس آجاؤ اور کسی کو بتانا نہیں ہے باقی سب باتیں بعد میں تمہارے آنے پر بتاؤں گی "پریام نے جلدی سے کہا

داد تم اس وقت یہاں پر، لندن سے کب لوٹے اور میر بھی آگیا ہے "ملازم کے بلانے پر زوار جب ڈرائنگ روم میں پہنچا تو سامنے داد کو دیکھ کر حیران رہ گیا اس لیے تھوڑی پریشانی سے بولا

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچے ہیں سائیں بھی ساتھ ہی تھے "داد زوار سے ملنے کے بعد صوفے پر بیٹھا

تو پھر تم یہاں کیا کر رہے ہو مطلب کیا میر نے تمہیں میرے پاس کسی کام کیلئے بھیجا ہے "زوار بھی الجھتا ہوا صوفے پر بیٹھا

چلو یہ تو آپ کا اپنا معاملہ ہے مجھے انیکسی کی کی دیں تاکہ میں آرام کر سکوں "داد زوار کو چڑاتے ہوئے بولا

ہاں تمہیں مجھ سے کیوں ہمدردی ہونی ہے اللہ کرے تمہارا حال مجھ سے بھی برا ہو "زوار
چڑتے ہوئے بولا

یہ تو آنے والا وقت بتائے گا کہ کس کی حالت زیادہ خراب ہوتی ہے "داد مسکراتا ہوا کی لینے کیلئے زوار کی جانب بڑھا

تم نامیرے سامنے سے دفع ہو جاؤ تم آگ لگانے میں عورتوں سے بھی چار ہاتھ آگے ہو
زوار چڑ کر بولا "

اوکے میں تو جا رہا ہوں آرام کرنے آپ اپنے مستقبل کیلئے کوئی پلاننگ کر لیں "داد کہتے
ہی باہر کی طرف بڑھا کیونکہ اب زوار کو صبح والا غصہ آنے لگا تھا

ہم زرا بد لحاظ سے ہیں
کم ہی کسی کو اس آتے ہیں

میر غصے سے اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا کیونکہ اسے یہ تو معلوم تھا کہ داد پریم کو اپنے
ساتھ لے آیا تھا مگر ادھر پہنچنے کے بعد وہ پریم کو کدھر لے گیا تھا یہ بات اسے نہیں
معلوم تھی

اس سب کیلئے ضروری تھا کہ وہ پیام کو تھوڑا بہت تو ترپائے آخر کو میر کو بھی اس نے بہت ترپایا ہے

میر کو وہ ایئر پورٹ پر نظر آگئی تھی لیڈیز کے پیچھے چھپ کر اپنے نقاب کو درست کرتی ہوئی اور خوف سے میر کی طرف دیکھتی ہوئی ایک دفعہ تو میر کا دل چاہا اس چھوٹی سی لڑکی

کے پاس جائے اور اپنے ہاتھوں سے اس کا نقاب سیٹ کر کے بتائے کہ میری چھوٹی سی جان کو کیوں ہلکان کر رہی ہو مگر بڑی مشکل سے خود پر سخت پہرے بٹھائے جنتا تھا اگر ایک بار اس کے ساتھ نرم ہوا تو پھر شاید سختی نہ کر سکے اور پریم ساری زندگی ہی اس کو ترپاتی رہے گی اپنی بیوقوفیوں سے یار

ابھی میری سب سوچ رہا تھا کہ ایک دم سے کسی کے چیخنے کی آواز آئی میرا حیران ہونا باہر نکلا اس کی غیر موجودگی میں کس کی ہمت ہوئی ہے کہ وہ اس کے گھر میں گھسے

میرا آنکھوں کو سکیرنا ہوا چیخ کی جانب متوجہ ہوا مگر چیخ تو ہانا اور پریم کے روم سے آئی

گھریا تو ابھی حویلی میں ہے پھر کمرے میں کون ہے "میر نے بڑبڑا کر دروازے کو کھولا

میر نے خوشگوار حیرت سے اپنے سامنے بند آنکھوں کے ساتھ چیخیں مارتی پریم کو دیکھا

تم..... تم میرے گھر میں کیا کر رہی ہو "میر دھاڑا

پریام کی چیخوں کو بریک لگا اس نے ڈر کے مارے آنکھیں کھولی اور خوف سے میر کی طرف دیکھا

میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ تم میرے گھر میں کیا کر رہی ہو "میرا اس کے قریب جا کے
 غرایا

مم میں ادھر ہوں "دو قدم پیچھے ہو کر بولی

ماشاء اللہ سے میری آنکھیں سلامت ہیں اور نظر آ رہا ہے کہ تم ادھر ہو مجھے یہ بتاؤ کہ تم ادھر کیا کر رہی ہو "میر اس کے دو قدم پیچھے ہونے پر غصہ ہوا اور اس کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا

مم میں ادھر رہوں گی "پری کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے اور روتے ہوئے میر کو بتایا میر کے دل کو کچھ ہوا مگر میر نے دل کو ڈپٹا اور سختی سے پری کا بازو پکڑ کے باہر کی طرف بڑھا

تم ادھر نہیں رہو گی بلکہ اپنے بھائیوں کے پاس جاؤ گی وہ تم سے پیار کرتے ہیں اور تم بھی ان سے پیار کرتی ہو تو تمہیں ان کے پاس جانا چاہیے اور اپنی لائف کو انجوائے کرو

تم کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور پلیز تم دوپٹے کو خراب مت کرو "میر نے غصے سے وارنگ دی

میرا دوپٹہ ہے جو مرضی کروں اور میں کیوں نہیں بتاؤں گی میں آپ سے ڈرتی تھوڑی ہوں "پریام نے چڑانے کیلئے ناک کو رگڑا

تم مجھ سے نہیں ڈرتی ".....میر بالکل اس کے نزدیک ہوا

آپ مجھے ڈرائیں گے کیا "پریام اس کے قریب آنے پر ڈری

میں کچھ اور بھی کروں گا "میر نے معنی خیز سے اس کے کندھوں سے پکڑا

آپ مجھے ماریں گے اب "پریام ڈرتے ہوئے بولی
میر اس کی بات پہ حیران ہو کر پیچھے ہٹا مطلب اس کی بات کو سمجھا ہی نہیں گیا اور اس
کی معنی خیز بات پہ یہ کیا بات کی ہے اففففف اس کی معصوم بیوی

میں تمہیں کیوں ماروں گا "میر نے سر جھٹک کر اس سے پوچھا

مجھے پتہ ہے اب آپ مجھے ماریں گے "پریام اپنی بات پہ زور دے کر بولی

پاگل ہو گئی ہو میں اتنا کمزور مرد ہوں جو تم کو ماروں گا "میر غصے سے پاگل ہوا

آپ کو غصہ آرہا ہے اس لیے آپ مجھے ماریں گے "پریام اس کو غصے میں دیکھ کر خوف
سے بولی

"تم مجھے غصہ دلا رہی ہو اس سے پہلے کہ میں کچھ کروں تم میری نظروں سے دور یو جاؤ
میر غراتے ہوئے بولا

میں کیوں دور ہوں میں آپ کے پاس ہی رہوں گی "دوبدو جواب دے کر وہ میر کو حیران
کر رہی تھی

تم ادھر ہی مرو میں اپنے روم میں جا رہا ہوں اور خبردار جواب تمہاری آواز نکلی نہیں تو
زبان کاٹ دوں گا "میر چڑ کر اپنے روم کی طرف بڑھا

پریام کچھ کہے بغیر اس کے بازو کے ساتھ چپکی

کیا مسئلہ ہے دور رہو مجھ سے "میر اس پر برسا

تم صوفے پر سوگی اور مجھے نیند آنے سے پہلے تو تمہاری آنکھ بالکل نہیں لگنی چاہیے ورنہ مجھے تو تم جانتی ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں "میر بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا

پریام بچاری سر ہلانے کے علاوہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی ابھی تو شکر کر رہی تھی کہ میر نے اس کو مارا نہیں ہے

ہم سر پھروں سے کوئی توقع نہ کیجئے
غصے میں چل پڑیں گے محبت پر تھوک کر

زوار ابھی نیند میں جا ہی رہا تھا کہ ایک دم سے سیل فون گنگنایا اس نے دیکھے بغیر ہی کال کاٹی اور پھر سے آنکھیں بند کی
ایک منٹ سے بھی پہلے سیل فون دوبارہ سے گنگنایا زوار نے بند آنکھوں سے کال پک کی اور اگلے بندے کے بولنے کا انتظار کرنے لگا

زوارااااااااااا "..... سیل فون سے چنگھاڑتی ہوئی آواز ابھری
زوار بیچارا گبھرا کے اٹھ بیٹھا

نچ..... جی "زوار بوکھلاتے ہوئے بولا

تم نے میری کال پک کیوں نہیں کی کدھر تھے جانتے بھی ہو جب میں کال کرتی ہوں
کتنی ضروری بات کرنی ہوتی ہے اور تم نے میری کال ہی کاٹ دی "ہانا بغیر سانس لیے
بولی اور بولتی ہی چلی گئی زوار بولنے کیلئے منہ کھولتا اور پھر بند کر دیتا

یار رات سونے کیلئے ہوتی ہے میں بھی سو رہا تھا اور کدھر ہونا تھا اور تمہاری کال جان
بوجھ کے نہیں کاٹی ہاتھ لگ گیا تھا "زوار نے بند آنکھوں سے ہی اپنی صفائی دینے کی
کوشش کی

اچھا میری بات سن لو پھر پوری رات سوتے رہنا میری طرف سے "ہانی اس کی بات سنے بغیر بولی

ہاں جی سناؤ میں سن رہا ہوں "زوار پھر سے بیڈ پر لیٹ گیا اور سیل فون کو کان کے نیچے دبایا

زوار پتہ ہے پریم بھائیو کے گھر وائٹ ولا میں موجود ہے "ہانا خوشی اور جوش سے بولی

ہاں پتہ ہے مجھے ".....زوار با مشکل آنکھوں کو کھول کر نارمل انداز میں بولا مگر ہانا کی چیخ پر اندازہ ہوا کہ اس نے کیا بولا ہے

زوار تمہیں پتہ تھا کہ پری وائٹ ولا میں ہے "ہانی سرپس ہو کر بولی

نہیں وہ میں کہہ رہا تھا مجھے کیا پتہ ہونا "زوار کی پوری آنکھیں کھل چکی تھیں اور نیند تو دم دبا کے بھاگ چکی تھی

زوار میں مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں مجھے سچ بتاؤ کہ تمہیں کس وقت پتہ چلا کہ پری وائٹ ولا میں ہے "ہانی نے دانت پیسے زوار تو بس اپنی نیند کو کوس رہا تھا

ہانا وہ میں بول رہا ".....زوار ہچکچاتے ہوئے بولنے لگا

زوار اب بھی تم نے سچ نہیں بولا تو میں تم سے پھر کبھی بات نہیں کروں گی "ہانا نے اس کی بات کاٹی اور دھمکی دی

زوار کا دل اس کی بات سن کے کر لایا ارے وہ چھوٹی سی بچی چھوٹے سے عرصے میں اس کیلئے اتنی اہم ہو گئی تھی کہ وہ اپنی خوشی سے زیادہ اس کی خوشی کیلئے کام کرتا تھا وہ تو نٹ کھٹ سی ہی اچھی لگتی ہے ایسے بھگے لہجے میں بات کرتی ہوئی تو بالکل بھی نہیں

ہانا ایسی بات نہیں ہے تم غلط سوچ رہی "..... زوار ابھی بات کر رہا تھا کہ ٹوں ٹوں سے پتہ چلا کہ کال بند ہو چکی ہے

زوار نے جلدی سے کال ملائی پہلی ہی بیل پر کال کٹ کی گئی دوسری بار ملایا تو سیل فون ہی آف ہو گیا

زوار نے غصے سے اپنے بال کھینچے

پاگل ہے ایسے کیسے سوچ سکتی ہے اور میری پوری بات ہی نہیں سنی جانتی بھی ہے کہ وہ میرے لیے کتنی زیادہ اہم ہے پھر بھی الٹا سیدھا بولتی رہتی ہے اب کیسے مناؤں گاپتہ "نہیں حویلی سے کب واپس آئے گی بھائی کم تھا جو بہن نے بھی کسر پوری کر دی ہے زوار بڑبڑاتا ہوا بیڈ سے کھڑا ہوا اب نیند تو بامشکل ہی آئی تھی اس لیے سگریٹ کاپیکٹ اٹھا کر ٹیرس پہ گیا

میں تھوڑا نہیں مکمل برا ہوں
یہ جھوٹ مکمل سچ ہے

میر کی آنکھ پردوں سے چھن چھن کرتی روشنی سے کھلی
میر نے آنکھوں کو مسلا اور گھڑی کی طرف نظر دوڑائی

ٹائم کو دیکھتے ہی میر بیڈ سے چھلانگ مار کے اترا صبح کے سات بج رہے تھے اور وہ ابھی تک سو رہا تھا آج جم بھی نہیں کر سکا

واش روم کی طرف جاتے ہوئے اس کی نظر صوفے پر گئی اور میر ٹھٹھک کے رکا اپنی بیوی کے سونے کا انداز دیکھ کر میر مسکرایا پریم کی ایک ٹانگ اور بازو نیچے لٹک رہا تھا بالوں نے چہرے کو مکمل طور پر ڈھانپ رکھا تھا

آہ میری بھولی سی پری پتہ نہیں اس دنیا میں کیسے آگئی ہے "میر بڑبڑاتا ہوا صوفے کے پاس گیا

بالوں کو چہرے سے ہٹایا اور بازو کو اٹھا کے اس کے اوپر رکھا مگر پھر کچھ سوچ کر اسے اپنے بازوؤں میں بھر کے بیڈ کی طرف بڑھا ارادہ اس کو وہاں پر لٹانے کا تھا

مگر بد قسمتی سے پریم کی آنکھ بھی کھل چکی تھی اور وہ خود کو میر کے بازوؤں میں دیکھ کر پہلے تو کچھ نہیں سمجھی مگر اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور ڈال کر رات والا واقع یاد کیا تو جھٹ سے میر کے بازوؤں میں مچلی

کیا ہوا کسی بچھو نے کاٹ لیا ہے جو اس طرح مچل رہی ہو "میر نے مسکراہٹ دبائی اور سنجیدہ نظروں سے پریم کو دیکھا

آپ کلک.... کسی بچھو سے کم ہیں مجھے نیچے اتارے میں اس روم سے کہیں نہیں جا رہی سن لیں آپ "پریم نے دوبارہ جواب دیا

میر اپنے بارے میں ایسا لقب سن کے سٹپٹایا اور غصے سی پریم کو میٹرس پر ہی پٹخ دیا

باہ میری ہڈی ٹوٹ گئی مجھے درد ہو رہا ہے "پریم بیچاری درد سے کراہی

میر نیچے اس کے نزدیک بیٹھا اور اس کا بازو پکڑ کے بیک پے لے گیا

ابھی صرف تمہیں میٹرس پر پھینکا اگر آئندہ میرے سامنے ایسی زبان چلائی تو چھت سے
"نیچے پھینکوں گا پھر تمہاری ہڈی نہیں بلکہ تم پوری کی پوری ٹوٹ جاؤ گی

میر غرایا

آہ میری زبان سے پھسل گیا ہے آپ کو تو پتہ ہے میں بے زبانوں کو کچھ نہیں کہتی پھر
آپ کی تو اتنی بڑی زبان ہے آپ کو کیسے کچھ کہہ سکتی ہوں "پری اپنا بازو چھڑاتے ہوئے
بولی

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 742
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

میں کیوں جاؤں آپ کے روم سے یہ میرا بھی روم ہے آپ ہی تو کہتے ہیں اب میری شادی ہو چکی ہے اور میں آپ کی بیوی ہوں "پریام نے آنکھیں پٹپٹائی اور پیار بھری نظروں سے میر کو دیکھا میر حیران ہو کر اس کی ایکٹنگ دیکھ رہا تھا

تم میری بیوی ہو مگر ہمارا ابھی نکاح ہوا ہے شادی نہیں ہوئی اور اپنے چھوٹے سے دماغ کو کم چلاؤ "میر نے اس کے سر پر ہلکے سا تھپڑ مارا

بیوی تو ہوں نا اور بیوی اپنے شوہر کے روم میں رہتی ہے اس لیے اب سے میں آپ کے روم میں رہوں گی "معصومیت سے میر کی طرف دیکھا

اوہ تو اب تم بیوی ہو اور میرے روم میں رہو گی تو باقی کے بیوی والے کام کون کرے گا میر مسکراتا ہوا اس کے نزدیک ہوا "

پریام نے ڈر کر میر کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر دور دور تک مزاق کے تاثرات نہیں تھے

م..... میں کک..... کچن میں جاؤں "پریام نے خوف سے میر کی طرف دیکھ کر پوچھا

یس مائی ڈارلنگ کچن میں جاؤ اور آئندہ میرے ساتھ زبان درازی سے پرہیز کرنا ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہوگی "میر سرد لہجے میں بولا اور اس کا سرد لہجے سے تو کئی لوگ خوف کھاتے تھے یہ تو پھر ڈرپوک سی پریام تھی بیچاری ڈر کے مارے باہر بھاگی

میرے کمرے سے نہیں جائے گی ایک میرا لہجہ تو برداشت ہی نہیں کر سکی پتہ نہیں کب ایسا وقت بھی آجائے کہ مجھے ہی اپنا غلام بنا لے استغفر اللہ استغفر اللہ میں کیوں رن

اگر کوئی اور وقت ہوتا تو زوار ایسے ہی منہ اٹھا کر اس کے آفس میں گھس آتا مگر آج میرے خاص اس کو فون کر کے بلوایا تھا اس لیے زوار ڈرتا ڈرتا اس کے آفس تک تو آگیا مگر اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس لیے پہلے اس کی سیکرٹری کو اندر بھیج کر صورت حال معلوم کرنی چاہی

او کے سر "سیکرٹری دروازہ بند کرتی باہر گئی

چلو ویسے بھی تم نے بڑی بڑی باتیں مجھے نہیں بتائی ہوئی تھیں یہ تو پھر چھوٹی بات ہے "زوار نے کھڑے کھڑے ہی نکاح والی بات پہ تنز کیا

میر جو خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہی تھا زوار کی بات پہ ایکدم سے اپنی چٹیر سے کھڑا ہوا اور سیدھا جا کے زوار کے منہ پر زوردار پنچ مارا زوار تھوڑا سا پیچھے کی طرف لڑکھڑایا اور حیرت سے اپنے دوست کی طرف دیکھا

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان بڑی باتوں میں شامل ضرور کیا تھا "میر غصے سے غراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا

مگر تم نے ایک بار بھی نہیں بتایا تھا کہ تمہارا نکاح آفان خان کی بہن سے ہوا ہے اور وہ ہانا کی دوست ہے "زوار گردن کو سہلاتا ہوا بولا میر نے پیچ جو زور کے مارا تھا

یہ بات کسی کو بھی نہیں معلوم تھی سوائے میرے اور داد کے، میں چاہتا تھا کہ تب تک کسی کو معلوم نہ ہو جب تک اس کی اسٹڈی نہیں کمپلیٹ ہو جاتی اور تمہیں تو بتانے کا رزک میں ہرگز نہیں لے سکتا تھا "میر کہتے ہوئے اپنی چٹیر کی طرف بڑھا مگر زوار کے گھٹنے کو زور سے ٹانگ۔ ماری وہ بیچارہ درد سے چلایا

مجھے بتانے کا رزک کیوں نہیں لے سکتے تھے میں تو تمہارا دوست ہی نہیں ہوں "زوار ایک ٹانگ پہ ناچتا ہوا بولا

وہ کیا ہے نا زوار اگر میں تمہیں بتا دیتا کہ میرا نکاح پریم سے ہوا ہے تو تم نے دو تین دن بعد ہی یہ سیکرٹ ہانا کو بتا دیتے اور میری گریٹ اپنا یہ سیکرٹ آپ سے شئیر کرتی اور آپ صاحبہ بازل سے کرتی اور یوں میرا سیکرٹ جسے میں سیکرٹ سمجھ رہا ہوتا میری پوری فیملی

کو پتہ چل جاتا اور میں بیوقوف اس بات کو سیکرٹ سمجھتا رہتا "میر سرد لہجے میں بات کر کے اپنی چٹیر پر بیٹھا

میں ہانا کو کیوں بتاتا یاں "زوار نے اپنی شامت خود ہی بلوالی

میر نے اس کی بات پر حیرت سے زوار کو دیکھا پھر ایک دم اپنی چٹیر سے کھڑا ہوا اور سیدھا جا کر زوار کو تین چار پیچ مارے زوار لڑکھڑاتے ہوئے خود کو بچانے لگا

تم مجھے بیوقوف سمجھتے ہو "میر نے اس کی آنکھ کے قریب پیچ مارا

میرے سامنے ایکٹنگ کرو گے اور مجھے پتہ نہیں چلے گا "زوار کو صوفے پر دھکا دیا

ہانا کو کیوں بتاؤ گے یہی کہا ہے نا تم نے یہ لو ایک اور مکا اب ہانا کو جا کے بتانا کہ یہ تمہارا تھو بڑا کیوں بگڑا ہوا ہے "میر نے زوار کی گال پر پیچ مارا

سوری یار معاف کردو "زوار اپنے چہرے کو چھپاتے ہوئے بولا

میر نے گہری سانس لی اور زوار کی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے پیچھے ہٹا

تم اس قابل نہیں ہو کہ معاف کیا جائے اس لیے اپنی شکل کو میرے سامنے سے گم کر لو کہیں تم اس شکل کو دکھانے کے قابل بھی نہ رہو "میر غصے سے بول کر پانی پینے لگا

یار تم مجھ سے اس لیے غصہ ہو کہ میں نے تمہاری بہن کو "..... زوار نے بات ادھوری چھوڑی

تم میرے دوست ہو اور مجھے بہت عزیز ہو اگر تم میری بہن کے قابل نہ ہوتے تو میں پہلے قدم پہ ہی تمہیں روک دیتا مگر کیا ہے نہ کہ میری بہن کو تم ہی کنٹرول کر سکتے ہو اس لیے مجھے اس بات پہ غصہ نہیں ہے بس مجھے اس بات کا دکھ تھا کہ جس کام کی ذمہ داری تمہیں سونپی تھی وہ تم نہیں کر سکے "میر نے کہنے کے ساتھ ہی پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا

آٹم سوری یار مجھے معلوم ہوتا تو میں کبھی "..... زوار آہستہ سے بولا

اب تم بار بار مجھے وہ بات یاد دلا کر غصہ مت دلاؤ اور میری نظروں سے دور ہو جاؤ "میر نے زوار کو بازو سے پکڑ کر باہر کی طرف دھکا دیا

یار..... مجھے درد ہو رہا ہے "زوار نے مسکین سی شکل بنائی

میں اس درد کو مزید بڑھا دوں گا اس لیے پہلے ہی دفع ہو جاؤ اور خبردار جو میری بہن کو بتایا کہ میں نے تمہیں مارا ہے "میر نے وارننگ دی

میر ".... زوار درد سے کر لایا

جاؤ جاؤ اپنی مرہم پٹی کرواؤ اور ہاں داد کو کہنا میرے سامنے مت آئے ورنہ اس کی زندگی کی گارنٹی میں نہیں دے سکوں گا "میر کی سرد آواز گونجی

"..... میر وہ تو

زوار تمہارا بولنا اس وقت مجھے بہت غصہ دلا رہی ہے اس سے پہلے کہ تم میرے آفس سے اسٹریچر پر نکلو اپنی شکل گم کر لو "میر نے وارننگ دی

زوار بیچارہ جلدی سے باہر کی طرف نکلا میر سے کچھ بھی توقع کی جا سکتی تھی ابھی اپنی جان
تو بچا لے پھر داد کی بھی سفارش کر لے گا

الفاظ اشارہ کریں گے جانے کا
تم آنکھیں پڑھنا اور رک جانا

ہانا بڑی مشکل سے سب کو کالج کی مجبوری بتا کر گاؤں سے واپس آئی تھی ورنہ گھر والے
تو دو تین دن اور رکنے کیلئے زور دے رہے تھے مگر ہانا بھلا اب رک سکتی تھی جب کہ
اس کی جان وائٹ ولا میں موجود ہو اس لیے کسی کی بات کو بھی خاطر میں لائے بغیر وہ
اس وقت وائٹ ولا میں موجود تھی اور پیام سے ملنے کیلئے بے چین آخر کو اکیلی بیسٹ
فرینڈ اور اکلوتی بھابھی ہیں کوئی عام بات تھوڑی ہے

پریام کدھر ہو دیکھو میں آگئی "ہانی چمکتی ہوئی لاؤنج میں داخل ہوئی
مگر پریام کو کچن سے نکلتا دیکھ کر اور اس کی حالت دیکھ کر ہانی کا قہقہہ زور سے ابلا اور
پورے گھر کو قہقہے کی گونج سنائی دی

پریام نے رونی سی شکل بنا کر ہانی کو دیکھا اور جلدی سے ہاتھوں سے اپنے چہرے کو
صاف کیا

اومائی گاڈ پری یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آئی مین مجھے یہ امید تو بالکل نہیں تھی کہ تم
کچن سے بھی برآمد ہو سکتی ہو "ہانی ابھی بھی اپنے قہقہے کو کنٹرول نہیں کر پائی اور پھر
سے ہنس دی

ہانی تم اس طرح سے تو نہ ہنسو مجھے رونا آجائے گا میں پہلے ہی تمہارے بھائی کی وجہ سے ہرٹ ہوں "پری روہانسی ہو کر ہانی کے پاس آئی

ارے میری جان بھائیو کی وجہ سے ہرٹ ہے مطلب دل میں فیلنگز شیلنگز والا معاملہ ہے "ہانی اس کے آس پاس گھومتی ہوئی بولی

مجھے کوئی فیلنگز نہیں ہے بس انہوں جو مجھے ڈانٹا ہے وہ برا لگا ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ اب سے میں ان کے دل میں نہیں ہوں بلکہ وہ مجھے دل سے نکال چکے ہیں ہانی تم بتاؤ نا مجھے میں دوبارہ سے ان کے دل میں کیسے جاؤں "پری کے بس آنسو نہیں نکلے مگر باقی رونے والے سارے ایکسپریشن تھے

ہانی تو منہ پر انگلی رکھ کے حیرت سے پری کو دیکھ رہی تھی مطلب فیلنگز والا معاملہ بھی نہیں پھر بھی دل میں آگ لگی ہے کہ مجھے دل سے کیوں نکالا ابھی پری بھولی ہے تو پتہ

یار بتاؤ نا اور کیا کچھ ".....ہانی نے پری کو پیار سے
گدگدایا

ہانی تم بتاؤ نا میں ان کا غصہ کیسے ختم کروں "پری کا دماغ بس اسی بات پہ اٹکا ہوا تھا

اس لیے تو میں ان سے معافی مانگ رہی ہوں مگر وہ اب سچی والا غصہ ہو گئے ہیں اور مجھے معاف ہی نہیں کر رہے اور دیکھو مجھے سزا بھی دی ہے کہتے اب سے میں کچن کا کام کروں "پری کو اپنا غم سب سے بڑا لگ رہا تھا اس لیے بار بار اس کو کم کرنے کا طریقہ پوچھ رہی تھی

او کے اب تم ٹینشن مت لو میں آگئی ہوں نا ایسے ایسے آئیڈیاز دوں گی کہ بھائیو تمہارے قدموں میں ہوں گے "ہانی نے چٹکی بجائی

سچی وہ میرے قدموں میں ہوں گے "پری نے اپنے قدموں کی طرف دیکھ کے حیرانی سے ہانی کی طرف دیکھا

اک تیری خواہش ہے بس
کائنات کس نے مانگی ہے

میر کوٹ بازو میں اٹھائے آفس سے باہر نکلا مگر پھر ٹھٹھک کے رکا کیونکہ زوار مسکین سی
شکل بنائے باہر ہی کھڑا تھا مگر چہرے پر نیل کے نشان واضح ہو چکے تھے اور ان پر کوئی
کریم لگی ہوئی تھی

کیا ہوا یہ مسکین سا تھوڑا اٹھا کے ادھر کیوں کھڑے ہو "میر لفٹ کی طرف بڑھتا ہوا بولا

یار اگر میں اس تھوڑے کے ساتھ گھر گیا تو ماما پریشان ہو جائیں گی اور میں ان کو یہ نہیں بتا سکوں گا کہ یہ کارنامہ آپ کے پیارے بیٹے کا ہے تو "..... زوار اس کے پیچھے بھاگتا ہوا بولا

تو "..... میر نے آئی برو اٹھایا

تو یہ کہ میں ڈنر وائٹ ولا میں کروں گا اور پھر جب گھر میں سب سو جائیں گے تب جاؤں گا " زوار نے خوشامد کی

اور تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں تمہیں اپنے گھر میں ڈنر کرنے دوں گا " میر نے لفٹ کا بٹن پریس کیا اور زوار کو غصے سے گھورا

گا "میر زوار کی جانب گھوم کر تنزیہ بولا

یار تم میری انسلٹ کر رہے ہو "زوار بیچارا شرمندہ ہوا

نہیں میرے یار میں حقیقت بتا رہا ہوں اگر تمہیں یہ انسلٹ فیل ہو رہی ہے تو میں پھر
کہوں گا کہ میرا دوست عقل سے پیدل ہے "میر کہتے ہی گاڑی میں بیٹھا
مگر زوار کو اپنی گاڑی میں بیٹھتا دیکھ کر میر ماتھے پہ بل ڈال کے اس کی سیٹ کی طرف
مڑا

وہ میرے پاس گاڑی نہیں ہے تو تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا اب قاتلانہ آنکھوں سے قتل
کرو گے "زوار نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا جیسے اس کا غصہ کم کرنا
چاہتا ہو

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 766
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

(آئے ہائے موضوع بدلنے سے بھی کچھ نہیں ہوا کیا کروں میں اب)

اچھا چھوڑیں نا اور آپ جو کام کرنے جا رہے تھے فی الحال وہ تو کر کے آئیں "اماں
سائیں ان کو بھیجنے کیلئے پر
تولی

آں ہاں آپ نے یاد دلا دیا ورنہ میرا ارادہ ابھی آپ کی کچھ اور تعریف کرنے کا تھا "بابا
سائیں آتکھ دبا کر جلدی سے باہر نکلے اور پیچھے اماں جان نے گہرا سانس لیا

یہ نائک تو میری جان لے کے رہے گا باقی سب تو سائیڈ سے نکل گئے اب سائیں کی
چھڑی تلے مجھ اکیلی کو چھوڑ دیا او گریا رب تیرا بھلا کرے اپنی ماں کو کس جرم کی سزا دے
گئی ہے "اماں جان بھی بڑبڑاتی ہوئی باہر نکلی

ہانی یار میں زیادہ تیار تو نہیں ہو گئی "پریام ہونٹوں پہ لگی لب اسٹک کو دیکھتے ہوئے کوئی
پانچویں بار ہانی سے پوچھ رہی تھی

اوہو پری بلش آن اور لب اسٹک لگانے سے کوئی بھی اور نہیں لگتا "ہانی نے آنکھیں
دکھائی

یار ڈریس بھی تو پہنا ہوا ہے دیکھو کیسے جھلمل کر رہا
ہے "پری روہانسی ہو کر ہانی کے سامنے آئی

تم نے بھائیو کا غصہ کم کرنا ہے یا نہیں "ہانی نے ہاتھ اٹھا کر پری سے پوچھا

ہاں ہاں کرنا ہے کیوں نہیں کرنا "پری نے زور سے سر ہلایا

تو بس جیسے میں کہوں ویسے ہی کرتی جاؤ دیکھنا تم بھائیو کا غصہ کیسے ختم ہوتا ہے "ہانی
چٹکی بجاتے ہوئے بولی جیسے چٹکی میں ہی غصہ ختم ہو جائے گا

اوکے اوکے میں نا جلدی سے تمہارے والے ڈائلاگز پھر سے دہرا لیتی ہوں "پری نے
آنکھیں بند کر کے دماغ کو چلایا جو کہ بد قسمتی سے زرا کم ہی چلتا ہے مگر اب کی بار چلانے
کی کوشش ضرور کی گئی

پری پری جلدی سے نیچے بھاگو بھائیو کی گاڑی گیٹ سے اندر آرہی ہے "ہانی ٹیرس سے
بھاگ کر پری کے پاس آئی جو بڑی محویت سے اپنے دماغ کو چلا رہی تھی

پری اپنی ایک دو لٹیں دوپٹے سے باہر نکال لو "ہانی پیچھے سے چیخنی اور پھر بھاگ کر
ٹیرس پہ پہنچی تاکہ نیچے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے

ہانی آدھی لٹک کر نیچے کا منظر دیکھنے کیلئے بیتاب تھی مگر یہ کیا گاڑی کے دونوں فرنٹ
سیٹ والے دروازے اوپن ہوئے اور میر اور زوار دونوں ہی گاڑی سے باہر نکلے
پری گاڑی کے پاس پہنچ چکی تھی ہانی اس کو یہ بتانا بھول گئی تھی کہ اگر کوئی دوسرا
ساتھ ہو تو پلیز میرے کہنے پر عمل پر مت کرنا

ہانی منہ پر ہاتھ رکھے اندر کی طرف بھاگی وہ اب پری کو نہیں روک سکتی تھی اور اللہ
معاف کرے پری نے اپنا دماغ کم ہی چلانا ہوتا ہے

میر زوار کی کسی بات پر اس کو گھورتا ہوا گاڑی سے باہر نکلا اور سامنے کی طرف قدم بڑھانے چاہے۔ مگر یہ کیا اس کی بھولی بیوی تو اس پر بجلیاں گرانے آرہی تھی ماشاء اللہ سے تیار ہو کے تو وہ واقعی پریوں کو بھی مات دیتی

میر نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھا (چھوٹا موٹا دل کا مریض بنا کے چھوڑے گی میری
(معصوم سی بیوی)

اور زوار نے کافی نظروں سے میر کی یہ حرکت دیکھی وہ بھی پریم کو تیار دیکھ کر حیران ہوا
کیونکہ آج کوئی خاص ایونٹ بھی نہیں تھا اور میر نے بھی کسی بات کا ذکر نہیں کیا تو پھر
بھابھی صاحبہ تیار ہو کے کدھر جانے کا ارادہ رکھتی ہے

مگر یہ کیا پریم صاحبہ تو سیدھی میر کے گلے آ کے لگی
زوار نے تو جو آنکھیں پھاڑ کے دیکھنا تھا دیکھ لیا مگر میر بھی حیرت سے سٹل ہو گیا
کچھ تو ہوا ہے

بانهوں میں آئے کہ میں مخلص ہوں آپ سے
اے جانِ جاں یہ وقت نہیں چھان بین کا

میر بے یقینی کے ساتھ اپنے گلے سے لگی بیوی کو دیکھ رہا جو با مشکل ہی اس کے سینے
تک پہنچ پارہی تھی مگر پاؤں اٹھا کر اس کے سینے تک آگئی تھی
میر نے بھی اس کے گرد بازو لپیٹنے چاہے مگر زوار کی کھانسی سن کر اس کی طرف دیکھا جو
مسکرا کر مصنوعی سا کھانسی رہا تھا میر کے دیکھنے پر اس نے آنکھیں مٹکائی

زوار تم اندر جاؤ میں آتا ہوں "میر پری کے گرد اپنے
بازوؤں کے گھیرا تنگ کرتے ہوئے بولا

پری نے جب زوار کی کھانسی کی آواز سنی تو ہڑبڑا کر جلدی سے پیچھے ہونا چاہا مگر یہ کیا مہر نے تو اسے اپنے بازوؤں میں سختی سے دبوچا ہوا تھا

آں یہ تو ہانی نے بتایا ہی نہیں کہ اگر کوئی میر کے ساتھ ہو تو مجھے کیا کرنا چاہیے اب) میں ہانی کے پاس جا کے پوچھ بھی نہیں سکتی اور میر تو میری ساری پسلیاں توڑ کے ہی (سانس لے گا

میں کہہ رہا تھا کہ تم لوگ اندر چلو میں پیچھے سے آتا ہوں "زوار اپنی مسکراہٹ چھپاتا ہوا بولا

"زوار تم چاہتے ہو کہ میں دن والا واقعہ دوبارہ سے دہرائوں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میر سرد آواز میں اس کو دن والی دھلائی یاد کروانے لگا

زوار اس کی بات سن کے جلدی سے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کے اندر کی طرف بھاگا میر کا
کیا بھروسہ اپنی بیوی کے سامنے ہی اس کی مار کٹائی شروع کر دیتا اس لیے اپنی عزت
بچاتا اندر بھاگا

پریام اس دوران اپنے دماغ میں پتہ نہیں کونسے تانے بننے میں لگی ہوئی تھی جو بھی تھا
مگر وہ ان دونوں کی باتیں نہیں سن رہی تھی
ابھی وہ اپنی سوچوں میں مزید گم ہو کر علامہ اقبال کو بھی مات دیتی کہ اسے لگا کہ اس
کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکتی جا رہی ہے اس نے سوچوں کو جھٹک کر خوف سے
میر کی طرف دیکھا مگر یہ کیا اس کا چہرہ تو میر کے چہرے کے بالکل پاس تھا میر اس کو
اپنے بازوؤں سے اوپر کر کے اپنے سامنے کر چکا تھا

بیوی صاحبہ یہ جو ابھی ابھی ہوا ہے اس کو تفصیل سے بتانا پسند کریں گی "میر نے
اپنے لہجے کو زرا سا سرد کیا تاکہ پریام تھوڑی سی ڈر جائے

مگر پریم بیچاری تھوڑی نہیں پوری ڈر چکی تھی اور صبح سے رٹے ہوئے ڈائلاگزاب میر کی شکل دیکھتے ہی بھول چکی تھی

آں میں نا دیکھ رہی تھی کہ وہ آپ کے کوٹ پر کسی لڑکی کے بال تو نہیں ہیں "پریم نے جلدی سے جو منہ میں آیا بول دیا

میر اس کی لڑکی والی بات سن کے بیچاری کو زمین پر پٹخ چکا تھا ہاہ میر سالار حیدر جو اپنی گزری ہوئی لائف میں لڑکیوں سے پانچ پانچ فٹ دور رہا ہے اس کے بارے میں اس کی بیوی کو کوئی ڈاؤٹ ہے مطلب حد ہی ہو گئی ہے

کیا کہا تم نے "میر اپنے کوٹ پر نظر مارتے ہوئے تنزیہ بولا شکر ہے زوار کو اندر بھیج چکا تھا ورنہ اس نے تو ٹھیک ریکارڈ لگانا تھا

نن نہیں وہ میرے منہ سے نکل گیا میں تو چیک کر رہی تھی کہ آپ کے کوٹ سے پسینے کی سمیل تو نہیں آرہی اس لیے میں آپ کے گلے لگی تھی ہی ہی ہی "پریام بیچاری بات بنانے کے چکر اور بگاڑ چکی تھی

میر کو دوسری بات سن کے اور زور سے جھٹکا لگا مطلب پورا دن اے سی کی ہوا کھاتے ہوئے کس کو پسینہ آتا ہے آہ اس کی معصوم حسینہ کیوں جھٹکے پہ جھٹکا دیے جا رہی ہے

میر اپنے سر کو جھٹک کر پری کو بانہوں میں بھر چکا تھا اور پریام نے منہ کھول کر میر کی طرف دیکھا

آپ مم مجھے نیچے اتاریں "پریام نے شرما کر چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے
میر نے ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ کو دبایا

میں نیچے اتار دوں گا مگر پہلے تمہاری کی ہوئی کارستانی کا مقصد جان لوں "میر نے سنجیدگی سے کہا اور پیچھے انیکسی کی طرف چل پڑا

مم.... میں نے بولا ہے نا بس وہ غلطی سے ہو گیا "میر کی بات سن کر پری کی شرم کہیں منہ چھپا کے بھاگ گئی اور پھر میر کو پیچھے کی جانب بڑھتا دیکھ کر ہوش ہی اڑ گئے

ارے بیوی گلے تو تم غلطی سے لگ سکتی ہو مگر یہ جو شرما شرما کر بھاگی تھی اور یہ تیاری تو کچھ اور ہی ہنٹ دے رہی ہے "میر انیکسی کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور پری کو صوفے پر پٹخا

ہاں تو اب تم فرصت سے پوری ڈیٹیل بتاؤ "میر اس کے بالکل قریب ہو کے بیٹھا

(یہ انیکسی والا تو کوئی چکر ہی نہیں تھا اب میں کیا کروں ان کو کیا بولوں)

بیوی اگر آپ کا مراقبہ ختم ہو گیا ہو تو بتا دیں مجھے بھوک بہت لگی ہے دُور بھی کرنا ہے
میر نے اس کے سامنے چٹکی بجائی اور پھر واچ کی طرف دیکھ کے بولا "

وہ..... وہ نا میں نے ہانی سے آپ کے غصے کو ختم کرنے کیلئے مشورہ لیا تھا اور اس نے یہ بتایا "پریام نے نظریں نیچی کر کے سچ اگل دیا

میر کا دل کیا اپنا سر پھاڑ لے یا ان دو سہیلیوں کا پھاڑ دے جو پڑھائی میں تو زیر و تھیں
مگر الٹے کاموں میں چار قدم آگے تھیں
آہ کس سے دل لگا بیٹھا ہے میر سالار حیدر

چلو تو پھر کر کے دکھاؤ جو کرنا تھا "میر ریلیکس ہو کر اپنی شرٹ کے بازو اوپر کرنے لگا

مگر وہ تو روم میں کرنا تھا اب تو ہم ادھر ہیں ادھر کیسے کر سکتے ہیں "پری نے معصومیت سے میری طرف دیکھا

میر نے حیرت سے اپنے ہاتھوں کو روک کر معصوم بیوی کو دیکھا اللہ پاک کسی کو بھی اتنی معصوم بیوی نہ دے مطلب روم میں بھی اکیلا ہونا تھا اور ادھر بھی اکیلے تھے مگر یہ بات پریم کو کون سمجھائے

ارے یہ بات تو میں نے سوچی ہی نہیں "میر مصنوعی حیرت سے بولا

دیکھا میں نے آپ کو بتا دیا "پری جوش سے بولی

ویسے یہ سارے مشورے گریٹا نے تم کو دیے ہیں "میر نے عام سے لہجے میں پوچھا

ہاں ہاں اس نے یہ سب کرنے کو بولا ہے "پریام نے شرمنا کر جواب دیا

گرتا اب تم بچ جاؤ مجھ سے پتہ نہیں کونسے الٹے سیدھے مشورے دیتی رہتی ہو میری)
بیوی کو , یہ ویسے ہی دماغ نہیں چلاتی اور اوپر سے تمہارے کہنے پر چل کر اور زیادہ عقل
(سے پیدل ہوتی جا رہی ہے

چلو مجھے بہت زیادہ بھوک لگی ہے پھر میں تم دونوں سے بات کرتا ہوں "میر صوفی
سے کھڑا ہو کر بولا

مگر آپ یہ تو بتائیں آپ کا غصہ کم ہوا کہ نہیں "پریام باہر نکل کر بولی

"تم نے کچھ کیا ہی نہیں تو میرا غصہ کیسے کم ہو سکتا ہے

یہ بات بھی ہے "پریام افسردہ ہوئی

میر اس کی شکل کو دیکھ کر افسوس کرتا ہوا اندر کی جانب بڑھا

کسی کی جان جاتی ہے
کسی کا کچھ نہیں جاتا

زوار جو بڑے مزے سے ساری سٹوری داد کو بتا رہا تھا ہانا کی آواز سن کے کرنٹ کی سپیڈ
سے صوفے سے کھڑا ہوا
اور حیرت سے ہانی کی طرف دیکھا

بیچارے کا آج کا دن ہی برا تھا پہلے بھائی نے اچھی خاصی دھلائی کی اور اب بہن تفتیشی
افسر بن کے کھڑی تھی

تم حویلی سے کب آئی بتایا ہی نہیں "زوار سنبھل کے بولا اب بیچارا کچھ بھی کر کے اپنا
چہرہ نہیں چھپا سکتا تھا

تم مجھے کونسی ہر بات بتاتے ہو جو میں تمہیں اپنے آنے کا بتاتی "ہانی نے بھگو کر تیر مارا
اور زوار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا

یار وہ ایک لڑکے سے لڑائی ہو گئی وہ بار بار کہہ رہا تھا کہ تمہاری شادی چڑیل سے ہوگی
بس مجھے غصہ آگیا کہ مجھے پتہ ہے میری شادی چڑیل سے ہوگی مگر اسے کیسے معلوم ہوا
بس میں لڑ پڑا "زوار نے ہنس کر سٹوری
بنائی

ہا ہا ہا بہت اچھا جوک تھا اب مجھے سچ بتاؤ گے یا پھر ایک پیچ کھانا پسند کرو گے "ہانی تنزیہ
ہنسی ہنس کر بولی

تمہارا بھائی سچ بولنے دے گا تو ہی بول پاؤں گا ایک تو ہر بات پہ وارننگ دینے لگ (جالتے ہو)

یار کمپنی میں چھوٹا موٹا پرابلم ہو گیا تھا تو لڑائی ہو گئی اور کچھ نہیں ہوا "زوار نے سنجیدہ
سی شکل بنائی اور جھوٹ بولا

تو تم نے مار کھالی ایک دو پنچ ٹھیک سے مارتے نا تو اگلا بندہ زمین پر ترپ رہا ہوتا "ہانا
نے غصے سے پنچ مار کر دکھایا

(ہاں ہاں ایک بیچ مارتا تاکہ تمہارا بھائی مجھے چلنے کا قابل نہ چھوڑتا)

یار میں نے بھی مارے تھے اب اس کے بھی مجھے لگ گئے حساب برابر ہو گیا "زوار
پھکی سی ہنسی ہنسا

اب تم کوئی اچھی سی ٹیوب لگا لینا درد زیادہ تو نہیں ہو رہا "ہانی لڑائی سے فارغ ہوئی تو اس کے درد کا خیال آیا

نہیں اب بالکل نہیں ہو رہا تم نے جو اتنے پیار سے پوچھ لیا ہے "زوار نے مسکرا کر ہانا کو دیکھا

بس شروع ہو جاؤ لفنگوں کی طرح "ہانی نے شرم دلائی

ابھی وہ میرے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی جب میرے مین ڈور سے اندر داخل ہوا اور پیچھے پیچھے پریم نظریں جھکائے آرہی تھی

کیا ہو رہا ہے "ہانا کے سر پر پیار کرنے کے بعد میرے اس سے پوچھا

زوار کی معنی خیز نظروں کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جو بار بار کھانسنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا

ہاں گریا میں بھی اس کے نشان دیکھ کے پریشان ہو گیا تھا چلو تم لوگ دنر بیڈی کرواؤ
میں فریش ہو کے ابھی آیا پھر یہ ساری باتیں کرتے ہیں "میر معنی خیزی سے زوار کی
طرف دیکھتا ہوا بولا

زوار اس لمحے کو کوس رہا تھا جب اس نے دُنر کرنے کیلئے میر کی منتیں کی تھی لعنت ہو
ایسی منتوں پر جو بعد میں اتنی بے عزتی کروائیں

او کے بھائیو آپ جلدی سے فریش ہو کے آئیں ہم ابھی کھانا ٹیبل پہ لگواتی ہیں "ہانا
پریام کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے رفو چکر ہوئی

میرے دوست پلیز تمہیں خدا کا واسطہ تم آج ہانا کے سامنے کوئی ٹاپک مت چھیڑنا ورنہ جس طرح وہ ناراض ہوتی ہے پھر بندہ پیروں میں گر کر معافی مانگتا ہے "زوار بھاگ کر میرے پاس پہنچا اور منت کرنے لگا بس پیروں میں گرنا رہ گیا تھا

ایکچولی میں کوئی ٹاپک نہ چھیڑتا مگر جس طرح تم . باہر کھانس رہے تھے اور اوور ایکٹنگ کر رہے تھے اس کیلئے چھوٹی موٹی سزا تو بنتی ہے "میر کہتے ہی یہ جا وہ جا

پیچھے زوار اپنے بال کھینچ کر رہ گیا

مجھے موت پڑتی ہے اپنے پسندیدہ
لوگوں کو دوسروں سے بانٹنے میں

"ہاں یار لڑکیاں بھی تو بہت زیادہ ہیں اب تمہیں کیا پتہ میں کونسی لڑکی کا ذکر کر رہا ہوں
میر نے آگ کو مزید بھڑکایا

ہانا کا دل کر رہا تھا چاولوں سے بھرا ہوا چمچ زوار کے سر پر ماڑ دے
اور وہ بیچارا بے قصور ہو کر بھی قصوروار بنا بیٹھا تھا

میر میں نے تو کسی لڑکی زکر نہیں کیا تھا یار "زوار بیچاگی سے بولا

زوار بھائی آپ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ بھائی کس لڑکی زکر کر رہے ہیں "ہانی نے
بظاہر ہنس کر زوار کی طرف دیکھا

لو جی بس اس کی کسر باقی تھی مطلب اس کی بات پر یقین نہیں ہے مگر اپنے بھائیوں کی بات پر آنکھ بند کر کے یقین کر لے گی

مجھے ناکھانے کا ٹیسٹ بالکل نہیں آ رہا "پریام میر کو دیکھتے ہوئے درمیان میں ہی بول پڑی

میر پریام کی بات پر ایکدم سے کھانسا اور جلدی سے پانی کا گلاس منہ سے لگایا ٹھیک ہے اس کی بیوی معصوم ہے مگر یہ کیا سب کے سامنے ہی بول دیا شکر ہے سب کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے ٹیسٹ کا کیا مطلب ہے

زوار تو بس اتنا شکر کر رہا تھا کہ چلو اس کے ٹاپک سے تو ہٹے

میر نے حیران ہو کر اپنی بیوی کی طرف دیکھا اور وہ شرما کر نظریں جھکا گئی

میر نے با مشکل ہی کھانسی کو کنٹرول کیا ورنہ پیام کی بات نے تو اس کے چودہ طبق
روشن کر دیے تھے

کیا ہوا پری تمہیں ٹیسٹ کیوں نہیں آ رہا کھانا تو بالکل ٹھیک ہے "ہانی سب کچھ بھول
کے پری کی طرف گھومی
زوار نے بھی ہاں میں سر ہلایا

پتہ نہیں مجھے ہی کچھ خاص ٹیسٹ نہیں آ رہا "پیام نے منہ بنا کر میر کی طرف دیکھا

(اللہ پاک معصوم بیوی مانگی تھی مگر اتنی معصوم ہوگی یہ معلوم نہیں تھا)

پری تم سویٹ ڈش ٹرائے کر کے بتاؤ کہ تمہیں اس کا ٹیسٹ آتا ہے کہ نہیں "ہانی نے جلدی سے سویٹ ڈش اس کے سامنے کی

اس سے پہلے کہ پری سویٹ ڈش ٹیسٹ کر کے میر کو مزید پریشان کرتی میر خود ہی بول

پڑا

گرتیا ڈنر کے بعد تم زرا میرے روم میں آنا تم سے کچھ بات کرنی ہے "سنجیگی کا لبادہ اوڑھ کر میرے ہانی کی طرف دیکھا

بھائیو وہ کیا ہے ناکہ مجھے اسائنٹ بنانی ہے رمشا کی کال آئی تھی اور وہ بتا رہی تھی کہ کل اسائنٹ سبمٹ کروانے کی لاسٹ ڈیٹ ہے "ہانی نے معصوم سی شکل بنا کے میر کی طرف دیکھا اور ساتھ پری کو کہنی مار کر بولنے کیلئے اکسایا

ہاں ہاں ویسے بھی ہم نے کالج سے بہت زیادہ چھٹیاں کر لی ہیں اور پڑھائی کا بھی نقصان ہو گیا ہے اس لیے آج اسائنمنٹ بنانا ضروری ہے "پری نے ہڑبڑا کر بات بنائی

ہانی نے آنکھوں کو بڑا کر کے پری کو گھورا جیسے کہنا چاہ رہی ہو اتنی بڑی پھینکنے کی کیا ضرورت تھی

میر نے آئی برو اچکا کے پری کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ آپ بھی پڑھائی کو سریس لیتی ہیں

اسائنٹ بھی بن جائے گی مگر پہلے میری بات سن لینا "میر ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا اور زوار کی طرف الوداعی نظروں سے دیکھتے ہوا اپنی چیئر کو گھسیٹ کر کھڑا ہوا اور ڈائننگ روم سے باہر نکل گیا

زوار نے میر کے جانے پر شکر کا کلمہ پڑھا اور صبر کا سانس لے کر ہانا کی طرف دیکھا جو پریم کو روتی شکل کے ساتھ میر کے پیچھے جانے کا کہہ رہی تھی اور پریم اس سے بھی زیادہ روتی شکل بنا کر جانے سے انکار کر رہی تھی

زوار حیرت سے ان دونوں دوستوں کو دیکھ رہا تھا جن کا کچھ نہیں ہو سکتا

(پریم پلیز تم آج چلی جاؤ اور بھائیو کا غصہ ٹھنڈا کر دو "ہانی نے پھر سے منت کی خاصہ)

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 804
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/923061756508)

استغفر اللہ میں تو عام سا ہی مسکرا رہا ہوں میں نے کب لائن ماری ہے "زوار بیچارا گڑبڑایا

میرے سامنے تو عام سا ہی مسکراتے ہو اسپیشل والا تو تم ان خوبصورت لڑکیوں کے
"ساتھ مسکراتے ہو

یااااااار "زوار نے سر کو پکڑا

اور ایسی چھوٹی موٹی نوک جھونک تو ان کی روٹین بن چکی ہے

ثمامہ میں سوچ رہی تھی کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو اپنی پسند کی شاپنگ کر لینا "چاچی اس کے روم میں داخل ہوتے ہی نان اسٹاپ شروع ہو گئی

چاچی یار میں کیا کروں گی وہاں جا کر اور ویسے بھی بازل جا رہا ہے جو اس کی پسند وہی میری پسند ہوگی "ثمامہ نے ناول کو سائیڈ پہ رکھا اور چاچی کو جواب دیا

ہائے میں صدقے میرا بیٹا ایسے ہی تو تم پر نہیں مرتا "چاچی نے پیار سے بلائیں لی

میں پیاری اور معصوم ہوں اس لیے آپ کا بیٹا مجھ پہ مرتا ہے "ثمامہ نے شرمانے کی ناکام ایکٹنگ کی

چل اب تو میری ڈارلنگ والے کام شروع کر دے وہ بھی ایسے ہی خود کی تعریف کرتی رہتی ہے "چاچی کو ایکدم سے ہانا کی یاد ستائی

چاچی ڈارلنگ سے یاد آیا وہ کہہ رہی تھی کہ اس کو بھی شاپنگ پہ ساتھ لے کے جانا اس لیے بازل کو کہہ دیجیے گا کہ وہ گریٹا کو میرے گھر سے پک کر لے گا 'شمامہ کو ایک دم سے گریٹا کی بات یاد آئی

ہائے اب اس نے ہمیں رول کے ہی چھوڑنا ہے ویسے ہی اس کو کم چیزیں پسند آتی ہیں
اب تو شاپنگ بھی شادی کی کرنی ہے "چاچی نے سر پر ہاتھ مارا

ہاں تو چاچی جی اس کو اس طرح بنانے والی بھی آپ ہیں اب بھگتیں 'اشامہ مسکرائی

"اچھا اچھا تو زیادہ نہ بول اور خاموش رہا کر میرے سامنے آخر کو ہونے والی ساس ہوں
چاچی شامہ کی بات پہ گڑبڑائی

چاچی اب آپ مجھے ایموشنل کر کے رلانا چاہتی ہیں 'اٹمامہ نے منہ بسورا

ہائے تم بھی بھلا رو سکتی ہو تم تو میرے بیٹے کو رلاؤ گی "چاچی نے ثمامہ کے سر پر
چھت لگائی

"اللہ چاہی آپ کو نا اپنا بیٹا معصوم لگتا ہے ویسے بڑی پہنچی ہوئی چیز ہے

ہاں تو ہر ماں کو ہی اپنا بیٹا معصوم لگتا ہے

"اچھا چلو تم آرام کرو پھر ہمیں شہر کیلئے بھی نکلنا ہے بھابھی ماں سے بھی پوچھ لوں

چاہی نے ثمامہ کو پیار کیا اور پھر روم سے باہر چلی گئیں

تو ہے تو لگتا ہے کہ

زندگی جی رہا ہوں

میر ابھی ہاتھ منہ دھو کر واشروم سے باہر نکلا تھا جب دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی
میر حیران ہوا کیونکہ گریا کبھی بھی ڈانٹ کھانے کیلئے اتنی جلدی نہیں آسکتی تھی

یس کم ان "اپنی حیرانی پر قابو پا کر میر نے اندر آنے کی اجازت دی

مگر دروازے میں پری کو کھڑا دیکھ کے میر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ مچلی جسے وہ مصنوعی
سنجیدگی کے پیچھے چھپا گیا

آجاؤ اندر یا پھر دعوت نامہ لکھ کے دوں "میر ٹاول سے منہ صاف کرتے ہوئے بولا

کیوں ٹیسٹ نہیں دے سکتے اس لیے کہ اب آپ نے ٹیسٹ کر لیا ہے اور آپ کو یہ ٹیسٹ کسی اور سے لینا ہو گا میرے ہوتے ہوئے آپ کسی کو دیکھ نہیں سکتے میں اپنے جیتے جی ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی "پریام شیرنی کی طرح میر کی جانب بڑھی

(لا حول ولا قوت کیسی سوچ ہے میری بیوی کی یا اللہ تو ہی میرے حال پہ رحم فرما)

اور یہ ڈائلاگز مس پریام نے کہاں سے یاد کیے ہیں "میر نے خونخوار نظروں سے پری کو گھورا

وہ ایک ناول میں لڑکی نے بولا تھا "پری بیچاری میر کی ایک گھوری پہ ہی چپ کر گئی

تو پھر جاؤ اور جا کے ناول پڑھو اور ہانا کو میرے پاس بھیجو "میر بدمزہ ہوا

پری نے گلا صاف کیا

وہ نا میں چھ نمبروں سے رہ گئی تھی "پیرام نے آدھی ادھوری بات بتائی

اے گریڈ لینے سے یا پھر اے پلس گریڈ لینے سے "میر نے پری کو اشارے سے فون ٹیبل سے اٹھا کے دینے کو کہا اور یونہی بات بڑھائی

وہ فرسٹ ڈویژن لینے سے "پری نے دانتوں کی نمائش کی

مگر میر نے پہلے کال سننے کیلئے فون کان سے لگایا
اور بھاگنے کو پر تولتی پریم کے بازو کو پکڑا

کال کی دوسری طرف بات سننے کے بعد میر پریشانی میں بیڈ سے کھڑا ہوا

ہانا زوار کو باہر تک چھوڑنے کے بعد مسکراتی ہوئی اندر آ رہی تھی جب میر کو پری کا بازو پکڑ کر نیچے آتے دیکھ کر بھاگنے کو پر تولنے لگی مگر ہائے ری یہ قسمت بھاگنے کیلئے کوئی راستہ ہی نہیں تھا آخر کو گھر بھی تو میر کا تھا

بھائیو پری نا بہت معصوم ہے اسے نہیں معلوم کہ کسی ناراض بندے کو کیسے مناتے ہیں کیونکہ پہلے کوئی اس سے کبھی ناراض ہوا ہی نہیں ہے اس لیے پری نے مجھ سے مشورہ مانگا تو میں نے بھی دے دیا قسمے آئندہ ایسا بالکل نہیں "..... ہانی بغیر سانس لیے بولے ہی جا رہی تھی جب میر نے کان صاف کرتے ہوئے اس کو ٹوکا

گڑیا یار کتنا بولتی ہو اور تم دونوں دنیا کی پہلی نند بھا بھی ہو جو ایک دوسرے کو معصوم ثابت کرنے پہ تلی ہوئی ہو ورنہ تو میں نے لڑائی کے قصے ہی سنے ہیں "میر نے مسکراتے ہوئے ہانی کے گال کھینچے

ہانی بھائی کی مسکراہٹ دیکھ کے ہی کھل گئی مطلب مطلع صاف ہو چکا ہے

مگر ہم دونوں بیسٹ فرینڈز ہیں "پریام کو نند بھا بھی والا رشتہ کچھ خاص پسند نہیں آیا اس لیے منہ پھلا کر میر

کی

correction

کی گئی

اوہ تو پھر میں کیا ہوں "میر نے پری کو گھورا

آپ.....آپ ہانی کے بھائی ہیں "پری نے سوچ سوچ کر جواب دیا
ہانی نے سر پر ہاتھ مارا اور کافی آنکھ سے میرا کارى اىکشن دىکھا

تمہارا کیا لگتا ہوں ".....میرا کو اب کی بار زور کا غصہ
آیا

میرے تو آپ شوہر ہیں اب آپ کو بھائی تو نہیں کہہ سکتی ".....پریام زور سے
کھلکھلائی

پری اب تو تمہیں میں بھی نہیں بچا سکتی تمہارا تو اللہ ہی حافظ ہے بھائیو کا دماغ خراب)
کرنے کیلئے میری دوست کافی ہے (ہانی دل میں سوچ کر مسکرائی

وہ..... وہ میں "پری گڑبڑائی

میر نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور پھر آرام سے اس کے گرد بازو لپیٹ کر اپنا ہاتھ پری کے چہرے پر رکھ دیا اور پری بیچارہ آں اوں کر کے اس کا ہاتھ ہٹانے کی

کوشش کرنے لگی مگر میر نے ہانی کی طرف دیکھا اور پری کی کوششوں کو سرے سے نظر

انداز کیا

وہ آپی بتا رہی تھی کہ اگر شلپنگ میں دیر ہو گئی تو پھر اسے کر لیں گی نہیں تو واپس چلی جائیں گی "ہانی نے پری کی حالت انجوائے کرتے ہوئے کہا

اگر اسے کر لیا تو اس کا کیا کروں گا "میر نے دوسرے ہاتھ سے ماتھا مسلتے ہوئے پری کی طرف اشارہ کروں گا

بھائیو میں کہہ دوں گی ناکہ میرے ساتھ رہتی ہے "ہانی نے مزے سے جواب دیا

آپ کو پتہ ہے کہ ڈارلنگ کبھی بھی اپنی شاپنگ ایک دن میں نہیں کرتی اور اب تو وہ شادی کی شاپنگ کرنے کیلئے آرہی ہیں "ہانی پیر پٹخ کر میر کے پاس پہنچی

اونہوں یہ میرا درد سر نہیں ہے کہ وہ کیسے شلپنگ کرتی ہیں مگر اب کی بار وہ ایک دن میں ہی شلپنگ کر کے واپس جائیں گی اور کیسے جائیں گی یہ تم نے اپنے زرخیز دماغ سے سوچنا ہے ویسے بھی تمہارے پاس آئیڈیاز کی کمی نہیں ہے "میر نے کندھے اچکائے اور ہانی کو ہاتھ سے پرے ہٹایا

گڑیا میرے پیچھے آنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں تمہاری بھابی بی بی کو ایک اچھا سا لیکچر دینے جا رہا ہوں اس لیے مجھے ڈسٹرب کرنے کی کوشش بھی مت کرنا "میر نے جب ہانی کو اپنے پیچھے آتے دیکھا تو اسے گھور کر دیکھا اور پھر بھابی کو اچھا خاصا کھینچ کر ہانی کو اپنے پیچھے آنے سے منع کیا اور لاؤنج کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا

پری کا اس دوران خون خشک ہو چکا تھا

او مائی گاڈ بھائیو اب پری کے ساتھ کیا کرنے والے ہیں وہ بیچاری پہلے ہی ڈڑی ہوئی ہے
اب کیا جینا محال کریں گے اوئی ماں میں کیا سوچے جا رہی ہوں مجھے تو ڈارلنگ کے
بارے میں سوچنا چاہیے کہ اس کو ایک ہی دن میں گاؤں واپس کیسے بھیجوں
گی..... ہانا حیدر کچھ

سوچو تمہارے پاس ویسے بھی کافی ایکسٹرا دماغ ہے بقول ڈارلنگ کے "ہانی بڑبڑاتی ہوئی
اپنے روم کی طرف بڑھی

کسی کی عادت ہو جانا محبت ہو

جانے سے زیادہ خطرناک ہے

میں کچھ بھی کر کے میرے سالار حیدر کو نیچا دکھاؤں گا اتنا نیچا کہ وہ پھر سے میرا مقابلہ نہ کر سکے وہ کل کا لڑکا بزنس کی دنیا میں مجھے پیچھے چھوڑ گیا مجھے اس کے سامنے جی حضوری کرنی پڑتی ہے یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا "آفان خان کے لہجے میں شکست کی آگ کے ساتھ ساتھ حسد کی بدبو آ رہی تھی اور میرے خیال میں حسد وہ بیماری ہے جو اپنوں کو اپنا نہیں رہنے دیتی اور پھر ایک دن آپ کو ختم کر کے ہی چھوڑتی ہے

تم نے میرے سالار حیدر کو شکست دینے کے لیے ہر حربہ تو آزما لیا مگر پھر بھی کچھ نہیں کر پائے "اس کے دوست نے تنہا کر اور جلایا

اب کی بار میں کچھ ایسا پلان کروں گا کہ وہ کچھ بھی نہیں کر پائے گا بلکہ بہت بڑا دھماکہ ہو گا "آفان خان

تمہاری دوسری چال بھی دیکھ لیں گے آفان خان "اس کا دوست مسکرایا

اب میرے یار دیکھنا نہیں ہے بلکہ انجوائے کرنا ہے "آفان نے قہقہہ لگایا اور اس کے دوست نے بھی قہقہہ لگانے میں بھرپور ساتھ دیا

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے والی مثال پہ آفان خان پورا اترتا ہے کیونکہ ابھی تک اس کو باتوں سے ہی سمجھایا گیا ہے اس لیے پھر سے اڑنے کی کوشش کر رہا ہے مگر رب جانے آگے کیا ہوتا ہے

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 827
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a388228202020202020)

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 828
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a388228202020202020)

جب آپ لندن میں مجھے چھوڑ کے آگئے تھے اور یہ بھی کہا تھا کہ اب سے میں آپ کی زندگی نہیں رہوں گی اور..... اور دل سے بھی تو نکال دیا تھا مجھے "پری نے انگلیوں پہ گنتے ہوئے میرے جرم بتائے

باہ..... میری جاناں تمہیں اگر لندن میں اکیلا چھوڑتا تو پھر داد صاحب کو کیوں تمہارے پاس روک کے آتا اور وہ میرا یار ہے اسے پتہ ہے کہ نیکسٹ کیا کرنا ہے اس لیے تو وہ تمہیں پاکستان لے آیا اور زندگی سے نکالا ہوتا تو اس وقت تم میرے سامنے تو بالکل بھی نہ کھڑی ہوتی بلکہ میری نظروں سے دور ہوتی "میر نے تنزیہ انداز میں بات مکمل کی

آپ نے نکال دیا تھا یہ تو میں اب آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی اس لیے آپ کی زندگی میں زبردستی شامل ہو گئی ہوں اور ہمیشہ کیلئے رہوں گی اور ویسے بھی داد میرا بھی بھائی ہے

اس لیے جو اس کو میرے لیے بہتر لگا وہ اس نے کیا ہے "اب کی بار منہ پھلا کے کہا گیا

او مائی گاڈ پریم میڈم تو میری ناراضگی میں ہر وقت ہی پیار کا اظہار کرتی ہے اب تو مجھے (چاہیے کہ ہر وقت ناراض ہی رہوں چلو پیار کا اظہار تو سننے کو ملے گا ورنہ تو.....پھر)

ارے واہ داد تمہارا بھائی بھی ہو گیا چلو اپنے بھائی کو زرا کال کر کے بتا دینا کہ وہ صبح میرے سامنے ہو اور دیر تو بالکل نہیں ہونی چاہیے "میر کے دل میں چاہے لڑو پھوٹ رہے تھے مگر لہجے میں زمانے بھر کی بیزاریت شامل تھی آخر کو اپنی بیوی صاحبہ سے ابھی بھی ناراض تھے

"اب میں سونے کیلئے اندر جا رہا ہوں آنا ہو تو آجاؤ نہیں تو ادھر انیکسی میں ہی سو جاؤ

نہیں مجھے تو چڑیلوں کے ساتھ جیسے سونے کا شوق ہے آنا ہے تو آجاؤ "پری میر کی نقل اتارتے ہوئے بڑبڑائی

پریام اگر کچھ بھی کہنا ہے تو زور سے بولو نہیں تو مجھے اچھی طرح سے زبان کھولنی آتی ہے میر کی سرد آواز سن کے پری زور سے اچھلی اور بھاگ کر میر کے پاس پہنچی "

میں تو کچھ بھی نہیں بول رہی تھی میں تو بس چڑیلوں کو ہیلو ہائے کر رہی تھی "پری پھسکی سی ہنسی ہنسی

جیسے میں تو تمہاری بہادری کے قصے جانتا نہیں ہوں "میر نے بھگو کر تنز مارا

میں ڈرپوک ہوں تو اس میں میرا کیا قصور ہے "پریام مسمنائی

زوار میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی ہے مجھے ٹینشن ہو رہی ہے "ہانی نے کمرے میں آتے ہی زوار کو کال ملائی اور ہیلو ہائے کرنے کے بعد فوراً اپنی مطلب کی بات پہ آئی

اب کیا ہو گیا ہے یار تمہاری پریشانیاں کبھی ختم ہو سکتی ہیں "زوار مسکرایا

زوار میں اب اتنی بڑی بندی ہوں تو پریشانیاں بھی زیادہ ہوں گی نا تم اس بات کو چھوڑو بلکہ یہ بتاؤ کہ میں ڈارلنگ کو ایک دن میں شاپنگ کیسے کرواؤں "ہانی نے عادتاً ماتھے کو انگلی سے مسلا

اچھا نا میری بات درمیان میں رہ گئی ہے اس کا کوئی سلیوشن بتاؤ نا "اس کو اپنی پریشانی
پھر سے یاد آئی

پہلے مجھے یہ تو بتاؤ کہ تم چاچی کو ایک ہی دن میں واپس کیوں بھیجنا چاہتی ہو "زوار نے
وجہ پوچھی تو ہانی نے ساری بات اس کو بتا دی

یار تم نا ایسا کرنا کہ ان کے آتے ہی بتا دینا کہ ایک ہی دن میں شاپنگ کر کے واپس
چلی جائیں کیونکہ تمہارے ٹیسٹ ہو رہے ہیں اور تم پہلے ہی بہت چھٹیاں کر چکی ہو اور
مزید کوئی چھٹی نہیں کر سکتی سمپل سی بات ہے "زوار نے چٹکی بجائی

آہ سمپل سی بات ہے جیسے ان کو تو پتہ ہی نہیں ہے کہ میں پڑھائی کو لے کے کتنی
سرپس ہوں ارے میں تو چھٹی کرنے کے بہانے ڈھونڈا کرتی تھی "ہانی روہانسی ہو کر بولی

ہے "زوار نے ہانا کو چھیڑا

بس کیا کروں میرا دماغ ہے ہی اتنا تیز کہ آئیڈیاز خود بخود آجاتے ہیں "ہانا بھی ہلکی پھلکی
ہوئی

اوکے اب میری تیز دماغ والی جان من سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو بندہ بشر بہت کام
کرتا ہے

زوار..... تم نے دوبارہ مجھے ان ناموں سے بلایا نا تو تمہارا حال اچھا نہیں ہو گا "ہانی
نے لال ہوتے گالوں کو
رگڑا

ہاں میں تو بھول ہی گیا کہ تم تو چڑیل ہو "زوار نے کہتے ہی کال ڈراپ کی جانتا تھا اب بہت زور سے چیخنے لگی اور زوار کے کان کے پردے پھاڑے گی

ارے ماشا اللہ بھابھی ماں دیکھو تو اپنے میر نے کتنا بڑا اور خوبصورت گھر بنا لیا ہے "چاچی نے پانچویں بار یہ بات کی کی ہوگی

میر اور ہانا مسکرانے کے سوا اور کیا کر سکتے تھے اس لیے وہ دونوں یہی کام کیے جا رہے تھے

ہاں شبانہ بس اللہ پاک نظر بد سے بچائے اور اپنے میر کو خوش رکھے "اماں جان نے فخر سے میر کی طرف دیکھا

بس میر باقی تو ٹھیک ہے مگر ایک کمی ہے اس گھر میں "چاچی نے سسپنس پیدا

کونسی کمی نظر آگئی ہے اس گھر میں ڈارلنگ آپ کو "میر سے پہلے ہانی بول پڑی

ارے بھئی ہماری بہو کی کمی ہے اور کس کی کمی ہونی ہے "چاچی نے زور سے قہقہہ لگایا

چاچی کی بات سن کے دونوں بہن بھائی کو ایک دم سے کھانسی کا دورہ پڑا اب بیچارے یہ بتانے سے تو رہے کہ آپ کی بہو کی بھی کمی نہیں ہے وہ ماشاء اللہ سے ادھر موجود ہوتی ہیں مگر ہائے یہ زمانہ

گڑیا جاؤ بوا سے کہو کہ وہ ناشتہ ٹیبل پہ لگا دیں "میر نے ہانی کو وہاں سے بھیجا کہ کہیں خوشی میں سچ ہی نہ بول دے

ہاں بیٹا جلدی کرو پھر شلپنگ کرتے کرتے بھی دیر ہو جانی ہے " اماں جان نے بھی
ہاں میں ہاں ملائی

اوکے میں یوں گئی اور یوں واپس آئی "ہانی چٹکی بجاتے ہوئے باہر نکلی

ہانی بوا کو ناشتے کا کہہ کر مسکراتے ہوئے اندر کی جانب بڑھی مگر اندر ہونے والی بات سن کر ہانی کو زور سے جھٹکا لگا تھا

اندر سے آنے والی آواز ہانی کیلئے کسی شک سے کم نہیں تھی ابھی تو اس نے اڑنا سیکھا تھا اور اڑنے سے پہلے ہی اس کے بابا سائیں اس کے پر کاٹنا چاہتے ہیں

ہانی ابھی مزید سوچوں کے گرداب میں پھنستی جب بھائیوں کی غصیلی آواز نے اسے حقیقت کی دنیا میں لاپٹھا

اماں جان ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو گریا اٹھا رہا سال کی بھی نہیں ہوئی اور بابا جان اس کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور وہ بھی چودہری کے بیٹے کے ساتھ جو مجھے بالکل پسند نہیں "میر کی آواز میں دبا دبا سا غصہ تھا

میر پت تمہارے بابا سائیں نے نکاح کی ہی تو بات کی ہے باقی شادی تو گریا کی پڑھائی ختم ہونے پر ہی کریں گے اور نکاح کا بھی اس لیے کہا ہے کیونکہ چودہری کا بیٹا پڑھنے کیلئے باہر جا رہا ہے تو اس لیے ان کی مجبوری ہے "اماں جان نے رسان سے بیٹے کو سمجھایا مگر میر تو سمجھ ہی نہیں رہا تھا سمجھتا بھی تو کیسے اگر اس نے ہانی اور زوار کو اتنا خوش نہ دیکھا ہوتا تو وہ بھی شاید مان جاتا

اور کیا میر تم خواہ مخواہ ہی اتاؤ لے ہو رہے ہو ابھی تو صرف بات ہی چلی ہے جب ہو گا دیکھا جائے گا "چاچی نے بھی میر کو ٹھنڈا کیا

میر نے سر جھٹک کر دروازے کی طرف دیکھا اور دروازے سے جھانکتی گریٹا کو دیکھ کر ایک دم پریشان ہوا

ہانی نے بھائی کو اپنی طرف دیکھتے پایا تو بھاگتی ہوئی اپنے روم میں پہنچی وہ فی الحال اپنی اجڑی حالت کسی کو نہیں دکھا سکتی تھی اپنے عزیز بھائی کو بھی نہیں

اوکے اس بارے میں اب بابا سائیں سے بات ہوگی آپ لوگ ناشتہ کر کے شاپنگ کرنے کیلئے چلیں میں داد کو ساتھ بھیج دوں گا گریٹا کا امپورٹنٹ ٹیسٹ ہے تو وہ آپ لوگوں

چاہی اور میر کے دل سے بے ساختہ آمین نکلا کیونکہ گریبا ان دونوں کو بھی بہت عزیز ہے

فف..... یہ احساس ہی کتنا پیارا ہے کہ میں ان کی چھوٹی

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 844
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

پریام جوش سے اٹھ کر ہانی کے پاس پہنچی

ہانی کیا اماں جان چلی گئی اور تم ادھر کیا کرنے آئی ہو تم نے تو شاپنگ پہ انکے ساتھ
جانا تھا "پری نے اس کا بازو ہلا کر پوچھا

آں ہاں وہ ابھی ناشتہ کر رہی ہیں اور میری تھوڑی طبیعت خراب ہو گئی ہے
تو شاید میں نہ جاؤں "ہانی نے آنکھوں میں آنی نمی کو پیچھے دھکیلا اور مسکرا کر پری کی
ایکساٹمنٹ کو دیکھا

کیا ہوا ہے طبیعت کو ابھی تو ٹھیک تھی اور یہ تمہارا چہرہ کیوں اتنا زرد ہو رہا ہے "پری
بھی پریشان ہوئی

ارے میری جان زیادہ کچھ نہیں ہوا بس سر میں درد ہے تمہاری شکل تو میرے سے بھی زیادہ زرد ہو رہی ہے "ہانی کھوکھلی سی ہنسی

ہانا حیدر ".....پری نے ہانی کو بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے سامنے کھڑی ہو کے غور سے دیکھنے لگی

کیا ہوا ہے اتنے غور سے کیوں دیکھ رہی ہو یار "ہانی اس کی نظروں سے گھبرائی

دیکھ رہی ہوں کہ میری دوست مجھ سے جھوٹ بھی بولنے لگ گئی ہے "پری نے لفظ چبائے

افوہ میں نے کونسا جھوٹ بول دیا ہے "ہانی اب کی بار گڑبڑا ہی گئی

ہانی بابا کے بعد تم وہ واحد شخصیت ہو جس سے میں سب سے زیادہ پیار کرتی ہوں
مطلب مقدس سا پیار جس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہے بلکہ خلوص ہی خلوص بھرا ہوا ہے
پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میری پیاری سی دوست مجھ سے کوئی جھوٹ بولے اور مجھے
پتہ ہی نہ چلے "پریام نے بیڈ پر بیٹھنے کے بعد اس کے ہاتھ پکڑ کر سہلائے

ہانی جو درد کو چھپائے مسکرانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی پریام کے اتنے گہرے
تجزیے پر پھوٹ پھوٹ کے رودی
پریام کے تو ہاتھ پاؤں ہانی کے رونے پر ویسے ہی پھول گئے اور اس نے جلدی سے ہانی
کو گلے لگایا

"ہانو کیا ہو گیا ہے اس طرح کیوں رو رہی ہو مجھے جلدی بتاؤ ورنہ مجھے بھی کچھ ہو جانا ہے
پری بھی ہانی کے ساتھ ہی رونے لگ گئی

پری ".....ہانی نے ہچکی لی

ہاں ہاں بتاؤ میں سن رہی ہوں نا "پری نے ہانی کے آنسو صاف کیے

ہانی نے گہرا سانس لیا اور سب کچھ پری کو بتا دیا کہ کس طرح اسے زوار اچھا لگا اور کیا کیا ہوا اور اب اماں جان نے کیا بات کی ہے

ساری بات بتانے کے بعد ہانی کو لگا کہ اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے وہ فی الحال زوار کو یہ بات نہیں بتا سکتی تھی

ہانو مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں اس بات پہ خوش ہوں کہ زوار بھائی تمہیں اچھے لگتے ہیں یا پھر اس بات پر اداس ہوں کہ بابا سائیں تمہارا رشتہ کہیں اور طے کر رہے ہیں پری گوگو سی کیفیت میں تھی

پری مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ آگے کیا ہونا ہے یا پھر کیا کرنا ہے "ہانی بھی خود پر افسوس کرتے ہوئے

بولی

ہانی ہمیں یہ بات میر کو بتانی چاہیے وہ سب سنبھال لیں گے "پری نے چٹکی بجائی

"پری پاگل ہو گئی ہو ایسی غلطی مت کرنا

".....کیوں یار

تمہیں پتہ بھی ہے کہ بھائی کو کتنا برا لگے گا جب ان کو یہ پتہ چلے گا کہ اس کا دوست اس کی ہی بہن سے پیار کرتا ہے اور شاید میری وجہ سے وہ اپنی برسوں کی دوستی بھی ختم

کر دیں اور میں ایسا ہرگز نہیں چاہتی کہ وہ دونوں جدا ہوں "ہانی نے پری کی عقل پر ماتم کیا

ہاں یہ تو سوچا ہی نہیں چلو میں میر سے بات نہیں کروں گی مگر تم بھی اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہیں کچھ نہ ہو اگر ایسا ویسا کچھ ہوا تو میں نے فوراً میر کو بتا دینا ہے "پری نے نہ بتانے کی حامی تو بھر لی مگر میر سے بات کرنے کا ارادہ کر لیا تھا

"اوکے میری ماں میں اب ٹھیک ہوں اور تھوڑی دیر کیلیے ریسٹ کر لیتی ہوں

ہاں تم بیڈ پر ریسٹ کرو میں صوفے پہ بیٹھ جاتی ہوں "پتی نے مسکراتے ہوئے اس کا چہری تھپتھپایا اور پھر ہانی کے پر چادر ٹھیک کرنے لگی

تو عشق میں رنگ چکا ہے
تجھے دیکھ کر ایسا لگتا ہے

داد تم نے ہر وقت اماں جان اور چاچی کے ساتھ ہونا ہے چاہے وہ جس مرضی شاپ
میں جائیں اور دھیان سے سب کچھ کرنا مجھے شکایت کا موقع نہیں ملنا چاہیے "میر نے
سنجیدگی سے بات مکمل کی اور پھر اسے جانے کا اشارہ کیا مگر داد ڈھیٹ بن کے کھڑا رہا

داد تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہیں مار کے دفع کروں "داد کے مسلسل دیکھنے پر میر
جھنجھلایا

نہیں صاحب میں چاہتا ہوں کہ بس ایک بار آپ میری طرف مسکرا کے دیکھ لیں "داد
نے کہتے ہی نظریں جھکالی

ہاں جیسے تم تو میری روٹھی محبوبہ ہے جس کو میں مسکرا کے دیکھوں گا "میر اس کی بات پہ بڑبڑایا

صاحب اس کام کیلئے تو پریم بی بی ہی کافی ہیں "داد کا اشارہ روٹھی محبوبہ کی طرف تھا

داد میرا دماغ نہ پہلے ہی تمہاری بی بی کی کارناموں وجہ سے خراب ہے تم مزید خراب نہ ہی کرو تو بہتر ہے "میر لہجے میں سختی پیدا کرتے ہوئے بولا

اب کیا کر دیا ہے بی بی نے "داد نے مسکراہٹ چھپائی کیونکہ کل والا کارنامہ زوار اس کو من و عن بتا چکا تھا

تمہاری بی بی صاحبہ عقل سے پیدل ہیں اور ساتھ مجھے بھی عقل سے پیدل کر کے
چھوڑیں گی "میر پریم کی کل رات والی حرکت کے بارے میں سوچ کر مسکرایا

مجھے بھی یہی لگ رہا ہے صاحب "داد نے میر کی نظر اتاری

کیا لگ رہا ہے تمہیں ہاں زرا مجھے بھی تو پتہ چلے "میر داد کی بات پہ گڑبڑا گیا اور اس کی
طرف آیا

کچھ نہیں صاحب میرے منہ سے ایسے ہی پھسل گیا "داد کہتے ہی روم سے باہر لپکا
کیونکہ وہ ابھی میر کے پیچ کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا

داد اپنے صاحب کو خوش دیکھ کر بہت ہی خوش ہو تھا مطلب جس مقصد کیلئے وہ پریم کو
لندن سے واپس لے آیا وہ مقصد کامیاب ہو گیا

افوہ اب کیا میری شکل سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ میں بہت زیادہ خوش ہوں "میر نے خود کو آئیے میں دیکھ کر پوچھا

اوہ میں بھی کیا ٹین اسی طرح بن رہا ہوں میرے سالار حیدر تم بزنس میں ہو اور اب جلدی سے تیار ہو جاؤ کہیں میٹنگ میں لیٹ نہ ہو جاؤں "میر ٹائی لگاتے ہوئے بڑبڑایا

پری نے آہستہ سے قدم اٹھا کر ہانی کو دیکھا جب یقین ہو گیا کہ وہ مکمل نیند میں جا چکی ہے تو بلی کی چال چلتے ہوئے روم سے باہر نکلی

میر کی بیوی صاحبہ شرما شرما کر دوپٹے کو کونے کو منہ میں لے کر چبا رہی تھی واللہ ان کا شرمانا

اف مطلب دوپٹے کا کیا قصور ہے روتے ہوئے بھی دوپٹہ یوز ہونا ہے اور شرماتے (ہوئے بھی دوپٹے کا ستیاناس کرنا

(ہے اور میری بیوی ویسے اتنا شرما کیوں رہی ہے کوئی گھڑ بڑ نہ ہو اللہ خیر

میر قدم قدم چلتا اس کے پاس آ رہا تھا اور پریم کو لگ رہا تھا کہ اس کے دل نے ابھی دھڑک دھڑک کے باہر نکلنا ہے

ہائے اللہ جی کوئی اتنا تیار شیار ہو کے بھی آفس جاتا ہے ایویں ہی لڑکیاں ان کو بار بار (دیکھتی ہوں گی بس میں نا ان کو کل سے تیار نہیں ہونے دوں گی خواہ مخواہ کسی کی شوخی (نظر لگ جانی اور میرے شوہر نے بیمار ہو کے کالا پیلا ہو جانا ہے

جاناں تم لُشو کیوں نہیں یوز کر لیتی "میر پری کے پاس پہنچ کر بولا

وہ کس لیے "..... پری نے شرماتے ہوئے پوچھا

اب اس طرح شرم کر مجھے میری بیوی ناکارہ انسان بنائے گی اف یار اتنا مت شرمناؤ (نہیں تو میں بزنس میٹنگ میں ٹائم پر نہیں جا سکوں گا

وہ اس لیے تاکہ تم دوپٹے کی بجائے لُشو کو چبا لو "میر نے آرام سے اس کے دوپٹے کی طرف اشارہ کیا

ہاں ".....پری کی غمزدہ آواز ابھری مطلب اس کے شوہر کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ وہ شرما رہی ہے اور شرما تے ہوئے تو ہمیشہ دوپٹہ ہی منہ میں جاتا ہے

اففف..... اب تم اپنا منہ بند کرو گی یا میں چلا جاؤں میٹنگ کیلئے پہلے ہی دیر ہو چکی ہے "میر نے پریم کے کھلے ہوئے منہ پر چوٹ کی جو بائے چانس میر کی پہلی والی بات پہ زیادہ کھل چکا تھا

ہاں تو تھوڑی اور دیر ہو جائے گی تو قیامت نہیں آ جائے گی "پریام نے پہلے اپنی حیرت پر قابو پایا اور پھر تنک کے میر کو جواب دیا

بیوی صاحبہ میں روزی روٹی کمانے والا بندہ ہوں اب آپ کی طرح عیش والی زندگی تو نہیں جی سکتا کہ چلو ایک دن چلا جاتا ہوں اور پھر اگلا پورا ویک چھٹیاں کر لوں میں تو بھئی عام سا بندہ ہوں "میر کو تو بھگو بھگو کر تنز مارنے کی کوئی ڈگری ملی ہوئی تھی جو ہر بات میں تنز کے تیر ہی چلا دیتا ہے

پیام تو جی بھر کے شرمندہ ہوئی معلوم جو تھا کہ یہ تنز کے تیر اس پر ہی برسائے گئے ہیں مگر اپنی عزت بچانے کیلئے اسے میدان میں کودنا ہی پڑا آخر کو ہانا حیدر کے ساتھ رہنے کا کچھ تو اثر ہونا چاہیے

آپ نے چھٹیوں والی بات مجھے ہی کی ہے نا "مشکوک نظریں میر کے چہرے پر تھیں اور میر کو تو بس یہی چاہیے کہ پیام کی نظریں صرف اس پر ہی ہوں

نہیں یار اس غریب کی مجال کہ وہ آپ کی شان میں گستاخی کرے "اگر بندہ میر جتنا غریب ہو تو وہ کبھی بھی امیر ہونے کی دعا نہ کرے مگر میر کو یہ بات کون سمجھائے

ہاں جیسے تھپڑ تو کسی اور نے مارا تھا "پریام کو اپنے تھپڑ والی بات بڑے ہی غلط موقع پر یاد آئی اس کا اندازہ تب ہوا جب میر کے ہونٹوں کو اپنے گال پر محسوس کیا

اس سے پہلے کہ پریام بے ہوش ہوتی میر خود ہی پیچھے ہٹ گیا

تھپڑ کا ازالہ میں کر دوں گا اور وہ بھی اپنے طریقے سے کروں گا ابھی تو مجھے میٹنگ میں پہنچنا ہے باقی جو بھی بات تمہارے چھوٹے سے دماغ کو تنگ کر رہی وہ واپسی میں ڈسکس کر لیں گے "میر اس کے گال کو تھپاتے ہوئے ہوئے جلدی سے باہر نکلا

پریام کو تو فی الحال اپنا ہوش نہیں تھا وہ دوسری بات کیا خاک کرتی

دل کی دھڑکنوں نے اودھم مچا رکھا تھا اور سانس الگ تیز ہوئی پڑی تھی آہ محبت ہو رہی ہے اور ہم کو خبر ہی نہیں ہے

میر کو آج کی میٹنگ میں کانٹریکٹ مل چکا تھا اور وہ بہت ہی خوش تھا

یہ کانٹریکٹ حاصل کرنا اس لیے بھی ضروری تھا کیونکہ مخالفین میں اس کا سالہ مطلب آفان خان کی پارٹی تھی اس لیے خوشی بھی اس لحاظ سے ڈبل تھی

اوہ میں کیسے بھول گیا کہ تم تو وہ ہو جو اسکول میں دوسروں کو ڈرا کے ان کی چیزیں چھین لیتے تھے "میر نے منہ بگاڑ کر جواب دیا

اور اس کام میں تم میرا پورا پورا ساتھ دیتے تھے "زوار کو بھی اپنے اسکول لے دن پوری آب تاب کے ساتھ یاد آئے

ہاں تو کمینے دوست کو بچانے کیلئے اس کا ساتھ دینا ہی پڑتا تھا "میر بھی بے ساختہ مسکرایا

بس یہ تو مجھے ہی پتہ ہے کہ اصل میں کمینہ کون ہے ویسے مجھے ایک اور بات پتہ چلی ہے "زوار نے اپنی آواز میں سنسنی پھیلائی

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 864
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

بکواس چاہے جتنی مرضی کروالو تم سے..... اماں جان اور چاچی سائیں شادی کی شاپنگ کیلیے آئی ہوئی ہیں اس لیے دیر ہو گئی اور ہم بھی دو دن میں گاؤں کیلیے نکل پڑیں گے اس لیے تیاری پہلے سے ہی کر لینا بعد میں تمہاری معذرت قبول نہیں کروں گا "چاہے میر کو دیر پیام کی وجہ سے ہوئی تھی مگر وہ میر سالار حیدر ہے یہ بات ایسے تھوڑی مان لے گا

اوہ..... مطلب ہماری زندگی میں بھی کچھ ہلا گلا ہو گا ورنہ تو بزنس بزنس ہی چل رہا ہے زوار اتنے دن ہانا کو سامنے کا سوچ کر ہی خوش ہو گیا "

جیسے مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ تم کتنا بزنس کرتے ہو "میر نے زوار کو گھورا

چلو یار میں تو جا رہا ہوں اپنی تیاری کرنے بھی کسی کو امپریس بھی کرنا ہے "زوار کہتے ہی دروازے سے باہر نکل گیا اب وہاں کھڑا رہ کے امپریس کرنے والی کے بھائی سے مار تھوڑی کھا سکتا تھا

میر نے بھی مسکراتے ہوئے داد کو کال کرنے کیلئے سیل فون اٹھایا

رات کو ڈنر کرنے کے بعد میر نے ہانا کو اپنے روم میں آنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا

ہانی کہیں میر کو پھر سے تو غصہ نہیں آیا ہوا مجھے ڈر لگ رہا ہے "پریام کو ایکدم سے ٹینشن ہوئی

پری یار بھائیو اتنا بھی غصہ نہیں کرتے جتنا تم ڈرتی ہو "ہانی افسردہ سی مسکرائی ورنہ آج تو اس سے مسکرایا ہی نہیں جا رہا تھا

اب تمہیں کیا بتاؤں کہ تمہارا پیارا بھائیو کس کس انداز میں غصہ کرتے ہیں "پری نے صرف سوچا مگر کہا نہیں

جیسے تمہیں تو پتہ ہی نہیں کہ انہیں غصے میں کچھ نظر بھی آتا ہے "پری نے منہ بسورا

افوہ میری دوست وہ آج تو غصے میں نہیں ہیں "ہانی نے پری کے گال کھینچے

پر ہانی ان کے موڈ کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب چیخ ہو جائے "پری نے ایک اور پیش گوئی کی

اففففف..... ہانی پلینز کوئی بات مت کرنا وہ ویسے آجکل شیر بنے گھوم رہے ہیں
میری شکایات سننے کے بعد دھاڑتے ہوئے میرے پاس آئیں گے اور میری چھوٹی سی
جان اس کو سنبھال بھی نہیں پائے گی "پری پیچھے سے چیخی مگر ہانی تک آواز نہیں پہنچ
پائی

"تمہاری دوست کو تو میں سیٹ کر لوں گا مگر فی الحال یہ بات امپورٹنٹ نہیں ہے

جی بھائیو کونسی بات کرنی ہے "ہانی بھی چونکی

گريٹا تم نے اس بات کی قطعاً ٹینشن نہیں لیني کہ تمہارا نکاح ہو گا "میر نے تمہید باندھی

ہانی کو میر کی بات پہ رونا آیا مگر اس نے کنٹرول کیا

جب تک میری گرٹیا کی سڈی کمپلیٹ نہیں ہوتی تب تک شادی تو کیا نکاح بھی نہیں ہوگا اور اس چودہری کے بیٹے کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں ہوگا "میر نے سنجیدگی سے اپنی بات ختم کی

اوکے جاؤ اینڈ گڈ نائٹ "میر مسکرایا

گڈ نائٹ بھائیو "ہانی جلدی سے کہہ کر روم سے باہر نکلی

میر اب سوچنے میں مصروف ہو گیا کہ بابا سائیں کو کس طرح سے انکار کرنا ہے یا پھر اس
چودھری کے بیٹے کو کیسے ہینڈل کرنا ہے

دو دن بعد میر ہانی اور پری کو لے کر گاؤں پہنچ چکا تھا داد کو وہ پہلے ہی اماں جان اور
چاچی سائیں کے ساتھ بھیج چکا تھا

زوار کل مہندی کے فنکشن میں فیملی کے ساتھ پہنچے گا

پری تو حد سے زیادہ ایکسائڈ تھی وجہ گاؤں کی شادی تھی وہ ویسے بھی زندگی میں پہلی بار شادی کا فنکشن دیکھنے والی تھی اس لیے بھی پورے راستے چمکتی ہوئی آئی تھی میر نے تو تھک ہار کے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی تھی کیونکہ پری ایک منٹ کی خاموشی کے بعد پھر سے بولنے لگ جاتی اور پھر وقفہ دس منٹ بعد ہی لیتی تھی

حویلی میں سب سے ملنے کے بعد وہ دونوں اب لڑکیوں کو شادی کی شاپنگ جو کہ ان دونوں نے میر کے ساتھ کی تھی دکھانے کے لیے روم میں لے کے جا چکی تھی

لاؤنج میں اب میر کے ساتھ اماں جان چاچی اور بازل ہی رہ گئے تھے

وایسے میرا اصولاً تو اس حویلی میں تمہاری شادی ہونی چاہیے تھی کیوں بھابھی ماں میں
ٹھیک کہہ رہی ہوں نا "چاچی نے میری ذات کو نشانہ بنا کہ اماں جان سے تائید چاہی

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 874
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a388229202020202020)

میر کاش کہ ہانی کی دوست کی تمہاری ہم عمر ہوتی "چاچی نے آہ بھری

کیوں چاچی سائیں "..... میر جان کے انجان بنا

کیوں کہ ہانی کی دوست ہے ہی اتنی پیاری کہ اس کو بے ساختہ اپنے پاس رکھنے کو دل چاہتا ہے اور پریم کو اپنے پاس رکھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ بہو بنا کے رکھ سکتے ہیں "چاچی نے میر کو معصوم نظروں سے دیکھا

ویسے شبانہ .. بچی تو ماشا اللہ بہت ہی پیاری ہے اوو بولتی بھی کتنے پیار سے ہے "اماں جان کو بھی بچی کی تعریف ایکدم سے یاد آئی

اللہ معاف کرے میں تو جیسے بڑھا ہو گیا ہوں جس کے ساتھ اس پیاری سی بچی کی (شادی ہی نہیں ہو سکتی دونوں خواتین کو تو میں اس قابل لگ ہی نہیں رہا کہ اس سے شادی کر سکوں اگر ان کو بتا دوں کہ وہ پیاری سی بچی آریڈی ہی ہو بن چکی ہے تو پتہ نہیں کیسا ری ایکشن ہونا ہے کہیں یہ دونوں میری عمر کو لے کر اعتراض ہی نہ کر دیں (چلو میں بھی پھر میرا سالار حیدر ہوں بچی کو مجھ سے جدا کر کے دکھائیں

بھابھی ماں میں تو کہتی ہوں کہ پریم کو اپنے بھانجے کیلئے مانگ لیتی ہوں وہ ویسے بھی لندن سے پڑھائی ختم کر کے آچکا ہے اب اس کی بھی شادی کرنی ہی ہے تو کیوں نا پریم کے ساتھ ہی کر دیں "چاچی نے ایک اور دھماکہ میرے سر پر کیا

میر کے چہرے کے زاویے خطرناک حد تک بگڑے تھے مگر سامنے چاچی تھی جس کو وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں پایا اس لیے ناگواری سے چہرہ موڑ لیا

ہائے کیا بات کہہ دی ہے تم نے ماشاء اللہ سے سانول (شبانہ کا بھانجا) گبرو جوان ہو کے آیا ہے اس کے ساتھ جوڑی بڑی بچے گی تم کل مہندی پہ فرزانہ کو بچی دکھا دینا بس اسے بھی پسند آجانی ہے "اماں جان نے تو ہتھیلی پہ سرسوں کا تیل جمایا اور اپنے گبرو جوان کے دل کو مسل کے ہی رکھ

دیا

استغفر اللہ دونوں خواتین میری بیوی کا رشتہ کہیں اور طے کروا کے ہی رہیں گی شادی)
سے پہلے پریم کو اس حویلی سے بھیجنا نہ پڑ جائے مگر اس کی خوشی کیلئے شادی سے پہلے
بھیج بھی نہیں سکتا کتنی زیادہ خوش ہوتے ہوئے آئی ہے یا اللہ کس مصیبت میں پھنس
(گیا ہوں

چاچی میرے خیال میں وہ آپ کے پارلر میں کام کرنے والی لڑکی ہے کب سے آپ کو دیکھ رہی ہے "میر نے چاچی کی توجہ دوسرے کمرے سے دیکھنے والی لڑکی کی طرف کی

ارے وہ مجھے نہیں تمہیں بار بار دیکھ رہی ہے آخر کو اتنا خوبصورت مرد جو ہے تو اور وہ بھی گاؤں میں اتنے سالوں کے بعد آیا ہے لوگ اور خاص طور پر لڑکیاں مڑ مڑ کے دیکھیں گی چاچی نے قہقہہ لگایا اور اماں جان نے بھی بھرپور ساتھ دیا "

(استغفر اللہ چاچی کی باتیں (بازل تم باہر ویٹ کرو میں فریش ہو کے ابھی آیا پھر زینوں کی طرف چلتے ہیں "میر کو صرف یہی حل نظر آیا

لگتا ہے بچہ شرما گیا "چاچی کی باتیں واقعی کمال ہیں اتنا کڑیل جوان اب ان کو بچہ نظر آ رہا ہے

ہانی میرے جھمکے نہیں مل رہے کہاں رکھیں ہیں تم نے "پری تیار ہو کے اب اپنے جھمکوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی

وہ اس وقت گرین اور اورنج ایمبراڈی کے لہنگے میں بالوں کو کھلا چھوڑے کوئی پری ہی لگ رہی تھی اور پھر چاچی نے اس کو دل سے تیار کر کے دو آتشہ ہی بنا ڈالا تھا

یار ادھر ہی اپنے یا میرے سامان میں دیکھو کہیں رکھے ہونے ہیں "ہانی تیار ہوتے ہوئے بولی

اففففف.... پریم جلدی سے تیار ہو کے نیچے چلو تمہیں کسی سے ملوانا بھی ہے "چاچی
نے اندر آتے ہی پریم کی بلائیں لی اور پھر تیار ہونے کا حکم دیا

چاچی بس میں جھمکے پہن لوں پھر چلتی ہوں نیچے "پریام اپنے سامان کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے بولی

او کے میں نیچے جا رہی ہوں اب زیادہ دیر نہیں کرنا تم دونوں نے "چاچی کہتے ہی روم سے باہر نکل گئی

ہانی میرے مچنگ جھمکے کہیں بھی نہیں ہیں "پری اب روہانسی ہو کر بولی اتنے پیار سے
اس نے وہ جھمکے لیے تھے اور اب وہی جھمکے غائب ہیں

لڑکیوں کی سائیکلی..... جو چیز جس حساب سے لی اس حساب سے ہی پہننی ہے چاہے دنیا اوپر کی نیچے ہو جائے

اوہ..... پری میری بات سنو سمی (میک اپ کرنے والی (تم زرا پیچھے ہٹو "ہانی کو ایک دم سے کچھ یاد آیا

ہاں جلدی بولو کیا بات ہے مجھے جھمکے بھی ڈھونڈنے ہیں "پری جلدی سے ہانی کے پاس آئی

پری تمہارے جھمکے بھائیو کے پاس ہیں یاد نہیں تم نے گاڑی میں جھمکے دکھائے تھے اور بھائیو نے دیکھنے کے بعد ڈیش بورڈ پہ رکھ دیے تھے "ہانی نے اس کو ایک دن پہلے والی بات یاد دلائی

آہ..... اب میرے جھمکے کون لائے گا ہانی پلیسیسیز تم جلدی سے لا دو "پری نے ہانی کی منت کی

میں کیسے ہانی "..... پری بدکی

پری اپنے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی

میرا بھی اجماع روم میں آیا تھا پورا دن باہر سیٹنگ وغیرہ کروانے میں گزر گیا اور اپنی بیوی کو دیکھنے کی خواہش کو تو دل میں ہی دفن کر چکا تھا کیونکہ وہ پورا دن روم سے باہر ہی نہیں نکلی پتہ نہیں کونسے انوکھے کام کر رہی ہے میڈم... بقول میر

سب سے پہلے زوار کو کال کر کے اس کے آنے کی ٹائمنگ پوچھی اور پھر فریش ہونے کے بعد آج کی ڈریسنگ چیک کر رہا تھا جب اسے لگا کہ اس کے روم میں کوئی داخل ہوا ہے اس لیے تولیے کو گردن میں لپیٹ کر ڈریسنگ روم سے اپنے روم میں داخل ہوا

سامنے دیکھتے ہی میرے چوہہ طبق روشن ہوئے تھے اور دل کی دھڑکن نے ایک بیٹ مس کی کیونکہ سامنے ہی اس کی ملکہ فل تیار ہو کے میرے کو مارنے کا ارادہ رکھتی تھی

افوہ پیچھے کرو ہاتھ..... میرا سارا میک اپ خراب کر دیں گے اور چاچی نے ہی سب کچھ کیا ہے آئی بروز بھی چاچی نے بنائے ہیں "پری کو اپنے میک اپ کی فکر ہوئی

چاچی آپ کا میں کیا کروں اچھی خاصی میری بیوی مجھے نیچرل بیوٹی میں پسند تھی مگر (آپ کے کارناموں کا کیا کہنے..... کسی کو بھی نیچرل نہیں رہنے دیں گے

تم نے مجھ سے اجازت لی تھی یہ سب کروانے کیلئے "میر کو ایکدم سے غصہ آیا

میر..... کیا میں پیاری نہیں لگ رہی باہر تو سب تعریف کر رہے تھے کہ میں بہت پی پیاری لگ رہی ہوں مجھے لگا میں آپ کو بھی پیاری لگوں گی لیکن آپ تو غصہ کر رہے ہیں تھوڑا سائیڈ پہ ہوں میں پھر سے آئینہ دیکھتی ہوں کہیں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی "پری منہ بسورتے ہوئے آئینے کی طرف بڑھی

افف..... اتنے پیار سے میر بلاتی ہے کہ سارا غصہ ہی کہیں دفع ہو جاتا ہے اب کیا) کروں میں ویسے لگ تو بہت ہی پیاری رہی ہے تعریف کر دوں یا رہنے دوں ایک تو یہ کام (بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا کیسے بول رہی ہے کہ میں آپ کو بھی پیاری لگوں گی

پیام.... تم تیار ہو کے مجھے دکھانے آئی تھی "میر اب کی بار خوشگوار انداز میں بولا

نہیں تو..... وہ میرے جھمکے آپ کے پاس ہیں وہی لینے آئی ہوں "پری نے معصومیت کی انتہا ہی کر دی

دھت تیری..... میر تمہاری اتنی اچھی قسمت کہاں کہ تمہاری بیوی تیار ہو کے تمہارے (پاس آئے بس باہر والوں سے تعریفیں بھڑتی رہے گی

کونے تہارے جھمکے "....میر نے انجان بن کر پوچھا حالانکہ اچھی طرح سے پتہ چل گیا
تھا کہ کونے جھمکے مانگ رہی ہے

میرے لنگے کے ساتھ میچنگ جھمکے تھے وہ میں نے آج ہی پہننے ہیں اب میں جھمکوں
کے بغیر پیاری نہیں لگوں گی "پری روہانسی ہو کر میر کی طرف مڑی

(میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم میرے علاوہ کسی کو بھی پیاری نہ لگو)

چلو اب رونا مت شروع کر دینا جھمکوں کے بغیر بھی گزارا ہو جائے گا "میر نے بے
رخی دکھائی

میر کیا تم مجھے ابھی جھمکے لا دو گے "پری نے فرمائش کی بھی تو کیسی اللہ ہی پوچھے گا

"..... مگر میرے بال

بال یا جھمکے ایک بات فائل کرو ".... میر نے گھورا

اوکے میں بال باندھ لوں گی اب جھمکے دیں "پری نے ناک چڑھایا

اور ہاں جتنا ہو سکے اپنے بالوں کو کور کر کے رکھنا "میر اپنے بیڈ کی سائیڈ والی دراز سے
اس کے جھمکے نکالتے ہوئے بولا

ہاں جیسے میں تو شادی پہ آئی ہی نہیں ہوں "پری بڑبڑائی

جو بھی کہنا ہے اونچا کہو "میر اس کی طرف آتے ہوئے گھور کر بولا

پیام ابھی کچھ اور کہتی... دروازے پہ ہونے والی دستک پہ میر نے ایکدم اس کو اپنی طرف کھینچا اور اس جے لبوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ دیا

پری بس غوں غاں کر رہی تھی بول نہیں سکتی تھی کہ میر اس کی لپ اسٹک خراب کر چکا ہے

کون ہے ؟ "میر نے پریم کی غنوں غاں کا بھی گلا گھونٹ دیا

چھوٹے سائیں آپ کو بڑے سائیں نے مردان خانے میں بلایا ہے آپ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے "باہر سے ملازمہ کی آواز سن کے میر اور پریم دونوں نے شکر کا سانس لیا

اوکے تم جاؤ میں تیار ہو کے آتا ہوں "میر نے جواب دے کر پریم کی طرف دیکھا جو غصیلی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

ملازمہ کے قدموں کی چاپ جب دور ہوئی تو میر نے آہستہ سے پریم کے ہونٹوں سے اپنا ہاتھ ہٹایا

آپ نا بہت گندے ہیں "پریم نے بچوں کی طرح پاؤں پھنکے

اب کیا کر دیا ہے میں نے..... تمہیں جھمکے دے تو رہا ہوں "میر فدا ہونے والی نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا مگر پریم فی الحال اپنے مسائل میں الجھی ہوئی تھی

یو نو لڑکیوں کا اپنے سے زیادہ کوئی اور پیارا نہیں لگنا چاہیے والا کمپلیکس

آپ نے میری لپ اسٹک خراب کر دی ہے میں نے چاچی سے لگوائی تھی اب تو چاچی باہر مہمانوں کے پاس چلی گئی ہیں اب میں خود کیسے لگاؤں گی "پری کا نیا غم حاضر تھا بھئی

اوہ سوری مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ میرا ہاتھ تمہارے چہرے پر ہے تم دوبارہ سے لگا لینا بلکہ رہنے دو تم ویسے ہی اچھی بھلی کارٹون لگ رہی تھی لپ اسٹک کے ساتھ... اب اچھی لگ رہی ہو "میر جو اس کو لپ اسٹک لگانے کا مشورہ دینے لگا تھا ایکدم چاچی کی رشتے والی بات یاد آئی تو لپ اسٹک سے بھی منع کر دیا

اب میں شادی پہ بھی لپ اسٹک نہ لگاؤں تو کب لگاؤں "چہرے پر زمانے بھر کی
معصومیت لا کے پوچھا گیا

(میری بیوی کی معصومیت میری جان لے کے ہی رہے گی اففف)

تم میرے سامنے لگا لیا کرو "میر نے مسکراہٹ دبا کے پری کو مشورہ دیا

آپ کے سامنے ہی تو لگائی ہوئی تھی اور آپ نے مٹا دی "پری کے پاس شکایات کا انبار
تھا

اوکے آئندہ نہیں مٹاؤں گا پرامس بس تم نا اتنا سچ دھج کے کسی اور کے سامنے مت جایا
کرو بس میری نظروں کے سامنے رہا کرو "دل کی بات منہ سے نکل ہی گئی

ان دونوں کو ابھی تیار کیا جا رہا تھا اس لیے وہ بیچارے سے منہ لے کر باہر آ گئیں

ہانی تم نا اپنا ٹیکا سیٹ کر لو بار بار لڑھکے ہی جا رہا ہے "پری نے جب ہانی کو پانچویں بار ٹیکے کو ٹھیک کرتے دیکھا تو چڑ کر بولی

یار وہ میں بس سوچ رہی ہوں کہ اس ٹیکے کے ساتھ پیاری لگ رہی ہوں کہ نہیں "ہانی کنفیوز ہو کے بولی

"ہانی قسمے تم بہت حسین لگ رہی ہو اور بات کا اندازہ تمہیں باہر جا کے ہونے والا ہے پری نے اس کا ہاتھ دبایا

وہ کیسے ".....ہانی نے حیرت سے پری کو دیکھا

وہ ایسے جب زوار بھائی کی نظریں تمہاری طرف پلٹ پلٹ کے آئیں گی "پری ہانی کے کان میں گنگنائی

بدتمیز تم نا چالاک ہوتی جا رہی ہو "ہانی شرمائی

ہا ہا ہا ہا تم نا شرماتے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو "پری کی شوخیاں آج عروج پر تھیں

تو کیا اب میں ہر وقت شرماتی رہوں "ہانی زیادہ دیر شرماتی رہے یہ بھلا ہو سکتا ہے

تو یار کبھی کبھار ہی شرمایا کرو "پری نے باقاعدہ شرم دلائی

ہاں یہ کبھی کبھار والا سین ٹھیک رہے گا "ہانی نے دانت باہر نکالے

تم نا ایسے ہی مروگی "پری نے ہاتھ جوڑے

میں تو جیسے بھی مروں گی تم یہ بتاؤ کہ بال کیوں پن اپ کر لیے ہیں "ہانی نے تنقیدی
نظروں سے پری کا جائزہ لیا

وہ..... وہ بس مجھے چہرہ رہے تھے تو..... میں نے سوچا کہ باندھ
لوں..... اب میں پیاری نہیں لگ رہی "پری نے ہچکچاتے ہوئے جھوٹ بولا

ارے میری جان تم نا مجھے ہر وقت ہی پیاری لگتی ہو "ہانی کو پری پر بے ساختہ پیار آیا

ان دونوں بہن بھائی کو پری سے ویسے ہی زیادہ پیار ہے

(میر کو بھی ایسے ہی پیاری لگوں اور پھر وہ بھی ہر وقت مجھ سے ایسے ہی پیار کریں)
پری نے دل میں سوچا

پگلی کو اتنا پتہ ہی نہیں تھا کہ میر اس سے پیار نہیں عشق کرتا ہے اس لیے تو پری کیلئے
پوری دنیا سے لڑنے کیلئے تیار رہتا ہے

چلو پری ڈارلنگ ہمیں اپنے پاس بلانے کی کوشش میں مصروف نظر آرہی ہے "ہانی نے
پری کو ہلا کر چاچی کی جانب متوجہ کیا جو ان دونوں کو ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بلا
رہی تھی

زوار بھائی آپ میرے پاس رہیں مجھے عجیب سا فیل ہو رہا ہے "سونیا تویلی میں داخل ہونے کے بعد کوئی دسویں بار یہ بات کر چکی تھی

سونیا یہ تمہارے فیورٹ میر بھائی کی تویلی ہے اس میں عجیب کیا فیل ہونا "زوار مسکرایا

اوہ پتہ نہیں میر بھائی کدھر رہ گئے ہیں ہمیں دس منٹ ہو گئے ہیں تویلی آئے ہوئے سونیا بے چین ہوئی "

کال کر دی ہے وہ بس ایک منٹ میں ہمارے پاس ہو گا زیادہ بے صبری نہ ہو ماما آپ ہی اس کو سمجھائیں "زوار نے اب ماں کو بھی اپنی بات میں شامل کیا

تم دونوں ہی خاموش ہو جاؤ وہ دیکھو سامنے سے میر آ رہا ہے "مما نے ان دونوں کو ڈانٹ کے چپ کروایا اور پھر ان کی توجہ اپنی طرف آتے میر کی طرف دلائی

اتنی دیر میں میراں تک پہنچ چکا تھا

السلام و علیکم ماما.....آپ لوگوں نے مجھے گاؤں میں داخل ہوتے ہی انفارم کر دینا تھا
میں کسی کو گائیڈ کرنے کیلئے بھیج دیتا "ماما سے پیار لینے کے بعد سونیا کے سر پر پیار کرتا
وہ اب زوار سے بغل گیر ہو رہا تھا

بس بیٹا یہ تمہارے دوست کو ہی سرپرائز دینے کی عادت ہے اس لیے نہیں بتا سکے "ماما
نے زوار کی شکایت لگائی

اس کی تو عادات ویسے ہی اچھی نہیں ہیں "سونیا نے اپنا حصہ ڈالنا لازمی سمجھا

جیسے تمہاری تو بہت اچھی ہیں پورے شہر میں چرچے ہیں "زوار جلا

سونی بھی حیرانی سے اپنے کالج کی حسین لڑکی کو میر کی حویلی میں دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی مطلب کچھ تو مسنگ تھا جو اس کو نہیں پتہ تھا

پری غصے سے بھری اب ان کے نزدیک پہنچ چکی تھی

میر.....مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے "پری نے سونی کو سرے سے نظر انداز کیا

آہ ضروری ہے کہ میری بیوی بھری محفل میں مجھے پکارے اور میں حق ہوتے ہوئے (بھی کچھ نہ کر سکوں)

پریام میرے پاس ٹائم نہیں ہے تم سے بعد میں بات کرتا

ہوں فی الحال میں بہت مصروف ہوں "میر عجلت میں جواب دے کر سونی کو ساتھ لیے آگے بڑھ گیا

سونی حیرت سے ان دونوں کی بے تکلفی دیکھ رہی تھی اب بیچارے میر کو پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ دونوں کالج فیلوز ہیں

پری نے جلتے ہوئے دل کے ساتھ اتنی بڑی مصروفیت کو دیکھا اس کا دل تو میر کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ کے ہی جل چکا تھا اور یہی سہی کسر میر کی بات نے پوری کر دی پری کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر زمین پر گرا اور وہ بے یقینی کے ساتھ بھاگتی ہوئی اندر گئی

میر اپنی بے خبری میں پری کے آنسوؤں کی وجہ بن چکا تھا

میر نے نور کو لڑکیوں کی جھرمٹ سے اپنے پاس بلایا

سونی یہ میری پھپھو کی بیٹی نور اور نور یہ میری دوست کی سسٹر اور میری بھی سسٹر سونی ہے تم اس کو اندر لے جاؤ اور پھر گریبا سے ملوا دینا میں باہر کام دیکھ لوں "میر تعارف کی رسم نبھاتے ہی باہر کی جانب بڑھا

آؤ سونیا میں تمہیں اندر لے چلوں "نور نے مسکراتے ہوئے سونیا کو ہاتھ پکڑا اور اندر کی جانب بڑھی

زوار پاگل ہو گئے یہ کیسے ہو سکتا ہے "میر نے جب زوار کی بات سنی تو بدک کے پیچھے ہٹا

ہاں تو میں بھی دوستی آزما رہا ہوں "زوار نے کندھے اچکائے

دوستی آزمانے کا یہ کونسا طریقہ ہے "میر نے پریشانی سے اپنا ماتھا مسلا

ابھی تو مہندی کی رسم بھی نہیں ہوئی تھی اور زوار کی بات نے میر کو ایکدم سے پریشان کر دیا

یار کوئی اتنی بڑی بات تو نہیں کی میں نے جو تم اچھل کو دور کھڑے ہوئے ہو "زوار نے حیرت سے میر کا بدکنا نوٹس کیا

وہ بس مجھے یقین نہیں آیا کہ تم شادی میں آ کے بھی ایسی بات کر سکتے ہو "میر اپنے
ری ایکشن پہ گھبرایا

نہیں نہیں بات کوئی دوسری ہے میں تمہارا دوست ہوں مجھے تمہاری رگ رگ سے
واقفیت ہے اس لیے جلدی سے بتاؤ کیا بات ہے "زوار کو اب سچ میں کسی گڑبڑ کا
احساس ہوا

یار تم ایسے ہی پیچھے پڑ گئے ورنہ بات کوئی نہیں ہے "میر کو اب اپنے ری ایکشن پہ غصہ
آیا

میر تم بتا رہے ہو یا پھر میں اٹھ کے چلا جاؤں "زوار نے
اپنا آزمودہ نسخہ اپنایا

ہاں اب تم بلیک میلنگ پہ اتر آؤ "میر نے آنکھیں دکھائی

یار اس کے سوا چارہ بھی تو نہیں ہے "زوار کھل کے مسکرایا

زوار وہ بات دراصل یہ ہے کہ ".....میر نے گلا صاف کیا

زوار بھی اس کی تمہید پر حیران ہوتا متوجہ ہوا

گڑیا کا ساتھ والے گاؤں سے رشتہ آیا تھا اور وہ اس شادی میں ہی نکاح کرنا چاہتے تھے
لڑکے نے پھر ہائیر اسٹڈیز کیلئے لندن چلے جانا تھا "میر نے اپنی بات مکمل ہوتے ہی
زوار سے نظریں گھمالی

جانتا تھا یہ بات زوار کیلئے کسی شک سے کم نہیں ہوگی

زوار کا دماغ تو میر کی بات سنتے ہی تھوڑی دیر کیلئے سن سا ہو گیا زبان کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی

"میر تم ابھی بھی چاہتے ہو کہ میں رشتے کی بات نہ کروں کیا وہ رشتہ فائل ہو چکا ہے زوار نے اپنی ہمت مجمع کر کے میر سے پوچھا

یا اللہ میر کے منہ سے نہ ہی نکلے میں یہ سب ہوتا کیسے دیکھوں گا پلیر اللہ تعالیٰ آپ ہی (آخری سہارا ہیں

نہیں رشتہ فائل نہیں ہوا "میر کی بات سن کے زوار کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی مل گئی تھی

کیسے "..... زوار تھوڑا سرپس ہوا

میں نے بابا سائیں سے بولا ہے کہ گریٹا کی شادی تو دور کی بات ہے میں تو نکاح بھی تب تک نہیں ہونے دوں گا جب تک کہ گریٹا کی سڈی کمپلیٹ نہیں ہو جاتی اور میں اپنی اس بات پہ قائم رہوں گا "میر نے اب اصل پریشانی والی بات بتائی

او تیری..... تجھے رشتہ کینسل کروانے کیلئے کوئی اور سولڈ ریزن ہی نہیں ملی "زوار بھی پریشان ہوا

بیچھے میر کو ایک اور ٹینشن دے گیا

ڈارلنگ آپ نے پری کو کہیں دیکھا ہے وہ مجھے نظر نہیں آرہی "ہانی کو کچھ دیر سے پری دکھ نہیں رہی تھی اس لیے وہ چاچی کے کان کے پاس آکر بولی

اس کو تھوڑی دیر پہلے میں شمسہ (سانول کی بہن) کے پاس چھوڑ آئی تھی اس کے پاس ہونی ہے تم دیکھ لو "چاچی نے مصروف انداز میں جواب دیتی عورتوں کے پاس چلی گئی

اففف اب شمسہ کدھر ہے اس کو ڈھونڈنا پڑے گا "ہانی اپنے لہنگے کو ہاتھوں سے اوپر کرتی شمسہ کو عورتوں میں ڈھونڈنے لگی صد شکر کہ وہ اسے گاؤں کی لڑکیوں کے جھرمٹ باتیں کرتی نظر آگئی

پریام تھوڑی دیر پہلے ہی مجھے واشروم کا کہہ کر اندر کی طرف گئی ہے "شمو نے ہانی کو جیسے ہی بتایا ہانی ان سب سے ایکسیوز کرتی ہوئی اندر کی طرف بھاگی

پریام میرے والے روم میں گئی ہونی ادھر دیکھتی ہوں "ہانی بڑبڑاتی ہوئی جلدی سے
سیرٹھیاں چڑھنے لگی

روم میں داخل ہوتے ہی ہانی کو دھچکا لگا کیونکہ پریم زور و شور سے رونے میں مصروف تھی ہانی بھاگ کر پری کے پاس پہنچی

پری میری جان کیا ہوا اس طرح سے کیوں رو رہی ہو کچھ ہوا ہے کیا "ہانی کی آواز سن کے پری بے اختیاری میں آنسو صاف کرنے لگی

میر سالار حیدر ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی کوئی مجھ سے کہہ رہا تھا کہ گریٹا کی شادی اس کی اسٹڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد ہو سکتی ہے اور اب یہ نکاح والی بات... مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی "بابا سائیں نے میر کی بات سن کے اپنے اندر اٹھنے والے غصے کو کنٹرول کیا

میر نے ماتھے کو مسلتے ہوئے بابا سائیں کا تیز دل پر سہا کیونکہ چند گھنٹے پہلے ہی وہ دھڑلے سے یہی بات کر کے گیا تھا

بابا سائیں میں نے سوچا کہ نکاح میں تو کوئی حرج نہیں اس لیے آپ کو بتانے آگیا کہ آپ گریٹا کا نکاح کر دیں "میر زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لے آیا

بہت جلدی سوچ لیا ہے تم نے.... جب میں نے چودہری کو انکار کر دیا ہے تب تمہارے دماغ نے کام کیا ہے ویسے اپنے بزنس میں بھی ایسے ہی سوچتے ہو "بابا سائیں نے آج میر کو شرمندہ کرنے کی ٹھان لی تھی

ارے بابا یہ تو اچھی بات ہے کہ آپ نے چودہری کو انکار کر دیا ہے "میر جوش میں اپنے بابا کا چہرہ نہیں دیکھ جو اپنے بیٹے کو نافہم انداز میں دیکھ رہا تھا

"پتر تو پھر گریبا کا نکاح میں تیرے سالے کے بیٹے کے ساتھ کروں گا

استغفر اللہ بابا سائیں بولتے ہوئے سوچتے نہیں میں سالے کے بیٹے کی بجائے دوست (بھی تو بول سکتے تھے)

نہیں بابا وہ "..... میر بولتے ہوئے ہچکچایا آخر کو اپنی ہی نفی کی ہوئی بات کو دوبارہ سے کروانے کو کہنے لگا تھا تو شرمندگی ہونی تھی

بیٹا جی اب کہہ بھی دو باہر کام بھی دیکھنا ہے "بابا سائیں آج میر کو شرمندہ کر کے ہی چھوڑنے والے تھے

بابا سائیں..... گڑیا کیلئے میری نظر میں اچھا لڑکا ہے وہ گڑیا کو بہت زیادہ خوش رکھے گا "میر نے ایک ہی سانس میں اپنی بات مکمل کی

پتر جی اب گڑیا کی شادی تو کیا نکاح بھی اسٹڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد ہو گا اس لیے ہم اس بات کو یہیں ختم کرتے ہیں "بابا سائیں کہتے ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے

میر نے پری کی لال ہوتی آنکھوں کو دیکھا تو پریشانی سے پری کی طرف بڑھا

پریام کیا سر میں زیادہ پین ہو رہا ہے "میر بے چین ہو کر پریام کو ہاتھ لگانے لگا جب پریام کھسک کے دور ہوئی میر نے حیرت سے اس کی یہ کاروائی دیکھی

میرے سر میں درد زیادہ ہو یا کم آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے "پریام کے لہجے میں وہی جلن تھی جو کسی بھی پیار کرنے والے کے لہجے میں ہوتی ہے جب وہ اپنے پیارے کو کسی اور کے ساتھ دیکھے

پریام کیا ہوا ہے میری طرف دیکھ کر بات کرو میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ جب مجھ سے بات کیا کرو تو صرف میری طرف دیکھا کرو "میر نے اپنے غصے کو کنٹرول کیا

جاناں میں تو بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں مگر تم کرنے ہی نہیں دیتی اگر اجازت دو تو ابھی کچھ کر لیتا ہوں "میر نے مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑا

بس تنہائی میں ہی کر سکتے ہیں سب کے سامنے کرنے کی جرات جو نہیں ہے "پریام کے منہ سے پتہ نہیں کیسے یہ بات پھسل گئی اور میر تو حیرت زدہ رہ گیا ایسی باتیں اس کی بیوی نے کہاں سے سیکھی ہیں

اوہ تو میڈم پریام یہ چاہتی ہیں کہ میں سب کے سامنے کروں.....او کے اب میں تمہارے پاس تب آؤں گا جب میرے پاس سب کی اجازت کا پرمٹ ہو گا "میر نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑا

میں کچھ بھی نہیں چاہتی بلکہ فی الحال میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ میری نظروں سے دور ہو جائیں میں آپ کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی "پریام نے لیٹ کر چادر اپنے منہ پر لے

میر اس کی بات پر ساکت ہوا مگر جلد ہی چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ نے اپنی جگہ لے لی

اب تم چاہو گی تو بھی تمہیں اپنی شکل نہیں دکھاؤں گا اس لیے حویلی میں جتنے بھی دن رہنا ہے گریٹا کی دوست بن کر رہو اور پھر میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ یا پھر جدھر مرضی جاؤ میں تمہیں نہیں روکوں گا کیونکہ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے پیار کیا جائے میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی یہی ہے کہ میں نے تم سے شادی کی اور تم سے محبت کی..... میرا سالار حیدر بہت جلد تمہیں چھوڑ دے گا".... میر نے چادر کھینچ کر اس کا منہ دبوچا اور پھر غصے سے منہ میں جو آیا بولتا گیا

میر کب سے دروازے کو ٹھوکر مار کر جا چکا تھا مگر پری یو نہی ساکت سی لیٹی چھت کو گھور رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میر اس کو چھوڑنے والی بات کیسے کر سکتا ہے

کہیں میر اس لڑکی کو تو نہیں چاہتا اور پھر بدلے کیلئے مجھ سے نکاح کر لیا ہو..... اللہ تعالیٰ میں کیا کروں مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی مہمم..... میں میر کے بغیر نہیں رہ سکتی مہم.... میں تو میر کے بغیر مر جاؤں گی "پریام یہ سب سوچتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کے رودی

میں پھر بھی تیرا ہوتا
اگر سارا زمانہ بھی میرا ہوتا نا

چلو کچھ وقت کیلیے اپنی بیوی کو ناراض رہنے دیتا ہوں اور پہلے دوست کا بیڑہ پار لگا لوں پھر زرا فرصت میں گلے شکوے ختم کریں گے..... پتہ نہیں کون سی غلط فہمیاں پال رکھی ہیں میری عقل مند بیوی نے "میر سوچتا ہوا واش روم میں گھسا

ملازمہ کے ہاتھ پین کلر دینے کے بعد ہانی اپنی کمزنز اور دوسری لڑکیوں کے ساتھ دہنوں کو لینے روم میں جا رہی تھی جب نور نے دوسری طرف سے ہانی کو پکارا

ہانی نے ہنستے ہوئے نور کی طرف دیکھا مگر اس کے پاس کھڑی لڑکی کو دیکھ کر ہانی کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی کیونکہ نور کے پاس کھڑی لڑکی اس کی کالج فیلو تھی اور ہانی کی اس کے ساتھ ایک دو بار چھوٹی موٹی جھڑپ ہو چکی تھی

سونی بھی حیرت سے ہانا حیدر کو حویلی میں دیکھ رہی تھی اسے تو تقریباً ادھر آ کے شک پہ شک مل رہے تھے پہلے پیام اور اب ہانا..... ان کا حویلی سے کیا کنکشن تھا وہ سمجھ نہیں پائی

ہانی آؤ پیاری لڑکی سے ملو یہ سونیا ہے میر بھائی کے دوست کی بہن "نور اس کے پاس آتے ہوئے بولی

(اوہ پیاری لڑکی نہیں بلکہ جھگڑالی لڑکی بول (ہانی صرف سوچ سکی

سونی بھی مسکرائی

"بیگم صاحبہ تمہارے بیٹے کو اور کوئی کام نہیں سوائے مجھے ذہنی ٹینشن دینے کے علاوہ بابا سائیں نے اماں جان کو روم میں بلایا اور ان کے آتے ہی بھڑک کے بولے

آئے ہائے میرے پت کو ویسے ہی بدنام کر رہے یہ کام تو آپ کی محبوبہ سیاست خوب کر لیتی ہے "اماں جان اپنے ہونہار سپوت کے خلاف کوئی بات سن لیں یہ تو قیامت تک نہیں ہو سکتا

بیگم صاحبہ آپ اس وقت سیاست کو درمیان میں نہ لائیں تو بہتر ہے "بابا جان سلگے

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 939
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a3061756508)

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 942
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

بھائی تصحیح کر لو..... نکاح شدہ کی لسٹ میں "میر نے آنکھیں دکھائی

یار نکاح شدہ اور شادی شدہ میں فرق ہی کتنا ہے "زوار کو میر کی بات پر کوئی فرق ہی
نہیں پڑا

اتنا کہ اگر تم نے کچھ عرصے بعد رخصتی کا سوچا تو میں تمہارے سامنے والے دانت اندر
نہیں رہنے دوں گا "میر نے آرام سے اپنی بات مکمل کی مگر زوار بیچارے کی خوشی کو ماند
کر گیا

یار نکاح کے کچھ عرصے بعد رخصتی ہی ہوتی ہے "زوار مسکین سی شکل بنا کے میر کے
پاس بیٹھا

ہیں بازل اور ارحم کو بھی بلا لیتے ہیں "میر نے زوار کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے مردان خانے سے باہر لے آیا

کیا مطلب میر.....اوہ تمہارا نکاح ہو چکا ہے اس لیے تمہیں زیادہ پتہ ہو گا "زوار کو پہلے بات سمجھ نہیں آئی مگر جب آئی تو میر کی ٹانگ کھینچی

نہیں میرے بھائی مجھے گریٹا کا زیادہ پتہ ہے "میر مسکرایا

یار اس کو تو میں پیار سے ہینڈل کر لوں گا "زوار نے ناک سے مکھی اڑائی

بس کچھ عرصے بعد بھی یہی بات کرنا تو میں سمجھ جاؤں گا کہ تم پیار سے ہینڈل کر لیتے ہو میر نے مزاق "

بس بس تم سے بہتر ہینڈل کروں گا " زوار نے برا منایا

یار میرے والی ٹیڑھی ہے مگر تیرے والی مہا ٹیڑھی ہے "میر نے ہنستے ہوئے اپنی بات کا مزا لیا

زوار کا بھی قہقہہ میر کی ہنسی میں شامل ہوا

مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ تمہارے والی زیادہ ٹیڑھی ہے "زوار نے بھی اپنا تجربہ کرنا لازمی سمجھا

اور مجھے لگتا ہے کہ دونوں ساتھ رہ رہ کہ زیادہ ہی ٹیڑھی ہو گئی ہیں "میر نے بات ختم کی

یہ بات تو سو فیصد درست کی ہے تو نے میرے دوست "زوار نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور جلدی سے بھاگا کیونکہ بائے چانس ہاتھ کچھ زیادہ ہی زور کا پڑ گیا تھا

مہندی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا جب ہانی کو روم میں بلا کے اماں جان نے اس کے نکاح کی خبر سنائی اور ساتھ کہا کہ وہ مینٹلی تیار رہے

زوار کی چھوٹی سی فرمائش پر یہ بات راز رکھی گئی کہ اس کا نکاح کس سے ہو رہا ہے بس اس کو اتنا بتایا گیا کہ کل اس کا نکاح ہونا ہے

ہانی بے جان ہوتے قدموں کے ساتھ اپنے روم میں آئی اور صوفے پر ڈھے سی گئی

پریام نے ابھی ابھی اپنے رونے کا سیشن ختم کیا تھا اور سونے کی کوششیں کر رہی تھی مگر دماغ بار بار سونی اور میر کی ہی طرف جا رہا تھا

ہانی کو اس طرح صوفے پہ گرتا دیکھ کر پری نے دل پہ ہاتھ رکھا اور بستر سے نکل کر ہانی کے پاس پہنچی

ہانی کیا ہوا ہے باہر.....تمہارا چہرے پر اداسی کیوں ہے مہندی کے فنکشن میں کچھ ہوا ہے کیا "پری اس کے پاس بیٹھتے ہی شروع ہو گئی

ہانی نے بس ناں میں سر ہلایا

مہندی میں اگر کچھ نہیں ہوا تو پھر تم کیوں اتنی اداس ہو ہانی بتاؤ نا جلدی میں پہلے ہی مرنے والی ہوں "پری نے ہانی کا چہرہ اپنی طرف موڑا

پری ".....ہانی کی آواز نکلی

ہاں میری جان ".....ہانی اپنے ہوش میں ہوتی تو یہ بات ضرور نوٹس کرتی کہ پری نے اس کا تکیہ کلام یوز کیا ہے مگر وہ اس وقت دنیا بھلائے بیٹھی تھی

میرا کل نکاح ہے اماں جان نے ابھی بتایا ہے "پری تو یہ الفاظ سنتے ہی شاک میں چلی گئی

پری میں کل کسی اور کی ہو جاؤں گی میرا دل کسی اور کی خواہش کر رہا ہے اور میرے گھر والے مجھے کسی اور کا کر دیں گے "ہانی کے لہجے میں ٹوٹے دل کی صدا تھی

(آہ تو مطلب ہم دونوں دوستوں کو محبت نصیب نہیں ہوگی (پری بھی خود ترسی کی شکار تھی

ہانی.....میر نے تو کہا تھا وہ سب سنبھال لیں گے "پری کو ایکدم سے یاد آیا

بھائیو بابا سائیں کو نہیں مناسکے ہوں گے اس لیے ہی تو کل میرا نکاح ہونے جا رہا ہے..... اب مجھے بھی یہ حقیقت قبول کر لینی چاہیے "ہانی کی آنکھ سے آنسو پھسل کر پری کے ہاتھ پہ گڑا

پری نے چونک کر اپنے ہاتھ پہ گڑا ہانی کا آنسو دیکھا

ایسے کیسے تم حقیقت قبول کر لوگی..... میں کچھ کروں گی "پری نے ہانی کے آنسو کو دیکھ کر ایک فیصلہ کیا

پری تم بھی اب کچھ نہیں کر سکتی ".....ہانی زخمی سا مسکرائی

میں میرے پاس جاؤں گی "....پری مسکرائی

تم بھائیو کے پاس نہیں جاؤ گی پری " ..ہانی اس کی بات پہ ڈری

ہانی مجھے اپنی دوست کیلئے کوشش تو کرنے دو باقی جو اللہ کو منظور ہو گا اور ویسے بھی کہتے ہیں کہ جنگ اور محبت میں سب جائز ہے "پری نے جوش سے بات مکمل کی اور پھر ہانی کو آنکھ ماری

پری کا دماغ تو آج تیزی سے کام کر رہا تھا اور وہ بھی ایک فیصلہ کر کے صوفے سے کھڑی ہوئی

مجھے تو آج کل کے بچوں کی سمجھ نہیں آتی بیگم "بابا سائیں تمہکے تھکے سے بستر پر لیٹے ہوئے بولے

سائیں اگر سمجھ نہیں آتی تو آپ اپنے دماغ کو نہ بھی
تھکائیں "اماں جان صوفے پہ بیٹھی زیورات کو دیکھتے ہوئے بولی

بیگم صاحبہ میری بات کبھی تو پوری سن لیا کریں "بابا سائیں نے سر جھٹکا

کیا مطلب سائیں آپ کی بات پوری ہو نہیں گئی تھی کہ مجھے آج کل کے بچوں کی سمجھ نہیں آتی اس لیے میں نے کہہ دیا کہ آپ بھی نہ سمجھیں "اماں جان نے حیرت سے بابا سائیں کی طرف دیکھا

او میری پیاری بیگم میں ابھی آگے بتانے والا تھا "بابا سائیں نے سر جھٹکا

سائیں تو آپ بھی ایک ہی دفعہ میں کہہ دیا کریں یہاں سیاسی تقریر تھوڑی ہو رہی ہوتی جو آپ رک رک کے بولتے ہیں "اماں جان نے بھی کراہا سا جواب دیا

بیگم آپ نے میری ہر بات کو گھما پھرا کے سیاست کی طرف موڑنا ہوتا ہے "بابا سائیں چڑے

اماں جان یہ بات صرف دل میں ہی سوچ سکی منہ سے کر کے ایک اور بحث نہیں چھیڑ سکتی تھی

میں ذہنی عادی ہوں تیرا
میری جان بات اب صرف محبت کی نہیں

میرا رات گئے کام سے فارغ ہو کر اپنے روم میں سونے آیا کیونکہ اسے اپنے روم کے علاوہ دوسری جگہ پہ بہت کم نیند آتی تھی اس لیے وہ سب کاموں سے فارغ ہو کر اپنے روم میں آیا

میر نے باہر جھانک کر دیکھا کہ کوئی ہے تو نہیں جب یقین ہو گیا کہ کوئی نہیں ہے تو آہستہ سے دروازے کو لاک لگا کر کرتے کے بٹن کھولتا ہوا صوفے کی طرف بڑھا

میری عقل مند بیوی اتنی رات کو بغیر کسی خوف کے میرے روم میں سونے کیلئے تو نہیں آ سکتی تو پھر کونسی بات ہونی ہے جس کی وجہ سے یہ میرے روم میں براجمان ہے اوہ..... کہیں یہ بیوقوف میرے چھوڑنے والی بات کو سرپس تو نہیں لے گئی اور اب مجھ سے کہنے آئی ہو کہ مجھے چھوڑ دو..... خیر ڈرتا تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں

ہوں اس لیے اس بات کی تو ٹینشن ہی نہیں لینی "میر خود سے سوچتا ہوا پری کے پاس
صوفے پر بیٹھا اور آرام سے پری کا بازو ہلایا

سونے دو مجھے نیند آرہی ہے "پری تھوڑا سا کسمسائی اور پھر دوبارہ سو گئی

(واہ میری بیوی کے کیا کہنے)

میر نے مسکراہٹ دبائی

اوکے اگر میری بیوی کو سونا ہے تو آرام سے بیڈ پر سوئے "میر نے بڑبڑاتے ہوئے
کندھے اچکائے اور پھر آرام سے پری کے ہلکے پھلکے نازک سے وجود کو اپنی مضبوط بانہوں
میں بھر کے بیڈ کی طرف بڑھا

پریام کو نیند میں لگا کہ وہ ہوا میں جھول رہی ہے تو فوراً سے بھی پہلے اپنی آنکھوں کو کھولا اور خود کو میر کی بانہوں میں دیکھ کر پری کی سٹی گم ہوئی مگر جلد ہی اسے اپنا میر کے روم میں آنے کا مقصد یاد آیا تو نیچے اترنے کی کوشش کرنے لگی مگر میر کے مضبوط بازوؤں کی وجہ ہل بھی نہیں سکی

ہو گئی آپ کی کوشش پوری.... اب آپ کو بیڈ پہ لٹا دوں "میر نے پری کی ناکام کوشش پر تنز کیا

مجھے نہیں لیٹنا بیڈ پر "..... پری نے چہرہ دوسری طرف موڑا

تو زمین پر لٹا دوں تمہیں "پری کا چہرہ دوسری طرف مڑنے سے میر کو طیش آیا مگر وہ ضبط کر گیا

مجھے کہیں بھی نہیں لیٹنا بس مجھے آپ سے بات کرنی ہے "پری نے زمین والی بات پہ
میر کو گھورا

(بالکل میر کے سٹائل میں)

میر قربان نہ ہوتا تو کیا ہوتا

بیوی صاحبہ آپ اس خادم کو پانچ منٹ دیں بس.... میں فریش ہو کے ابھی آیا "میر نے
نثار ہوتی نگاہوں سے بیوی کو دیکھا

مگر میری بات زیادہ امپورٹنٹ ہے "پری نے معصومیت سے
میر کا بازو پکڑا

جاناں تو پوری رات آپ کی امپورٹنٹ بات کے لیے جاگ لیں گے "میر کا سارا زور
امپورٹنٹ پر ہی تھا

میں بس یوں گیا اور یوں آیا "میر نے چٹکی بجائی اور پری کے ماتھے کو پیار سے چوم کر
واش روم کی طرف گیا

پری نے آنکھیں بند کر کے میر کے احساس کو اپنے اندر جذب کیا

میں کس طرح سے بتاؤں گی "پری اب اصل بات کو سوچ کر پریشان ہوئی

میر پری کی وجہ سے پانچ منٹ سے بھی پہلے فریش ہو کر بنیان ٹراؤزر میں واپس آیا

پری نے جب میر کا حلیہ دیکھا تو جلدی سے کروٹ چیخ کی

سیسیر "..... پری آہستہ سے چیخی

کیا ہوا پریم "..... بالوں میں کنگھا کرتے ہوئے میری آنکھوں میں شرارت صاف دیکھی جا سکتی تھی

آپ نا پہلے دُریس چلیج کر کے آئیں "پری مسمنائی

بیوی صاحبہ ڈیس چیلنج کر کے ہی تو آیا ہوں "میر نے بیڈ پر لیٹ کے پری کو اپنی طرف کھینچا

کیا کر رہے ہیں میر "..... پری کی ناراضگی اس وقت شاید غائب تھی

ابھی تک تو کچھ نہیں کیا اگر تم ایسے ہی شرماتی رہی تو بہت کچھ کر جاؤں گا "میر نے مسکراتے ہوئے پری کے چہرے سے ہاتھ ہٹائے

آپ تھوڑا دور ہوں مجھے بات کرنی ہے "پری نے ہاتھ سے میرے کو دور کرنے کی ناکام
کوشش کی

میرے کان آج کل خراب ہیں اس لیے نزدیک رہ کر بتاؤ "میرے کان کو صاف کرتے
ہوئے بولا اور پھر پری کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کے دبایا پری نے تھک ہار کر اپنے
آپ کو میرے حوالے کیا

کل ہانی کا نکاح ہے اور یہ میں نہیں ہونے دوں گی "پری نے گہرا سانس لے کر نڈر
انداز میں بولی

آپ غصہ تو نہیں کریں گے "پری نے بات گھمائی

جاناں پہلے کبھی غصہ کیا ہے "میر نے اللہ معاف زندگی کا سب سے بڑا جھوٹ بولا تھا

کچھ گھنٹوں پہلے کس نے غصہ کیا تھا "پری نے ہاتھ کھینچ کر میرے سینے پر مارا

میر نے کھسیا کر بالوں میں ہاتھ پھیرا کیونکہ پری کی بات تو سو فیصد درست تھی اس لیے کوئی بات بن ہی نہیں سکی

تم نے بات ہی ایسی کی تھی کہ غصہ آگیا "میر کو بھی اس کی بات یاد آئی

آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے چھوڑ دیں گے اور میں اس کی وجہ سے کتنا روئی ہوں آپ کو پتہ ہے "پری کی آنکھ میں اب بھی آنسو نظر آرہے تھے

سوری میری جان آئم سو سوری..... میں بھلا اپنی جان کو چھوڑ سکتا ہوں "میر کو شرمندگی ہوئی اس لیے تو بے اختیار ہو کے اس کی آنکھوں کو چومنے لگا اور پھر زور سے پری کو اپنے بازوؤں میں بھینچا

آپ نے یہ بھی بولا تھا کہ اب میں ہانی کی دوست بن کے رہوں "پری کو ایک اور بات یاد آئی اس لیے اس کے سینے سے لگی ہوئی بولی

پریم تم نے بھی تو غلط بولا تھا کہ تم میرا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی "میر نے اس کے بال سہلائے

اوکے آئدہ آپ کا شوہر کسی بھی لڑکی سے بات نہیں کرے گا "میر کو شاک پہ شاک
ہی مل رہا تھا

پنکی پرامس کریں "پری نے جلدی سے اپنی پنکی میر کے سامنے کی

اوکے پنکی پرامس تمہارے اندر گڑیا کی روح آتی جا رہی ہے "میر نے اس کی ٹانگ کو
اپنی ٹانگوں میں پھنسا یا اور پھر ہنس کر پنکی پرامس کیا

آہ میں اصل بات تو بھول ہی گئی "پری ایک دم سے پیچھے ہوئی

جاناں آج تو کسی اور کی بات نہ کرو "میر نے اپنا سر تکیے پر پھینکا

افوہ میری دوست کی زندگی کا سوال ہے "پری نے میر کے سر کو پکڑ کر اوپر کیا

(دوست کیلئے ہی میرے روم میں آئی ہوئی)

اچھا بتاؤ کیا بات ہے "میر نے آنکھیں مسلی

ہانی یہ نکاح نہیں کر سکتی کیونکہ "..... پری نے جلدی جلدی سے ساری بات میر
کے گوش گزار دی اور کھسک کر دور ہوئی کیونکہ میر کے غصے کا پتہ تھوڑی چلتا ہے

او مائی گاڈ اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی گئی "میر نے حیران ہونے کی ایکٹنگ میں اماں
جان کو بھی پیچھے چھوڑ دیا

چھپائی نہیں گئی بلکہ بتایا نہیں ہے "پری نے اپنی طرف سے پتے کی بات کی تھی اور
میر کو اپنی بیوی کی عقل پر افسوس ہی ہوا

اب تم کیا چاہتی ہو کہ میں کیا کروں "میر افسردہ ہو کر پری کے قریب ہوا

میر.....آپ نا کچھ بھی کر کے یہ نکاح رکوا دیں "پری نے میر کے ہاتھ پکڑے

کیسے رکوا دوں اب تو سب کو بتا دیا ہے "میر پری کے ہاتھ کو ہونٹوں کے قریب لے گیا

میر اب آپ ہی کچھ کر سکتے ہیں "پری میر کو منانے کیلئے کچھ بھی کر سکتی تھی

اگر میں کچھ کروں تو تم مجھے کیا دوگی "میر نے اپنا فائدہ سوچا

"آپ جو کچھ مانگیں گے میں دوں گی

او کے روز کروں گی "پری پہلے تو ہچکچائی مگر پھر ہانی کا روتا چہرہ یاد آیا تو فوراً ہاں کر دی

تو پھر میں صبح کسی طرح سے زوار کے ساتھ نکاح کروانے کی کوشش کرتا ہوں "میر نے مصنوعی بیجاگی سے کہا

میر آپ نا بہت اچھے ہیں "پری خوشی سے میر کے ساتھ چپکی اور میر کے دل میں ٹھنڈ
پڑ گئی

تم یہ بات گڑیا کو نہیں بتاؤ گی اور پریم راز رکھ سکتی ہے "میر نے بات چھپائی

ہاں نا جیسے میں نے ہمارے نکاح والا راز چھپایا ہوا ہے "پری نے خوش ہو کر میرے
تائید چاہی

اففف میری بیوی کی تو ہر بات اپنے نکاح پر ہی ختم ہوتی ہے آدھی دنیا کو پتہ ہے اور
(میری بیوی کو ابھی بھی یہ راز لگتا ہے

او کے اب سو جاؤ پھر مجھے صبح جلدی اٹھنا ہے "میر نے اس کو بانہوں میں بھرا

میں روم میں جا کے سوتی ہوں "پری مسمنائی

اگر تم نے دوبارہ یہ بات کی تو میں بھی نکاح والی بات پہ عمل نہیں کروں گا "میر نے
دھمکی دی

Visit For More Novels : www.urduovelbank.com Page 980
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

پریام اٹھ جاؤ یار..... کیوں میرے صبر کو آزما رہی ہو "اب کی بار میر نے پری کا بازو پکڑ کے ہلایا

سوںے دیں نا..... آپ نے رات کو بھی نہیں سوںے دیا تھا "پری نے چادر کھینچی

استغفر اللہ..... بیوی کیسی باتیں کر رہی ہو ابھی پوری رات سوئی ہو تو ایسی باتیں کر رہی ہو جب سچ میں نہیں سوںے دوں گا پھر پتہ نہیں کیا حال ہو گا "میر تو پری کے الزام پر ہی بدک پڑا

میں نا آئندہ آپ کے ساتھ نہیں سوؤں گی "پری آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھ بیٹھی

کیوں جاناں "..... میر نے مسکراہٹ دبا کر پری کو اپنے اوپر گرایا

کیونکہ آپ نارات کو خراٹے لے کر ڈراتے ہیں پتہ ہے کتنی بار میں آپ کے خراٹوں کی وجہ سے ڈری ہوں "پری اس کی بازوؤں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی مگر میر نے گھیرا تنگ کر دیا

یار پورا دن کام کروں گا تو رات کو خراٹے ہی لوں گا "میر نے اس کے ناک کو اپنے لبوں سے چھوا جسے پریم نے جلدی سے صاف کیا

ہاں تو اکیلے سو کر آپ خراٹے لیتے رہیں میں نے روکا ہے "پری نے چالاکی دکھائی ہانی کی سنگت اثر کر رہی تھی

جاناں ایسا کریں گے کہ رات کو سویا ہی نہیں کریں گے پھر خراٹے بھی نہیں لے پاؤں
گا "سامنے بھی میرا تھا اپنا کام کیسے نکلوانا ہے بخوبی جانتا ہے

پھر رات کو کیا کریں گے "پری نے معصومیت سے پوچھا

فی الحال تو آپ فریش ہوں.....جب وقت آئے گا تو بتا دوں گا کہ کیا کریں گے "میر نے بات ٹالی کیونکہ وہ وقت سے پہلے پری کی معصومیت ختم نہیں کر سکتا تھا

اب کی بار میر نے پری کی گردن کو چھوا

افوہ.....آپ کی مونچھیں مجھے چھبتی ہیں "پری نے میرے کو گھورا

بیوی صاحبہ ایک تو آپ کے مسئلے ختم نہیں ہوتے... ان کا علاج میں شادی کے بعد
کروں گا اب زرا ہٹو میں فریش ہو جاؤں "میر نے اس کو ہٹایا اور بیڈ سے نیچے اترا

"اب آپ ناراض تو نا ہوں چلو ایک گال پہ کس کر لو مگر اپنی مونچھوں کو پیچھے کر کے
پری کو لیٹے لیٹے میر کی ناراضگی چھبی

او کے اگر تم کہتی ہو تو چلو آنکھیں بند کرو "میر دل ہی دل میں خوش ہوا مگر
چہرے پر سنجیدہ تاثرات ہی تھے

پری کے آنکھیں بند کرتے ہی میر نے اس کے لبوں کو فوکس اور زور سے کس کر کے
واش روم کی طرف بھاگا کیونکہ پریم نے تکیہ پھینک کے مارا تھا

پیچھے بیچاری پری اپنے لبوں کو ہاتھ سے سہلا رہی تھی مونچھیں زور سے جو چبھ گئی تھیں

ہانی کو پوری رات نیند نہیں آئی مگر وہ ماں باپ کے فیصلے کو دل سے قبول کر چکی تھی
اس لیے صبح تک وہ کافی نارمل ہو چکی تھی

شام سے پہلے اس کا نکاح ہونا تھا اور پھر رات کو دلہنوں کی رخصتی ہونی تھی

ثمامہ اور رویہ دونوں نے ہی اسے بہت تنگ کیا اور وہ منہ پر مسکان سجائے بیٹھی رہی

حویلی میں سب ہی خوش تھے سوائے اس کے... وہ بھی کل تک خوش ہی تھی مگر زیادہ
دیر تک نہیں

پریام آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی وہ ہانی کو بتانا چاہتی تھی کہ اس کا نکاح
زوار آفندی سے ہو رہا ہے مگر میر کی وارننگ اس کو بتانے سے منع کر رہی تھی

پری تم نے اسے دیکھا ہے کیا "ہانی پریشان ہوئی

ہاں ناکئی بار تو دیکھا ہے تم نے بھی تو دیکھا ہوا "پری جوش میں کچھ زیادہ ہی بول گئی

میں نے دیکھا ہوا ہے کیا مطلب " ... ہانی چونکی

اوہ..... میر نے بتایا ہے کہ ایسے راستے میں نظر آگیا ہو کبھی تمہیں بھی "پری بیچاری

بربرٹائی

اچھا ".....ہانی نے نا سمجھی سے سر ہلایا

"تم آج ایسے تیار ہونا کہ سب دیکھتے رہ جائیں بلکہ زوار دیکھے کہ اس نے کیا گنویا ہے
پری کی زبان پھسل ہی رہی تھی

پری یار زوار نے تو نہیں کہا کہ وہ مجھ سے شادی نہیں کر سکتا یہ تو میرا نکاح ہو رہا "ہانی
نے پری کو عقل والی بات بتائی

آہ یہ بات بھی ٹھیک ہے میں پتہ نہیں کیا کیا بول رہی ہوں "پری نے زبان کو دبایا

اوکے تم تھوڑی دیر تک آرام کرو..... میں اپنا ڈریس سلیکٹ کر لوں کہ تمہارے نکاح
کے وقت کونسا پہنوں آخر کو میری اکلوتی دوست کا نکاح ہے "پری خوشی سے اٹھ کر کبرڈ
کی طرف بڑھی

ہانی عجیب نظروں سے پری کو دیکھنے لگی جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو کہ آخر کو اس کی دوست اتنی خوش کیوں ہیں ہانی کا نکاح بھی زبردستی ہو رہا ہے وہ خوش بھی نہیں ہے پھر بھی اس کی دوست اتنی خوش.... کچھ تو گڑ بڑ ہے جسے ہانی سمجھ نہیں پا رہی تھی

سونی حویلی کو دیکھتے دیکھتے مردان خانے کی جانب مڑ گئی
وہ ستائشی نظروں سے حویلی کو دیکھ رہی تھی جب مردان خانے سے کرم داد آتا ہوا دکھائی
دیا

کرم داد نے سونی کو جب اس ایریے میں دیکھا تو چور نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا سونی
کے پاس پہنچا

آپ ادھر کیا کر رہی ہیں "کرم داد اس کے پاس پہنچ کر بولا

سونی نے جب داد کی آواز سنی تو آنکھوں میں چمک سی اتری اور مڑ کر داد کو دیکھا

"ویسے تو میں ادھر شادی اٹینڈ کرنے آئی ہوں اور فی الحال میں حویلی دیکھ رہی ہوں
سونی نے مسکراہٹ دبائی

اس طرف مردان خانہ ہے آپ دوسری طرف چلی جائیں "دادا نے نظریں چرائی کیونکہ وہ
ایک حقیقت پسند آدمی ہے اور اپنی حثیت کا اسے بخوبی اندازہ ہے اس لیے وہ اپنی حثیت
سے اونچا نہیں دیکھتا چاہے پھر وہ سونیا کی آنکھوں میں مچلتے ہوئے دیپ ہی کیوں نہ
ہوں

اب مجھے کیا پتہ کہ کس طرف کیا ہے کوئی مجھے دکھانے والا ہی نہیں "سونی نے منہ بنایا

آپ گریبا کو کہہ نہیں سکتی اس کا آج نکاح ہے..... پریم کو کہہ دیتی اس نے حویلی دیکھی ہوئی ہے "داد نے سونی کو بتایا

آپ پریم کو کیسے جانتے ہیں "سونی نے مشکوک انداز سے پوچھا

وہ تو..... وہ گریبا کی دوست جو ہے اس لیے جانتا ہوں "داد سچ بتانے والا تھا جب ایک دم سے رکا

اوہ..... اچھا "سونی نے سمجھ کر سر ہلایا

آپ اس طرف چلی جائیں میں پھر چلتا ہوں "داد کو اپنا رکنا بیکار لگا

آپ ساری زندگی کام کرتے رہیے گا کبھی اپنے بارے میں مت سوچنا "سونی غصے سے
غرائی

وقت آنے پر اپنے بارے میں بھی سوچ لوں گا آپ فکر نہ کریں "داد دیکھے بغیر ہی
جواب دے کے چلا گیا

میرے دل کو بھی اسی بندے کی چاہ ہونی تھی جو کبھی بھی میرا نہیں ہو سکتا "سونی
غصے سے بڑبڑاتے ہوئے مجھے دل کے ساتھ حویلی کے اندر جانے والے راستے پہ
مڑی

دوپہر ہونے کے بعد سب تیاریوں میں مصروف ہو گئے کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں ہانا کا نکاح ہونے والا تھا

زوار کی خوشی دیدنی تھی وہ بس چمکے جا رہا تھا بابا سائیں نے ایک دو بار زوار کو گھورا بھی مگر ادھر پرواہ کسے تھی

ہانا کو بھی چاچی نے تیار کر دیا تھا اور باقی سب بھی تیار ہو کے اس کے روم روم میں پہنچ چکی تھیں اماں جان نے نم آنکھوں سے ہانی کے سر کو چوما ہانی تو ان کے دل کا ٹکڑا تھی

پیام اس کے نزدیک جڑ کے بیٹھی تھی اور ایک منٹ کیلئے بھی ادھر ادھر نہیں ہوئی

پریام نے بھی ڈر کے مارے کھسکنے میں ہی عافیت جانی مگر برا ہو جو ہانی نے اس کا بازو
پکڑ کے کھینچا

آنکھوں میں وارننگ تھی پری وارننگ کو دیکھ کر ہی ادھر دیک کے بیٹھی ارے بابا ڈرپوک
بچپن سے ہی ہے

کمرہ خالی ہوتے ہی ہانی نے دوپٹہ کھینچ کے اتارا پھر کھینچ کھینچ کے زور اتارا

پری کافی آنکھوں سے ہانی کو دیکھ رہی تھی

ہاں تو پریم صبح کیا کہہ رہی تھی کہ میرا جس سے نکاح ہو رہا ہے وہ بہت اچھا ہے میں نے دیکھا ہوا ہے اور تم نے بھی دیکھا ہوا فلاں فلاں فلاں "ہانی نے گھوم کر پری کو سامنے کیا اور پھر پری کی نقل اتاری

ہانی قسمے مجھے صبح پتہ چلا ہے کہ تمہارا نکاح زوار بھائی سے ہو رہا ہے اور زوار بھائی کے کہنے پر تمہیں نہیں بتایا گیا کہ تمہارا نکاح کس سے ہو رہا ہے میں تمہیں بتانا چاہتی تھی مگر تمہارے بھائی نے دھمکی دی تھی اور تمہیں پتہ تو ہے میں کتنی ڈرپوک ہوں "پری تو ہانی کو پہلی بار غصے میں دیکھ کر حد سے زیادہ ڈر گئی تھی اس لیے آنکھوں میں آنسو لے کر جلدی جلدی سب بتا دیا

زواراااااااااا..... تم تو اب مجھ سے بچ جاؤ "ہانی دانت پیس کر بڑبڑائی

اب تم کیوں آنکھوں کا ستیاناس مار رہی ہو "ہانی نے غصے سے پریم کو گھورا

تم مجھ پر غصہ ہو رہی ہو اس لیے "پری نے سوں سوں کر کے بتایا

واللہ ان کی معصومیت کے کیا کہنے..... مطلب میری دوست مجھ سے کچھ چھپائے اور
میں غصہ بھی نہ کروں..... پریم تم نا باہر چلی جاؤ اس سے پہلے کہ میں غصے میں آؤٹ
آف کنٹرول ہو جاؤں "ہانی کو فی الحال غصے نے کہیں کا نہیں چھوڑا ہوا تھا

پریم تو جان بچی لاکھوں پائے کے مصادق بھاگ کر دروازے سے باہر نکل گئی

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 1001
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

کیا مطلب ہے سائیں آپ کا کہ اب میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور مجھے صبح سے سنائی نہیں دیتا "اماں جان نے دوپٹے کے پلو سے نادیدہ آنسو صاف کیے

اللہ پوچھے گا میر تم سے تو اچھی خاصی میں نے تمہاری شادی کو یاد کر کے سارے بچے (کہہ دیا تھا اور یہی الفاظ میرے ہی گلے پڑ گئے ہیں ماں کو ابھی تک نہیں بتایا کہ میں آپ کے بغیر ہی شادی کر چکا ہوں یہ بیڑہ بھی مجھے اٹھانا پڑے گا

ارے بیگم بوڑھے ہوں آپ کے دشمن آپ تو ابھی بھی جوان ہیں "بابا سائیں نے پھسکی مسکراہٹ سے بات بنائی

ارے سائیں پہلے مجھے بوڑھا کہہ تو دیا ہے اب دشمن بوڑھے ہوں یا نہ ہوں مجھے کیا فرق پڑتا "اماں جان کچھ زیادہ ہی جزیباتی ہو گئی ہیں

جیسے وہ میرا تو بیٹا ہی نہیں کام ایسے کرتا ہے جو بندے کو پھنسا دے..... اب انسان
یہاں آرام کیلئے آتا ہے اور بیگم صاحبہ ہمارے آنے سے پہلے کمرے سے باہر نکلنے کے
چکر میں ہوتی ہیں.... میں بھی باہر ہی جاؤں "بابا جان سوچتے ہوئے باہر نکلے

بابا سائیں نے مردان خانے کی طرف جاتے ہوئے میر کو دیکھا تو اسے اپنے پاس بلایا

جی بابا سائیں "میر ان کے پاس آکر احترام سے بولا

بیٹا جی اب آپ بھی اپنی شادی کا بھانڈا پھوڑ ہی دیں تمہاری وجہ سے تیری ماں کی اور
میری لڑائی ہو جاتی

ہے "بابا سائیں میر کے کندھے کو دبا کر چلے گئے

اور پیچھے میر سوچنے لگا کہ اس کی وجہ سے لڑائی کیسے ہو سکتی ہے

زوار سب کی نظروں سے اوجھل ہو کے میر اور پریم کی منتیں کر رہا تھا کہ اسے بارات کے فنکشن سے پہلے ہانی سے ملنا ہے اور میر انکار پہ انکار کیے جا رہا تھا

بھابھی آپ ہی سفارش کروائیں نا میری "زوار اب پریم کی طرف مڑا

پیام تو اپنے لیے میرے سامنے بھابھی کا لفظ پہلی بار سن کے شرم سے دہری ہو گئی
اور گال سرخی سے تپ کر دکھنے لگے

میر نے زوار کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو لو اور کرواؤ بھابھی سے سفارش تمہاری تو عقل پر ہی پردے ہیں جو میری بیوی سے سفارش کرواؤ گے

زوار کا دل کیا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے دونوں میاں بیوی ایک سے بڑھ کر ایک تھے

پریام بتاؤ کیا کہتی ہو جانے دوں زوار کو تمہاری دوست کے پاس "میر کو پتہ تھا کہ پری کو نارمل کیسے کرنا ہے

اگر آپ کہتے ہیں تو جانے دیتے ہیں "پریام نے میر کی ہاں میں ہاں ملائی

زوار تو ان دونوں کے اتفاق پہ عیش عیش کر اٹھا

او کے زوار تمہارے پاس آدھا گھنٹا ہے تم بیک سائیڈ سے چلے جاؤ اور کھڑکی سے اندر چلے جاؤ "میر نے ہاں کی تو زوار کی باچھیں کھل اٹھیں مگر میر کی اگلی بات سن کے زوار کو شک لگا

آپ تو غصہ ہو جاتے ہیں تو زوار بھائی بھی ہانی پر غصہ کریں گے "پری نے تو اپنی عقل کے مطابق بات کی مگر میرا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا

پریام میڈم کو جو پیار کرتا ہوں وہ بھول جاتا ہے مگر غصہ یاد ہے واہ میری بیوی کے کیا (کہنے)

نہیں بیوی میں جو غصے کے بعد کرتا ہوں "میر نے اس کے سر پر انگلی بجائی

".....کیا

یہ ".....میر نے پری کو خود سے قریب کیا اور پھر اس کے ماتھے کو محبت سے چھوا

آہ پیچھے ہوں کوئی آ جائے گا "پری لال ہوئی

"اففففف بیوی..... چلو تم جاؤ اور دیکھو کہ ہانی کے روم کی کھڑکی کھلی ہوئی ہے یا نہیں
میر نے پیار سے اس کو دیکھ کر بات بدلی خود پر قابو پانا مشکل تھا

پری اثبات میں سر ہلاتی ہوئی وہاں سے کھسکی

آپ محبت کی بات کرت ہو
ہم بات ہی محبت سے کرتے ہیں

قبضہ ناحق نہ کیجیئے خود پر

آپ اپنے نہیں ہمارے ہیں

ہانی سیلفیز بنانے میں مصروف تھی جب ہانی بھاگتی ہوئی روم میں آئی

میرا جھمکا گر گیا تھا کھڑکی کے پاس..... تم تو بناؤ تصویریں "پریام ہانی کے گھورنے پر
مسنمائی

پری تو کیا میں اب اپنے نکاح کی تصویریں بھی نہ لوں "ہانی چیختی

نہیں نہیں تم بناؤ بلکہ ساتھ بنانا "پری کھڑکی کھلی چھوڑ کے بھاگ گئی

ہانی دماغ پہ زور دے کے سوچنے لگی کہ کس کے ساتھ بنانی ہے

افوہ چھوڑو سب کو اور سٹیٹس پہ لگانے کیلئے کوئی اچھی سی پک بناتی ہوں مگر مجھے تو پورے ڈریس کی بنانی ہے اب پری کو کہاں سے لاؤں چلو جب پری آئے گی اس سے بنوا لوں گی فی الحال اپنی سیلفیز تو لوں "ہانی چہرے کے ٹیڑھے میڑھے نقشے بنا کر سیلفی لینے لگی

زوار کو بڑی مشکل سے میر نے کھڑکی پر چڑھایا تھا اور ساتھ وقت کی وارنگ دینا نہیں بھولا

میں بیوی سے ملنے جا رہا ہوں تم وقت اپنے پاس رکھو میر سالار "زوار اس کو چڑاتے ہوئے کھڑکی سے اندر داخل ہوا

زوار کسی نو عمر لڑکے کی طرح حرکت کرنے پر شرمندہ ہوا مگر پھر خود کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ وہ بھی ایک عام سا عاشق ہے اور عشق کرنے والا کچھ بھی کر سکتا ہے

زوار آہستہ سے کھڑکی کھول کر اندر داخل ہوا اور سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا منہ کھل چکا تھا کیونکہ اس کی نئی نئی بنی منکوحہ ہر چیز سے بے نیاز اپنی تصویریں لینے میں مصروف تھی

آہ ہانا حیدر کبھی جو میری سوچ پر پوری اتر جائے ہمیشہ ہی میری سوچ کے برعکس رہنا ہے اس چڑیل نے "زوار دل میں سوچتا ہوا آگے بڑھا

آہ یہ احساس ہی کتنا دل فریب ہے کہ جس کو آپ چاہو وہ آپ کو مل جائے اور آپ کے نام لکھ دی جائے بغیر کسی مشکلات کے..... ارے دنیا میں بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی قسمت میں ان کی چاہت لکھی ہو

زوار بھی ان فیلینگز کو محسوس کرتا ہوا اپنے دل کے قرار کے پاس پہنچا

وہ لڑکی جو پہلی نظر میں بدتمیز لگی دوسری نظر میں ڈرپوک لگی تیسری نظر میں اپنی لگی اور
پھر نظر کا عشق بنی وہ آج اس کی ہے وہ اس کیلئے سچی دھجی ہے

زوار کا دل کیا وہ دنیا کو چیخ چیخ کے بتائے کہ اسے قسمت نے نواز دیا ہے وہ آج دنیا کا
خوش قسمت انسان ہے

زوار آفندی کھڑکی سے بیڈ تک کا سفر اتنا زیادہ تو نہیں ہے جو تم اتنی دیر لگا رہے ہو "زوار
کی سوچوں میں ہانی کی آواز نے خلل ڈالا

زوار گر بڑا کر پیچھے ہوا کیونکہ ہانی میڈم اب رخ موڑ کے قدم با قدم اس کی جانب بڑھ رہی
تھی

زوار کو تو اپنی شامت سامنے ہی نظر آرہی تھی اس لیے بیچارا ادھر ادھر اپنے بچاؤ کیلئے کوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا

تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں کھڑکی سے آؤں گا "زوار نے بات کر کے ہانا کو روکنے کی کوشش کی

زوار آفندی جس کو تم نے کھرکی کھولنے کیلئے بھیجا تھا وہ میری دوست ہے میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں دونوں جھمکوں کو کان میں ڈالے ہوئے ہے پھر بھی اس کا جھمکا کھرکی کے قریب گر گیا عجیب "ہانی ہاتھوں پر لگی مہندی کو دیکھتے ہوئے بولی

افوہ مسز ایسی باتیں سب کو نہیں بتاتے "زوار ہنسی دبا کر مسکرایا اور زوار کی یہی مسکراہٹ تیل پر جلتی آگ کا کام کر گیا

ہانی غصے سے زوار کی طرف بڑھی

زوار شعلہ جوالہ بنی منکوحہ کو دیکھ رہا تھا

زوار تم تم نافع ہو جاؤ میرے کمرے سے اس سے پہلے کہ میں زیادہ پاگل ہو جاؤں "ہانی نے زوار کو کھڑکی کی طرف دھکیلا

یار کیا کر رہی ہو میں گر جاؤں گا کھڑکی سے " زوار نے ہانی کا بازو پکڑا

اچھا ہے گر جاؤ تاکہ تم بھی درد کے لمحے سے گزرے جیسے میں پوری رات درد میں رہی
ہوں "اب کی بار ہانی کی آنکھوں میں آنسوؤں نے ڈیرہ جمایا

زوار کو اب صبح معنوں میں تکلیف ہوئی کیونکہ اس کے عشق کی آنکھوں میں آنسو تھے

ہانا تم پوری رات درد میں کیوں رہی ہو "سنجیدہ ہو کے پوچھا گیا

تمہاری وجہ سے "زوار کے سینے پر زور سے مکے مارے

میری وجہ سے کیوں "سینے پر لگنے والے مکوں کو برداشت کرتے ہوئے زوار نے اس
کے آنسو صاف کیے

ابھی اور ظالم بننا ہے اس لیے شرافت سے نکل جاؤ "ہانی پیچھے ہٹتے ہوئے بولی

ایسے ہی تمہارا روم سے نکل جاؤں ابھی تو میں نے جی بھر کے اپنی بیوی کو دیکھا ہی نہیں "زوار نے ہانی کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا

ہانی تو مانو جیسے برف ہی بن گئی تھی پہلی بار کسی مرد نے چھوا تھا اس لیے آنکھیں موند گئی

چھوڑو مجھے موقع ملتے ہی لوفر بن جاتے ہو "ہانی شرما کر اس کے بازوؤں سے نکلی

ارے جان من اب تو پر مٹ مل گیا ہے اب موقع کی ضرورت ہی نہیں ہے "زوار ہانی کے شرمانے پر مسکرایا

تم دفع ہو رہے ہو میرے روم سے یا اماں جان کو بلاؤں "زوار کی بے باک نظروں سے ہانی کی جان نکل رہی تھی

جان میں ویسے ہی پیار کر کے دفع ہو جاؤں گا اماں جان کی ضرورت ہی نہیں پڑنی "زوار
مزید قریب ہوا ہانی پیچھے ہٹی ہٹتے ہانی بیڈ پہ گر ٹی

زوار تم نا مجھے بالکل اچھے نہیں لگ رہے ایسا کرتے ہوئے "ہانی کی جان پہ بنی ہوئی
تھی اس لیے مسمنائی

جاناں میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ایسا کرتے ہوئے میں اچھا بالکل نہ لگوں "زوار آنکھ دباتا ہوا اس پہ جھکا

ڈارلنگ لیکن پری تو کل آنٹی سے مل رہی تھی "ہانی حیران ہو کے بولی

افوہ گریٹا کسی خاص مقصد کیلئے ملواتی ہوں نا "چاہچی نے آنکھ دبائی

پری اور ہانی نے حیرت سے چاچی کو دیکھا

کو نسا مقصد ".....ہانی کے کان کھڑے ہوئے

ارے بابا پری بیٹی فرزانہ کو اپنے سانول کیلئے پسند ہے نا "چاچی کی بات نے دونوں کے رنگ اڑائے

ایک منٹ ڈارلنگ میں پری کو اپنی دوست سے ملوا کے لائی "ہانی کہتے ہی پری کا ہاتھ پکڑ کے بھاگی

چاچی منہ کھول کے ہانی کو دیکھنے لگی

پریام تم پاگل ہو گئی ہو سب سے ہنس ہنس کے مل رہی ہو "ہانی کچھ دور جا کے پری پر بھڑکی

تو کیا رو رو کے ملوں "پری مسکرائی

افوہ ساری گاؤں کی عورتیں تمہیں نا بہو کی نظر سے دیکھ رہی ہیں "ہانی نے سر پیٹا

پر میں تو اماں جان کی بہو ہوں "پری کی خوشی دیدنی تھی

تو بھابھی صاحبہ یہ بات جا کے اماں جان کو بھی بتا دو "ہانی کو تو غصہ ہی چڑھ گیا تھا
مطلب اس کی بھابھی کو کوئی اور بہو کی نظر سے دیکھ رہا ہے

پر میر نے بتایا ہے کہ فی الحال اماں جان کو نہیں بتانا "پری پریشان ہوئی

چلو بھائیو کی کوئی بات تو مانتی ہو "ہانی نے نے پری کو چھیڑا

پری شرما کر کوئی جواب دینے ہی والی تھی جب سونیا ان کے پاس پہنچی

ہیلو بھابھی "..... سونی نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا

دونوں کے رنگ ایک منٹ کیلئے فق ہوئے کیونکہ وہ دونوں پریشان ہوئی کہ اس کو کیسے

پتہ چلا

ہانی نے جلدی سے خود کو سنبھالا اور تیوری چڑھائی

کون بھا بھی "..... ہانی تیکھے انداز سے بولی اور پیام کو اپنے پیچھے چھپایا

کون بھا بھی "..... ہانی تو سونیا کی گم صم حالت دیکھ کر مزید تپی

کون بھا بھی "..... اس کا کیا مطلب ہے "سونی پریشان ہوئی

سونی بھی حیرت سے ہانی کاری ایکشن دیکھ رہی تھی

اور پریم اس سچویشن کو بہت مزے سے انجوائے کر رہی تھی

کیا تمہارا بھائی زوار کا بھی دوست ہے میرے بھائی کی طرح "ہانی نے صورت حال کو سمجھا

کیسی باتیں کر رہی ہو بھابھی..... زوار آفندی ہی تو میرا بھائی ہے "سونی اس کی بے
خبری پہ مسکرائی

پریم اور ہانی کو ایکدم شاک لگا مطلب کالج میں ہانی جس کو دیکھنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ
اب عمر بھر کیلئے اس کی نند بن چکی چچ افسوس صد افسوس

پریم ہانی کی حالت سوچتے ہی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئی تھی

جب منہ پھاڑ کے ہنسوگی تو چڑیل ہی لگوگی "ہانی جل کے بولی

میں جیسے مرضی ہنس لوں چھر بھی میں یری ہوں "یری گول گول گھومی

ہانی اور سونی دونوں اس کی بات پہ مسکرائی

سونیا ویسے تمہارے بھائی کو کیا کیا پسند ہے تاکہ مجھے مستقبل میں آسانی ہو "ہانی نے
شرمانے کی ناکام ایکٹنگ کی

ویسے سونیا کا اپنا نند والا شک اپنی جگہ پہ موجود

بھائی بندر ".....سونی کی حیرت بھری آواز ابھری

ارے سونیا نہیں بندر نہیں زوار بھائی کہا ہے ہانی نے "پری نے جلدی سے بات بنائی
مگر غلط ہی بنائی

استغفر اللہ پری میں کیوں زوار بھائی کہنے لگی وہ میرے سیاں ہیں بھائی ہوں گے تمہارے
ہانی نے دہل کر پری کو ہاتھ مارا "

ہاں ہاں میں نے اپنے لیے زوار بھائی کہا تمہارے زوار بھائی تھوڑی کہا ہے "پری پریشان ہوئی

پری..... پھر میرے زوار بھائی کیوں کہہ رہی ہو "ہانی روہانسی ہو کر بولی

یار تم خود ہی زوار بھائی کہہ رہی ہو "پری نے دہائی دیتی آواز میں جواب دیا

اس سے پہلے کہ سونی ان دونوں کی باتوں سے پاگل ہوتی اسے نور اپنے ساتھ لے گئی

پریام.....میرے ساتھ دھوکا ہوا ہے "سونی کے جانے کے بعد ہانی پری کی طرف
 مڑی

کیسا دھوکا اللہ معاف کرے "پری بیچاری خوفزدہ ہوئی

مجھے نکاح سے پہلے بتایا ہی نہیں کہ میری نند کون ہے "ہانی نے سر پر ہاتھ رکھا

پری نے غصے سے ہانی کو گھورا وہ اپنی ایکٹنگ کرتے ہوئے پری کا دل دہلا دیا کرتی ہے

ہاں جیسے تمہیں یہ تو پتہ تھا کہ تمہارا نکاح کس سے ہو رہا ہے " اس نے منہ بنایا

پری تمہارا یہ پوائنٹ بھی ویلڈ ہے ہے مگر دلہا تو من پسند نکلا مگر نند نے تو سارا چارم ہی خراب کر دیا "ہانی نے مسکراتے ہوئے آنکھ دبائی

ہانی ".....پری نے اسے گھورا

اچھا اچھا نند نے چارم بڑھا دیا ہے مجھے جھٹکا دے کر... اب خوش "ہانی نے منہ بنایا

ہاہا ہا جی جی ویسے سونیا پیاری ہے "پری نے تعریف کی

مگر میرا زوار زیادہ پیارا ہے "ہانی نے لگتا آج شرمانے کے ریکارڈ توڑنے تھے

ہانی میں اندر جا رہی ہوں آپنی رومیہ اور آپنی ثمامہ کے پاس تم یہ اپنا شرمنا جا رہی رکھو اور اپنے زوار کی تعریف جا رہی رکھو "پری چڑتے ہوئے بول کر اندر کی طرف بڑھی

یار اب ایک دن کی نکاح شدہ لڑکی شرمائے گی نہیں تو اور کیا کرے گی اور ویسے میرا زوار
سب سے زیادہ پیارا

ہے "ہانی پیچھے آہستہ سے چینی

ارے کوئی ہماری ہانا حیدر نہیں ہانا زوار کو بتائے کہ لڑکے پیارے نہیں ہینڈسم ہوتے ہیں ہاٹ ہوتے کول ہوتے اور فلاں فلاں ہوتے کیونکہ اس سے زیادہ مجھے خود بھی نہیں

پتہ کیا ہوتے اس لیے اگر آپکو پتہ ہے تو پلیز ہانا حیدر مطلب ہانا زوار کو زرا سائیڈ پہ لے جا کے بتا دیں

آ تجھے ان بانہوں میں بھر کے
اور بھی کر لوں میں قریب

پری مسکراتی ہوئی دلہنوں کے روم کی طرف جا رہی تھی جب ایک روم کا دروازہ کھلا اور میر
نے بازو سے پکڑ کر اندر کی جانب کھینچا

میر کب سے پری کو اکیلے دیکھنے کی خواہش کر رہا تھا جب موقع ملا تو سب کام چھوڑ کے
اس کے پیچھے بھاگا ارے بھئی داد ہے نا ایسی خبریں میر کو دینے کیلئے

کلک..... کون ہے مم..... میں شور مچا دوں گی چیچ..... چھوڑو مجھے "پری کسی
مرد کی گرفت کو پہچان کر خوفزدہ ہوئی

اپنے نزدیک کسی کی سانسوں کی تپش آتے دیکھ کر پری نے چیخ ماری چاہی تو میر نے
جلدی سے اس کے منہ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھا اور ساتھ ہی پیچھے لائٹس کے بٹن پش کیے
ورنہ اس کی بیوی تو چیخ مار کے سب کو بلانے والی تھی

لائٹس آن ہونے پر پریم نے آنکھیں چندھیا کر سامنے دیکھا تو میر کو گھورتے پا کر آنکھوں
کی پتلیاں اپنی جگہ پر آئی

پریم تمہیں میری خوشبو سے پتہ نہیں چلا کہ یہ میں
ہوں میر سالار حیدر "میر نے دانت پیسے

میر یہ کوئی فلمی سچویشن تھی جس میں , میں آپ کی خوشبو سے آپ کو پہچان لیتی میں
ویسے ہی اندھیرے سے ڈرتی ہوں اور کمرے میں کسی اور کو سوچ کر خوفزدہ ہو گئی اور
میری سینسز خاک کام کرتی اور آپ کہتے ہیں کہ میں خوشبو سے پہچان لیتی "پری نے
ناک سکڑ کر غصے سے میر کو سنائی

اوہ یہ میں نے سوچا ہی نہیں "میر اپنی ہی بات پر کھسیا کر بالوں میں ہاتھ پھیرنے
لگا

آپ نا غصے میں بالکل نہیں سوچتے "پری نے منہ بسوڑا

میں غصے میں نہیں سوچتا مگر تم بھی تو میری بات آرام سے نہیں مانتی "میر نے پری کا
ناک دبایا

کیا بات نہیں مانی آپ کی "آنکھوں کو بڑا کر کے پوچھا

میں نے کل منع کیا تھا نا کہ بالوں کو کھلا نہیں چھوڑنا اور لپ اسٹک نہیں لگانی "میر نے اس کے نرم بالوں کو ہاتھ سے چھوا

اففف میر شادی میں ناسب ایسے ہی تیاری کرتے ہیں مجھے چاچی نے بتایا ہے اب آپ بتائیں کہ شادی میں تیار نہیں ہوں گی تو کب ہوں گی "پری نے معصومیت سے میر کا بازو پکڑ کے ہلایا

بیوی اب اس طرح پیار سے بات کرو گی تو کون بتا پائے گا اور یہ چاچی صاحبہ میری)
(بیوی کو چالاک بنا کے چھوڑیں گی

بیوی تم میری مونچھوں کے پیچھے ہو چلو کیا یاد کرو گی کیسا سخی شوہر ملا ہے "میر اس کی بات پہ مسکرایا اور اپنی مونچھوں کو تاؤ دے کر پیچھے کیا

اب آنکھیں بھی بند کریں "پری مسکرائی

میر نے پہلے آنکھیں نکالی مگر بیوی کی معصوم صورت دیکھ کے بند کر لی

پری نے پہلے آہستہ سے دروازے پہ ہاتھ رکھا اور پھر اس کی گال پہ چھوٹی سی کس کر کے ہنستے ہوئے بھاگ کر باہر نکلی

میر نے حیران ہو کر اپنی معصوم بیوی کی چالاکي کو سوچا اور پھر دانت پیسے

بدلہ بعد میں لینے کا سوچ کر میر بھی باہر نکلا

مگر سامنے کا منظر آنکھوں میں چنگاڑیاں بھر گیا کیونکہ سانول مسکرا مسکرا کر پری کو دیکھ رہا تھا اور پری بیچاری حیرت سے اس اجنبی کو اپنی طرف مسکراتا دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی

پریام تم گڑیا کے پاس جاؤ اور سانول تم زرا میرے ساتھ آؤ کچھ بتانا ہے "میر نے غصے کو کنٹرول کر کے پہلے پریام کو منظر سے غائب کیا اور پھر سانول کی درگت بنانے کیلئے اس کو اپنے ساتھ لے گیا

ارے بابا وہ میرے سالار حیدر کی بیوی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا یہ کوئی چھوٹی بات تھی کیا۔

باہر جاتے ہوئے میر نے سانول کے گرد بازو لپیٹا اور سختی سے اس کی گردن کو قریب کھینچا

سانول تمہیں یاد ہے بچپن کے وہ دن جب میں تمہیں چھوٹی سی غلطی پر درخت سے الٹا لٹکا دیتا تھا "میر نے آرام سے بات شروع کی

میر بھائی وہ دن کیسے بھول سکتے ہیں آپ کے غصے سے تو ہم سب ڈرتے تھے "سانول نے قہقہہ لگایا پر میر کی گھورتی نظروں سے پریشان ہو کے دانت اندر کیے

سانول وہ درخت ابھی بھی گاؤں میں موجود ہیں اور میں تمہیں الٹا لٹکانے میں بالکل دیر نہیں کروں گا "میر نے دانت پیسے

لیکن میر بھائی اب تو میں نے کوئی غلطی ہی نہیں کی "سانول پھیکا سا مسکرایا

میرے یار تم اب کی بار معمولی غلطی نہیں کر رہے اس لیے زرا سنبھل کے "میر نے
بالوں میں ہاتھ پھیرا

کونسی غلطی ".... سانول پریشان ہوا

میر نے گلا کھنکار کر اس کی طرف دیکھا

پریام کو عزت کی نگاہ سے دیکھو وہ بھا بھی ہے تمہاری..... اب دوبارہ سے مسکرا کر
دیکھنے کی غلطی مت کرنا "میر نے دھماکہ کر کے سانول کے دل کو ٹکروں میں بانٹ دیا

بھا بھی..... لیکن آئی تو ".... سانول کی مری ہوئی آواز نکلی

جو میں نے کہا ہے وہ زیادہ امپورٹنٹ ہے یا "..... میر نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے بات کو ادھورا چھوڑا

آپ کی بات مگر پریم بھابھی تو آپ سے کافی چھوٹی ہیں "سانول تو اب مری مری آواز میں ہی بول رہا تھا

تمہارا مطلب میں بڑھا ہو چکا ہوں "میر کی گھورنے والی عادت

نہیں میرا مطلب تھا کہ آنٹی بتا رہی تھی کہ پریم بھابھی کو حویلی کی بہو بناتے مگر ایج ڈیفینس کی وجہ سے "..... سانول میر کے غصے کی وجہ سے بات پوری ہی نہیں کر پا رہا تھا

تمہیں پتہ چل گیا ہے نا اب زرا احتیاط سے.... اور یہ بات کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے اب میری نظروں سے دور ہو جاؤ "میر نے بامشکل غصے کو ضبط کیا

سانول بیچارا جی بھائی کہتا ہے وہاں سے بھاگا

مجھے میرے گھر والے بوڑھا بنا کے چھوڑیں گے سب کو ایک ہی بات بتانے میں مصروف ہیں ایج ڈیفرنس چچ چچ

اگر میں یہ بتا دوں کہ پریم آپ کی بہو ہے تو سب سے پہلے ان لوگوں کی بات یہی ہونی باہ ایج ڈیفرنس بھی نہیں دیکھا "میر برڑاتا ہوا خود بھی باہر کی جانب بڑھا

ولیمہ ہو چکا تھا اور کچھ مہمان اپنے اپنے گھروں کو جا چکے تھے اور جو باقی تھے وہ بھی جانے کی تیاری میں لگے ہوئے تھے

ہانی کو بس ایک غم کھائے جا رہا تھا کہ زوار اس سے مل کے نہیں گیا پریم بیچاری کب سے کان بند کر کے اس کی بک بک سنے جا رہی تھی

ہانی یار جب ہم شہر جائیں گے تو زوار بھائی تم سے مل لیں گے اور ویسے بھی ہر وقت تو وہ میرے ساتھ گھر آ جاتے ہیں "پری چڑ کے بولی کیونکہ وہ ہانی کی بکواس سے تنگ آ چکی تھی

آہ پریم!!!!!! تمہارا مطلب میرا شوہر ہر وقت تمہارے شوہر کے گھر آ جاتا ہے "ہانی کی صدمے سے بھرپور افسوسناک آواز نکلی (ایکٹنگ)

دی

ویسے پری ایک بات ہے تمہیں میرے شوہر کی تعریف تو بالکل پسند ہی نہیں ہے "ہانی
واش روم میں گھسنے سے پہلے پری کو چھیرنا نہیں بھولی

ہااااا نی تم سے اللہ پوچھے گا "پری چیخ کر بولی

اندر سے ہانی کے قہقہے گونجے

اللہ معاف کرے نکاح کے بعد سے ہانی کے قہقہے ہی گونجنے لگے ہیں عمر بھر کیلئے من
پسند ساتھی کا مل جانا شاید ہر لڑکی کو ایسے ہی قہقہے لگانے پہ مجبور کر دیتا ہے

بابا سائیں نے بے اختیاری میں کھانس کر راز کو اندر دفن کیا ورنہ اگر کھانسی نہ آتی تو راز نے باہر آجانا تھا

شبانہ پوری شادی میں عورتوں کی بس ایک ہی بات تھی کہ سب سے بڑے بیٹے کو چھوڑ
کے چھوٹوں کی شادی کیوں کر رہے ہو "اماں جان کو بھی اپنا من پسند ٹاپک مل گیا

ارے تو بتا دینا تھا کہ نکاح کر دیا ہے بس بہو کی پڑھائی ختم ہوتے ہی رخصتی کر لیں گے "بابا سائیں ان کی ایک ہی موضوع پر بات کرتے دیکھ کر چڑے

دونوں خواتین نے دل پر ہاتھ رکھا چاچا سائیں صرف مسکرائے

کس سے نکاح کر لیا ہے کہیں میرپت نے سچ مچ تو کسی سے نکاح نہیں کر لیا اور ہمیں بتایا ہی نہیں "اماں جان تو مرنے والی ہوئی

ارے بابا میں نے ایسے ہی بات بنائی ہے آپ کو بتانے کے لیے "بابا سائیں تو اماں جان کی حالت دیکھ کے ہی کھسیا سے گئے

(میرپت تیرا بیڑہ پار لگاتے لگاتے کسی دن میری بیگم نے مجھے پار لگا دینا ہے)

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 1057
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/923061756508)

"استغفر اللہ میرا بیٹا کیوں دو تین سے شادی کرنے لگا میں نے بھی مثال ہی دی ہے
اماں جان کو بابا سائیں کی بات پر جھٹکا ہی لگا تھا

آج تو آپ دونوں میاں بیوی مثالیں ہی دیے جا رہے ہو "چاچی نے ہلکا سا قمقہ لگایا

ارے بھئی میر کی بات ہو اور مثال نہ دی جائے ایسا ہو سکتا ہے "چاچا سائیں چائے ختم کر کے کھڑے ہوئے

میں زرا زمینوں کا چکر لگانے جا رہا ہوں "چاچا سائیں بات کرتے ہی اپنی گاڑی کی جانب بڑھے

بس اب دو تین دن تک میں میرا رشتہ دیکھنے جاؤں گی یہ پکی بات ہے "اماں جان نے فیصلہ کن انداز میں کہا

جیسا آپ مرضی کریں مجھے بس دور رکھیں میں بھی زرا نواز کے ساتھ زمینوں پہ جاؤں "بابا سائیں میرے رشتے کی بات سن کے جلدی سے اپنی جگہ سے کھسکے اور بہانے سے رفقہ چکر ہوئے

بیچھے وہ دونوں خواتین اب شدو مد سے میرے کیلیے لڑکی کا انتخاب کرنے میں مصروف ہو گئیں جیسے اس کام سے زیادہ کوئی اور ضروری کام ہی نہیں ہے

صاحب جی "داد کی گھرائی ہوئی آواز سیل فون سے گونجی اور میرے کو بے چین کر گئی

کیا ہوا داد سب خیریت ہے "میر بے ساختہ کرسی پر سیدھا ہو کے بیٹھا

صاحب وہ پریم بی بی ایک گھنٹے سے غائب ہے اور ڈھونڈ کے نہیں ملی پتہ نہیں کہاں چلی گئی "داد کی آواز میں بے بسی اور خوف دونوں تھا

کیا....." میر کی چخ آفس میں گونجی

پریام ایک گھنٹے سے غائب ہے اور تم مجھے اب بتا رہے ہو پہلے ہی منٹ کال کیوں نہیں کی تم داد کسی کام کے نہیں بلکہ کوئی بھی کام کا نہیں ہے "میر آفس سے باہر نکلتے ہوئے میر پر دھاڑا

صاحب جی مجھے لگا ادھر ہی کہیں ہونی ہے "داد بے چین ہوا

داد میرے گاؤں میں پہنچنے سے پہلے پیام مل جانی چاہیے ورنہ کسی ایک کو بھی نہیں
چھوڑوں گا تم لوگوں سے حفاظت ہی نہیں ہو سکتی "میرے چچ کرکال کاٹ گیا اور جلدی
سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی کو ہوا میں اڑایا

میر کی ساری تھکن کہیں دور جا سوئی تھی اور اب بس بے چینی اور خوف تھا جو دل کو
جکڑے جا رہا تھا

آہ پیام میں تمہیں اکیلا کیوں چھوڑ آیا جب پتہ بھی ہے میرے علاوہ کوئی تمہاری حفاظت
نہیں کر سکتا "میر نے غصے سے سپیڈ بڑھائی

اسے جلد سے جلد گاؤں پہنچنا تھا

میر تیز رفتاری سے گاڑی چلاتے ہوئے بہت ہی کم وقت میں حویلی پہنچا تھا اس کا دل بھی گاڑی کی سپیڈ کے ساتھ تیز تیز دھڑک رہا تھا

تویلی کے سامنے گاڑی کھڑی کر کے میرے بھاگتا ہوا تویلی میں داخل ہوا

سب لوگ سوائے بابا سائیں اور چاچا سائیں کے باہر ہی پریشانی سے ٹھل رہے تھے داد کسی کو کال کرنے میں مصروف تھا جب میر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر جلدی سے کال بند کر دی

رہوں تم جانتے ہونا اس کے نام نہاد اپنے بھی اپنے نہیں ہیں تو پھر تم نے میری
بیوی کو اکیلا کیوں چھوڑا "میر نے غصے سے داد کا گریبان پکڑا

داد نے شرمندگی سے سر جھکا دیا

باقی سب تو میر کی بات پہ ششدر تھے سوائے ہانا کے

اماں جان اور چاچی نے منہ پر ہاتھ رکھا

رومیہ اور ثمامہ نے بے یقینی سے ہانی کی طرف دیکھا اور اس نے شرمندگی سے نظریں
جھکائی

بھائیو ".....ہانی کے ہونٹ بے آواز ہلے جسے میر نے سرے سے نظر انداز کیا
اور باہر کی طرف بڑھا

”حق قطمیر پت“..... اماں جان کی مردہ سی آواز نکلی

سوری اماں جان میں آپ کو بتا نہیں سکا مگر پریم میری بیوی ہے میں نے اس سے چھ مہینے پہلے نکاح کر لیا تھا "میر شکستہ سی چال چلتا ہوا اماں جان کے پاس آیا

تمہارے بابا سائیں نے مجھے بتایا تھا کہ میرے نکاح کر لیا ہے اور میں..... میں ان سے لڑ پڑی کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرا بیٹا لاکھوں کڑوروں میں ایک ہے اور وہ اپنی اماں جان کو بتائے بغیر نکاح کر ہی نہیں سکتا میں نے تمہارے بابا سائیں کو برا بھی کہا

کیونکہ میرے لیے میرا پت تو بالکل پرفیکٹ ہے وہ ایسے کیسے کسی سے بھی نکاح کر سکتا ہے "اماں جان کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور پھر پورے چہرے کو بھگو کے رکھ گئے

میرا ان کے آنسو دیکھ کر تڑپا اور جلدی سے صاف کرنے کیلئے آگے بڑھا جب اماں جان نے ہاتھ کے اشارے سے دور رہنے کیلئے کہا

شبانہ دیکھو نا میرا بیٹا مجھے تنہا کر گیا میں جب جب فخر سے اپنا بیٹا اپنا بیٹا کہتی تھی اور اس کی شادی کا کہتی تھی اور اس کے بچوں سے کھیلنے کیلئے کہتی تھی اس نے ایک بار بھی نہیں بتایا کہ اماں جان میں شادی شدہ ہوں یہ میرا مزاق سمجھتا ہو گا کہتا ہونا ماں تو پاگل ہے اس کو کیا پتہ کہ میں شادی شدہ ہوں "اماں جان چاچی کے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے روئی

اماں جان "..... میرے دل میں تیر سے چھ

جاؤ میر سالار حیدر میں سمجھوں گی کہ میں نے کوئی بیٹا ہی نہیں پیدا کیا "اماں جان نے سختی سے کہا

سب کے منہ ایک ساتھ کھلے ہانی ہچکلی لے کر اندر بھاگی

اماں جان میں آپ کو ".....میر بھاگ کر اماں جان کے پاس آیا

"شبانہ کہہ دو اس کو کہ میں پہلے بھی اس کے بغیر زندہ رہی ہوں اب بھی رہ لوں گی
اماں جان بغیر میر کی طرف دیکھے اندر چلی گئیں

میر شکستہ قدموں سے باہر کی جانب بڑھا داد بھاگ کر میر کے پیچھے گیا وہ چاہ کر اس کا
ساتھ نہیں چھوڑ سکتا

تویلی میں ایک دم سناٹا چھا گیا تھا

یہ درد کا سلسلہ بھی تمام ہوا

پریام اور ہانی نور کے ساتھ گاؤں دیکھنے کیلئے پرجوش سی تویلی سے باہر نکلیں ان کے پیچھے پیچھے داد بھی آ رہا تھا

وہ تینوں خاص کر پری بہت ہی خوشی سے ایک ایک چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی جب داد کو بابا سائیں نے کال کر کے اپنے پاس کسی کام کیلئے اپنے پاس بلا لیا

داد کو پتہ تھا کہ وہ اپنے ہی گاؤں کو دیکھ رہی ہیں اس لیے تھوڑی سی ہچکچاہٹ کے بعد ان کو بتا کر وہاں سے چلا گیا

وہ کچھ ہی دیر میں ٹیوب ویل کے پاس پہنچ گئی ہانی تو سائیڈ پہ چڑھ کے بیٹھ گئی اور نور تھوڑے پاس ہی گاؤں کی عورتوں سے بات کرنے لگی

پریام تھوڑی دیر تو پانی سے کھیلتی رہی جب سامنے ہی ہرے بھرے باغ دیکھے تو ہانا کو بتا کر ان کی طرف بڑھ گئی

ہانی اس کے ساتھ جا نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ زوار سے میسج پہ بات کر رہی تھی اس لیے پریام کو اکیلے جانے دیا

پریام خوشی خوشی باغ کو دیکھتی بہت دور نکل آئی آگے نہر کو دیکھ کر اور اس میں بچوں کو
بے فکری سے نہاتے دیکھ کر وہ بھی پاؤں ڈال کر ادھر بیٹھ گئی

تھوڑی دیر بعد ہی جب ٹائم کا احساس ہوا تو پانی سے پاؤں نکال کر پیچھے جانے لگی

مگر سامنے ہی دو چار آوارہ کتوں کو ایک ساتھ دیکھ کر اس کی جان نکل گئی وہ ان سے ڈر
کر بھاگی کتے بھی اس کو ڈرتے دیکھ کر بھونکتے ہوئے اس کی جانب آئے

پریام روڈ کو دیکھے بغیر ہی بھاگ کر کراس کرنے لگی جب دوسری طرف سے تیزی سے
آتی گاڑی نے اس کو ٹکر ماری

پریام ہوا میں لہراتے ہوئے سڑک کے پار جا کے گری

داد تم لوگوں نے پریم کو آخری بار کہاں دیکھا تھا "داد جیسے ہی گاڑی میں بیٹھا میری سرد آواز گونجی

صاحب گریا کہہ رہی ہے کہ وہ ہمارے باغ دیکھنے گئی تھی اور پھر ایک گھنٹے کے بعد بھی واپس نہیں آئی تو گریا نے بڑے صاحب اور مجھے فون کر دیا تب سے ہم سب ڈھونڈ رہے ہیں مگر بی بی صاحبہ کہیں نہیں ملی "داد نے شرمندگی سے سب بتا دیا

کسی سے پوچھا ہے یا کسی کو بتایا ہے "میر نے پریشانی سے گاڑی آگے بڑھائی

نہیں بڑے صاحب نے کہا ہے کہ وہ خود ہی ڈھونڈ لیں گے اس لیے ابھی تک پولیس کو نہیں بتایا "داد نے بابا سائیں کا حکم بتایا

داد اپنے صاحب کا اشارہ سمجھ کے آفان خان پر صرف افسوس ہی کر سکا

میر آگے بڑھ ہی رہا تھا جب سڑک کے کنارے پر لگے خون کو دیکھ کر افسوس ہی کر سکا
کیونکہ یہاں چار سڑکوں کے ملنے کی وجہ سے حادثات ہو جاتے تھے

میر اور داد تھوڑی دور جا کے بچوں کے ٹولے کے پاس رکے اور ان میں سے ایک بارہ
سالہ بچے کو بلا کے سیل فون سے تصویر دکھا کے پیام کے بارے میں پوچھا

ارے صاحب یہ تو وہ ہی خوبصورت بی بی ہیں جن کی دوپہر میں گاڑی کے ساتھ ٹکڑ ہوئی
تھی "بچہ تصویر دیکھتے ہی پیام کو پہچان گیا تھا

میر کے دماغ میں دھماکے ہوئے اور وہ بھاگ کر خون والی جگہ پہ پہنچا

داد نے اس بچے سے آگے کے سوالات جوابات کر کے میرے پاس پہنچا

صاحب بچہ کہہ رہا ہے کہ گاڑی والا بی بی صاحبہ کو گاؤں کے ہاسپٹل کی طرف لے گیا تھا
داد نے میرے کو آ کے بتایا "

میرے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر بھاگ کر گاڑی میں بیٹھا داد بھی میرے پیچھے پیچھے بھاگا

میرے ہوا سے باتیں کرتا ہوا پانچ منٹ سے بھی پہلے ہاسپٹل میں پہنچا

ڈاکٹر نے جب میرے کو ہاسپٹل میں دیکھا تو پریشانی سے میرے طرف بڑھا

"کیا ہوا میرے صاحب کو یہی میں سب خیریت ہے

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 1078
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/923061756508)

داد بھاگ کر فون نمبر لے آیا اور سیل فون پر کال کر دی

میر اور وہ دل میں دعا کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے

صد شکر کہ تیسری بیل کے بعد کال پک کر لی گئی

سلام دعا کے بعد داد نے مطلب کی بات پوچھی اور ہاسپٹل کا نام پتہ چلتے ہی داد نے
کال بند کی اور میر کو نام بتایا

داد دعا کرو تمہاری بی بی ٹھیک ہو "میر گاڑی کو بھگاتے ہوئے داد سے افسردہ سا بولا

اللہ اللہ میری کوئی ویلیو ہی نہیں ہے اس گھر میں "بچے نے منہ بسورا اور سیم ٹو سیم میر
کا فقرہ بولا جو اکثر ہی پریم سے بولتا رہتا ہے

جاناں ".....بچہ اپنی ہی شرارت پر کھلکھلایا

کیاں تم آج بچ جاؤ میرے ہاتھوں سے "پری پیرٹچ کر اس کی طرف بڑھی

آپ کے ہاتھوں سے ویسے بھی کوئی نہیں بچ سکتا "بچہ منہ بنا کر کہتے ہی وہاں سے
بھاگ گیا

او مائی گاڈ کیا کروں میں اس بچے کا ناک میں دم کر کے رکھا ہوا ہے اور ایک اس کا باپ ہے مجال ہے جو بچے کو ایک بار بھی سمجھائے الٹا اسی کا ساتھ دیتا ہے اللہ میں کیا کروں پری کرسی پر بیٹھتے ہوئے گہرے سانس لے کر "

بولی

کیا ہوا جاناں کیوں صبح صبح چلا رہی ہو "میر اپنی نیند خراب ہونے پر آنکھیں مسلتا ہوا پری کے پاس آیا

مجھے چلانے کو شوق جو ہے اس لیے چلا رہی ہوں "پری نے کیان کا غصہ میر پر نکالا

"آہ یہ بات بھی ویسے ٹھیک کہی ہے تم نے... اپنے بارے میں ہر کوئی سچ ہی بولتا ہے میر اس کو کرسی سے کھڑا کر کے خود بیٹھا اور پھر اس کو کھینچ کر اپنی گود میں بٹھایا

رکڑا

آنکھوں میں افسوس بھر کے ماں کو دیکھنے لگا جیسے اس بیچاری سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہو

پری بیچاری شرم کے مارے سٹپٹا کر میر کی گود سے اچھل کے کھڑی ہوئی اور غصے سے شوہر کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو دیکھ لو اب اپنے شیر کے کرتوت..... مجھ سے تو نہیں سنبھالا جا رہا تمہارا شیر اب خود ہی سنبھالو

میر نے مسکراہٹ دبا کر اپنا سر کھجایا (عادت (جب کوئی بات نہ بن سکے تو سر کھجایا

پریام میر کو سر کھجاتے دیکھ کر پیر پٹختے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی

میر ".....کیاں اپنی ماں کی طرح معصومیت سے بولتا ہوا باپ کے پاس آیا

کیا بات ہے میرے شیر "میر نے مسکرا کر کیاں کو ہوا میں اچھالا

جاناں سے جب کوئی بات نہیں نا بنتی تو وہ پیروں کو مار کر چلی جاتی ہیں "کیاں منہ پر ہاتھ رکھ کے ہنسا

اہوں ہوں..... بری بات شیر ماما کے بارے میں ایسے بات نہیں کرتے "میر با مشکل سنجیدہ ہوا ورنہ کیاں اس کو اب زرا کم ہی غصہ ہونے دیتا تھا میر جیسے ہی غصے سے بات کرنے لگتا تھا کیاں بھاگ کر سامنے آجاتا اور سینہ ٹھوک کر کہتا ہے کہ آجاؤ میر کے شیر سے لڑو اور بیچارے میر کو غصہ ٹھنڈا کرنا ہی پڑتا ہے شیر سے لڑ جو نہیں سکتا

چار سالہ کیاں کے سامنے میر سب کچھ بھول سکتا ہے آخر کو وہ لندن جیسے شہر میں ماں باپ کے جینے کی وجہ

کیان کی پیدائش کے بعد ایک سال تک تو پریم کو بہت مسئلہ ہوا تھا وہ کیان کے رونے پر خود بھی رونے لگ جاتی تھی اور پھر کیان چاہے رو کر خاموش ہو جاتا تھا مگر پھر پری کا سپکیر بند نہیں ہوتا تھا اور اس کے بعد وہ میر سے ناراض ہو جاتی تھی تب میر بیچارا پوری پوری رات کیان کو اکیلا جھیلتا تھا اور کیان کی ماما بڑے مزے سے اپنی نیند پوری کرتی تھی

میر کے شیر کو صرف میر ہی قابو کر سکتا ہے باقی میر کی جاناں میں اتنی ہمت نہیں ہے
کہ وہ شیر کو کچھ کہہ بھی دے

(کیان نے خوبصورتی ماں اور باپ دونوں سے لی ہے مگر ذہانت صرف باپ سے لی ہے
اگر ماں سے لیتا تو پھر اللہ حافظ ہی ہوتا \$ اس لیے وہ عام بچوں سے زیادہ تیز ترار ہے اور
بہت ہی کم وقت میں ہر چیز پک کر لیتا ہے جیسے وہ اپنی ماما کی طرح باپ کو میر ہی بلاتا
ہے کیونکہ بقول اس کے پری نے تو کبھی میر کو پایا نہیں بلایا تو وہ کیوں بلائے اور اسی
طرح پریم کو پری اور جاناں ہی بلانا بیکوز پایا بھی تو پری اور جاناں ہی بلاتے ہیں کیان کی
منطق کو وہ خود ہی سمجھ سکتا ہے باقی ہمارے بس میں تو شاید یہ نا ممکن ہے

ویسے اپنے ٹاؤن میں اگر میر ایشین ہنک ہے تو اس کا بیٹا بھی باپ کی کاپی کر کے
ایشین ہنک بن چکا ہے کیونکہ کیان کو میر کی ہی کاپی کرنی ہوتی ہے چاہے وہ پھر
ڈریسنگ میں چال میں ہو یا پھر پیار کرنے کے معاملے میں ہو یو نو ایچ اینڈ ایوری تھنگ

افوہ میر میں نے تو پری کے بارے میں بات کی ہے ماما کی تو نہیں کی "کیاں نے چالاکی سے آنکھیں گھمائی

چلو پھر پری کو مناتے ہیں صبح صبح ہی ناراض کر دیا ہے "میر اس کی چالاکی پہ مسکراتے ہوئے کچن کی جانب بڑھا

بٹ مناتے ہوئے کس میں کروں گا آپ ہمیشہ چیئنگ کر کے جاناں کو کس کر لیتے ہیں
وہ مان جاتی ہیں اور میرا کس والا سین مس ہو جاتا ہے "اکیان نے منہ بنایا

او میرے شیر آج جس کو موقع ملا وہی کر لے گا آج نو چیٹنگ اوکے "میر بیچارا شرمندہ ہوا
کیاں منہ پھاڑ کے ہی بات کرتا ہے

اوکے دن لیٹس گو "کیان کو میر کا آئیڈیا تھوڑا سا پسند آگیا اس لیے وہ پرجوش ہوا

ارے بھئی دونوں کی پری میں جان بستی ہے اگر پری میر کیلئے جاناں ہے تو کیان کیلئے وہ
جان سے بھی بڑھ کے
ہے

جان عذاب میں کر کے رکھ دی ہے آپکے لاڈلوں نے مجال ہے جو ایک منٹ کیلئے بھی
چپ کر جائیں سب کو اس گھر میں چیں چیں کی چکار سننی تھی اور اب زرا جو دو منٹ
کے لیے بھی سنبھال لیں سب کچھ میں ہی کروں اور آپ کے لاڈلوں کو بھی میں
سنبھالوں ہر وقت پیچھے پیچھے ہیں کچن میں لاؤنج میں میں واش روم میں اور اب آپ کے
اسٹڈی روم میں بھی پہنچ گئے ہیں ان کو تو بس میری آواز سننی ہوتی ہے اور پھر ایک

دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے پہنچ جاتے ہیں لاڈلے "ہانی چیتختی ہوئی زوار کے اسٹڈی روم میں داخل ہوئی اور اللہ معاف کرے بچوں سے زیادہ وہ خود بولتی ہے اس وقت بھی وہ یہی کر رہی تھی اور اس کے جڑواں بیٹی اور بیٹا اپنی مام کو گھور کے دیکھ رہے تھے جیسے ان کو بھی اپنی مام کی چچاچکھ خاص پسند نہیں آئی اس لیے اس کی بیٹی باپ کی طرح کان میں انگلی گھسا رہی تھی اور زوار بھی معصوم سی شکل بنائے یہی کچھ کیے جا رہا تھا

اب کچھ بول بھی دو یا منہ میں زبان بھی اپنے لاڈلوں کو دے دی ہے "ہانی مزید سنج پا ہوئی

پاپا بول "عارب نے ماں کی نقل کی

ہائے میں صدقے جاواں اپنے لال کے ایک تم ہی اس گھر میں میرے جینے کی وجہ ہو ہانی خوش ہوتی اپنے لال کو اٹھا چکی تھی "

(باقی تو جیسے تمہارے مرنے کی وجہ ہیں (زوار بس سوچ ہی سکا بولنے کی ہمت نہیں
تھی

میری جان تم خواہ مخواہ کیوں اپنا خون جلاتی رہتی ہو "زوار اپنا لیپ ٹاپ ایک طرف رکھ
اپنی چڑیل کی طرف
بڑھا

میں خواہ مخواہ میں نہیں جلاتی تم اور تمہاری اولاد دونوں مل کے جلاتے ہیں "ہانی چڑ
کے بولی

یارا اب تو میری اولاد ماشاء اللہ کتنی بڑی ہو چکی ہے اب کیسے جلاتی ہے "زوار نے
مسکراہٹ لبوں میں دبائی

آپ کی ان کوششوں کے دوران میری جان چلی جانی ہے سائیں "اناں جان اب کی بار کھل کے روئی

اللہ نہ کرے بیگم کیسی باتیں کر رہی ہیں "بابا سائیں تڑپ ہی اٹھے

میں بس ایک بار میرپت کو دیکھنا چاہتی ہوں سائیں آپ کو پتہ ہے نا وہ مجھ سے ناراض ہے مگر میں بھی تو ماں ہوں نا پانچ سال پہلے مجھے بھی تو غصہ آگیا تھا وہ کم از کم مجھے ہی اپنے نکاح کے بارے میں بتا دیتا نہیں اس نے تو بتانے کی قسم کھائی ہوئی تھی اور خدا نخواستہ میں کسی کے گھر اس کا رشتہ لے کے چلی جاتی اور بات پکی کر کے آجاتی اور بعد میں پتہ چلتا کہ میرا پت شادی شدہ ہے تو کتنا برا لگتا بس مجھے اسی بات پہ غصہ آگیا اور وہ اسی بات کا برا منا کے ملک ہی چھوڑ گیا "اماں جان نے روتے روتے سو بار کی بتائی ہوئی بات کو پھر سے

دہرایا

بیگم تم نے ٹھیک غصہ کیا تھا بس تھوڑا سا صبر کر لو پھر وہ نالائق آپ کے قدموں میں ہوگا "بابا سائیں نے اماں جان کے آنسو صاف کیے

آپ میرے پت کو بار بار نالائق تو نہ بولیں "اماں جان کو ابھی بھی بیٹے کے بارے میں کچھ بھی سننا منظور نہیں ہے

بابا سائیں اماں جان کی بات پہ مسکرائے

"جیسے آپ کا حکم بیگم چلیں اب آپ ریسٹ کریں پورا دن ایک ہی بات سوچتی رہتی ہیں بابا سائیں انہیں بیڈ پر لائے

بس ایک بار میرے آجائے پھر نہیں سوچوں گی "اماں جان سوتے ہوئے تھوڑا سا مسکرائی

آجائے گا انشاء اللہ "بابا سائیں نے دل میں کہا اور پھر اماں جان کے اوپر چادر ٹھیک کرنے لگے

بیٹے کی ضرورت تو ان کو بھی ہے مگر انہوں نے کبھی ظاہر نہیں کیا

اب تو حویلی کی رونق بھی جیسے روٹھ سی گئی تھی ہانا بچوں کے ساتھ آتی ہے تو تھوڑی بہت حویلی میں زندگی کا سماں معلوم ہوتا ہے ورنہ تو ایسے ہی اداسی میں لیٹی رہتی ہے بازل اور ثمامہ کو اللہ تعالیٰ نے ابھی تک اولاد سے نہیں نوازا

چاچی سائیں کبھی ادھر کے چکر لگاتی ہے کبھی بیوٹی پارلر کے، ان کی ہنسی مسکراہٹ بھی جیسے وقت نے چھین لی ہو

ڈارلنگ آتی ہے تو تھوڑی دیر کیلئے خوش ہو جاتی ہیں اس کے بعد ایسے ہی چپ چاپ
فن گزرتے رہتے ہیں

حویلی کی خوشیوں کو پانچ سال پہلے جیسے نظر سی لگ گئی تھی

بس اتنا قریب رہو
بات نہ بھی ہو تو دوری نہ لگے

.....پانچ سال پہلے

میر اور داد تیز رفتاری سے ہاسپٹل پہنچے

داد نے دوبارہ سے فون کر کے وارڈ وغیرہ پوچھ کر بھاگتے ہوئے مطلوبہ روم تک پہنچے

میر نے جب سامنے اپنے پچھلے نکالے گئے سیکرٹری ایاز کو پریم کے روم کے باہر دیکھا تو حیران سا اس کے پاس گیا اور داد کو غصیلی نظروں سے دیکھنا نہیں بھولا

سر مجھے واقعی میں نہیں پتہ تھا کہ میڈم آپ کی بیوی ہیں یہ تو ابھی داد سر کے فون کرنے پر معلوم ہوا ہے میں نے جان بوجھ کر ایکسیڈنٹ نہیں کیا بے شک آپ میڈم کے ہوش آنے پر معلوم کر لیجیئے گا "ایاز میر کو سامنے دیکھ کر گڑبڑا گیا اور جلدی جلدی سے سب بتانے لگا

میں تمہارا اپنی بیوی کو بچانے والا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا اس لیے فی الحال تم میرے سامنے سے اپنی شکل گم کر لو "میر چبھتے ہوئے لہجے میں بولا

سر آپ کے احسان سے تو میرا احسان بہت ہی کم ہے "ایاز میر کو ممنون نظروں سے دیکھ کر وہاں سے اوجھل ہو گیا

داد پہلے ہی پریم کی کنڈیشن پوچھنے کیلئے ڈاکٹرز کے پاس چلا گیا تھا

میر نے بے بسی سے شیشے کے پار اپنی جاناں کو بیڈ پر لیٹے دیکھا

وہ اپنی جاناں کے پاس اکیلا ہے اور کوئی بھی اپنا نہیں ہے جس کے ساتھ وہ اپنا غم بانٹ سکے اسی سوچ کے آتے ہی میر کی رگیں تن گئی

صاحب میں نے ڈاکٹرز سے بات کی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ بی بی صاحبہ نے کوئی سٹریس لیا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ ہوش میں نہیں آرہی ہیں "داد تیز تیز چلتا ہوا میرے پاس پہنچا اور ساری ڈیٹیل بتائی

داد تمہاری بی بی کو کیا پریشانی ہو سکتی ہے جو وہ ہوش میں ہی نہیں آنا چاہ رہی "میرے بسے سے بولا

یہ تو بی بی صاحبہ ہوش میں آنے کے بعد ہی بتا سکتی ہیں صاحبہ جی "داد بھی پریشان ہوا

دو دن بعد بھی پری کو ہوش نہیں آیا تھا اور حویلی سے بھی کسی نے رابطہ نہیں کیا تو میرے ایک دم ایک فیصلہ لیا

کر دیا ہے اور ان کو اب پریم سے گھر واپس لینا ہے چاہے وہ پھر پریم کو مار کر ہی کیوں نہ لیں بس ایکسیڈنٹ کے وقت بھی پریم کو یہی خیال تھا کہ وہ آج مر جائے گی

میر کو جب یہ پتہ چلا تو اس کا دل کیا کہ وہ سالے کو گولی سے ہی اڑا دے مگر خیر وہ اب بھی ٹانگ سے معذور تو کر ہی چکا تھا اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے

اس کے ایک مہینے بعد میر پریم کو لے کر لندن شفٹ ہو گیا اور کسی کو بھی اس کے ایڈریس کا یا کام کا پتہ نہیں چلا

آج پانچ سال بعد میر اور پریم میں پھر ٹھہنی ہوئی تھی

پریام تم نے مجھے بار بار غصہ دلانے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے "میر اب کی بار سنجیدہ ہوا

میر آپ چاہتے ہیں کہ جس طرح میں رشتوں کے ہوتے ہوئے بھی ان کے پیار کیلئے ترسی ہوں ویسے ہی میرا بیٹا بھی رشتوں کے ہوتے ہوئے بھی ان سے دور رہے تو ٹھیک ہے آپ میرے بیٹے کو بھی میری طرح جینے دیں اور آپ خوش رہیں "پریام غصے سے کہتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی

میر نے غصے سے ہاتھ کا مکہ بنا کر صوفے کو مارا

ڈیم اٹ ہر جگہ میں ہی غلط ہوں اگر تم پاکستان جانا چاہتی ہو تو میں ٹکٹ کروا دوں گا مگر میں پاکستان نہیں جاؤں گا "میر نے بڑبڑاتے ہوئے باہر کا رخ کیا

بات ہی نہیں ہوئی صبح سے
صبح ہی نہیں ہوئی صبح سے

سجنا ہانی کو گھورے جا رہی تھی اور ہانی بھی اس کی ماں ہے بغیر کوئی نوٹس لیے زوار کو اپنا
فرمائشی پروگرام بتا رہی تھی جس میں سرفہرست اس کیلئے گجرے لانا تھا اور اس کے بعد
گول گپے تھے اور ان کے بعد بچوں کی چیزیں تھی

زوار بچارا آفس میں سیل فون کان سے لگائے اپنی قسمت کو رو رہا تھا جس کی بیوی کے
فرمائشی پروگرام ہی ختم ہونے کو نہیں آتے

لو بیٹی سے بھی بات کر لو اس کا گھوڑنا ہی ختم نہیں ہو رہا ہے "ہانی نے سجنا کو گود میں
بٹھایا اور سیل فون اس کے کان سے لگایا

(جیسے تمہاری فرمائشی پروگرام تو ختم ہونے کو آ رہا ہے)

پاپا سلام لیکم "سجنا نے ماں کو چٹکی کاٹی اور پھر باپ کو سلام کیا
یہ عادت اس نے سراسر ہانی سے لی ہے

ہانی کروا گھونٹ بھر کے رہ گئی

وعلیکم السلام میری پرسنز کیا کر رہی ہے "زوار دل سے خوش ہوا

پاپا نتھنگ مام غشے شے دیکھ "..... سجنا نے ناک سکڑ کر ماں کی شکایت کی

ہائے اللہ تم دونوں کا ایک ہی کام ہے بس میرے خلاف باتیں کر لو "ہانی چیخی

سجنا منہ بنا کے ہانی کی گود سے نکلی اور کان میں انگلی ڈال کر سیل فون دوسرے کان سے لگائے ہانی کو گھور کر کا چلی گئی

بیچھے ہانی منہ کھول کر بیٹی کو دیکھ رہی تھی جو ہو بہو اپنے باپ کی طرح مام کو چڑانے مصروف رہتی ہے

مگر پھر بھی وہ ہانی کے جینے کی وجہ ہیں

ہانی سجنا کو سوچ رہی تھی جب سوچوں کا دھارا پریم اور میر بھائی کی طرف چلا گیا

اب ہانی دو گھنٹوں تک روم سے باہر نہیں نکلنے والی تھی اور یہ بات سب کو پتہ تھی اس لیے کوئی بھی اسے ڈسٹرب نہیں کرتا

پتہ نہیں یہ بے چینی کب اس کا پچھا چھوڑے گی

اور من چاہ شخص کامل جانا بھی
بڑی قسمت کی بات ہوتی ہے

"کیا ہوا اتنے خوش کیوں نظر آرہے ہو آج آفس میں کسی حسینہ کو دیکھ کے آرہے ہو کیا داد مسکراتے ہوئے جب گھر میں داخل ہوا تو سونیا کو آگ ہی لگ گئی کیونکہ اسے لگتا ہے

سونی کی بولتی داد کی قربت کی وجہ سے بند ہوئی ویسے دور ہو کے جتنا مرضی بول لیتی تھی مگر داد کی زرا سی قربت ہی اس کی جان لے لیتی ہے آخر کو داد اسے کتنی ہی دعاؤں اور کئی سال عشق کرنے کے بعد ملا اس لیے حواس چھوڑنا تو بنتا ہے سونی کا

جج.....جی ".....سونی ہکلائی

وہ آفس والی شاید شوگر زیادہ استعمال کرتی ہے اس لیے اس کی باتیں میٹھی لگتی ہیں تم بھی شوگر کا استعمال زیادہ کر دو "داد نے سارے رومینٹک موڈ کا ستیاناس مار کے جلدی سے سونی کو چھوڑا کیونکہ سونی کی اب چیخیں پورے گھر میں گونجنے والی تھی

داد ".....سوئی کو جب تک سمجھ آئی داد بھاگ کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا روم میں گھس گیا

آہ تمہیں تو میں آکر بتاتی ہوں کہ شوگر کا استعمال کرنا
ہے یا نہیں "سوئی اس سے پہلے کہ روم میں جا کر داد کا سر پھاڑتی دو سالہ امن کے
رونے کی آواز سن کے گجھرائی اور بھاگ کر صوفے کے پاس پہنچی جہاں امن کھلونوں کا
ستیاناس مار کے رونے میں مصروف ہو چکا تھا

کیا ہوا میرے پیارے شے شہزادے کو "سو فی نے امن کو جلدی سے گود میں اٹھایا اور پیار کرنے لگی

امن کو تھوڑا سا سکون ملا تو کھیلنے کیلئے ادھر ادھر نظر دوڑانے لگا پھر ماں کے بال نظر آئے کھیلنے کیلئے پرفیکٹ چیز

تو ہمارا کارٹون بغیر پیار کے ہی اس دنیا میں نظر آ رہا ہے "داد نے حیران ہونے کی
ایکٹنگ کی

داد ".....سوئی نے شرمنا کر داد کے بازو پر مکا مارا

اچھا پتہ ہے میں آج اتنا خوش خوش ہو کر گھر کیوں آیا ہوں "داد نے اب اپنی خوشی کی
وجہ بتانی چاہی

سوئی کی بھی شک والی حس پھر سے بیدار ہوئی

"اگر بتا دیں گے تو مہربانی ہوگی

"صاحب کی کال آئی تھی پریم پاکستان آرہی ہے اور مجھے اس کا خیال رکھنے کو بولا ہے داد نے سکون سے بتایا مگر سونی یہ خبر سن کے سکون سے نہیں بیٹھ سکی

سچی بھابھی پاکستان آرہی ہے اور آپ اب بتا رہے ہیں ہمیں اتنی زیادہ تیاری کرنی ہوگی شکر اللہ کا اتنے سال بعد اتنی اچھی خبر سنی آپ نے ہانی بھابھی کو بتایا وہ تو دوست کا سن کے ہی خوشی سے چیخنے لگے گی اور پھر "..... سونی فراٹے سے زبان چلا رہی تھی کہ داد نے اسے سہلا کر پر سکون کیا

سب کو بتا دوں گا فی الحال تم تو سکون سے رہو "داد سونی کو دیکھ کر مسکرایا

مگر میر بھائی تو ابھی بھی نہیں آرہے "سونی افسردہ ہوئی

وہ آفس میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر فائل ریڈ کر رہا تھا جب سیل فون کی رنگ پر داد نے اس کی سکرین پر نظر دوڑائی تو انجان نمبر دیکھ کر حیران ہوا مگر کال اٹینڈ کر لی

مگر کال کی دوسری طرف دو سال بعد میر کی آواز سن کر حیرت سے چٹیر سے بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا

میری بہن سے شادی کر لو "میر نے سلام کیے بغیر ہی ڈائریکٹ مطلب کی بات کی

میں اس کے قابل نہیں ہوں صاحب "داد نے ہچکچا کر جواب دیا

تو جس کے قابل ہو اس سے ہی شادی کر لو تاکہ وہ تم سے مایوس ہو کر آنے والے رشتوں میں سے کسی ایک کو تو ہاں کر دے "میر نے داد کے دل میں جیسے خنجر گھونپا

مگر میر کی دھمکی نے یہ کام بھی کر دیا وہ پندرہ دن کے اندر اندر ہی سونی کو رخصت کروا
کے اپنے گھر لے آیا

کوئی سمجھے تو ایک بات کہوں
عشق تو فنیق ہے گناہ نہیں

میر میں اکیلی کیسے سفر کروں گی "پری پاکستان جانے پر خوش تو بہت تھی مگر میر کے
ساتھ نہ آنے پر افسردہ بھی بہت تھی

تمہیں پاکستان جانا تھا اب جس طرح مرضی سفر کرو "میر نے بے رخی دکھائی

ہائے اللہ میر تو ناراض ہیں چلو کوئی نا پاکستان جاتے ہی ان کو ایسی خبر سناؤں گی کہ (بغیر کچھ سوچے ہی پاکستان کی طرف بھاگیں گے) (پریام نے دل میں سوچا

افوہ اگر آپ اس طرح سے بھیجے گے تو میں بالکل نہیں جاؤں گی "پری مصنوعی غصے سے بولی ورنہ دل سے تو وہ پورا پاکستان جانے کیلئے تیار تھی

تو کیا جھپیاں ڈال ڈال کے بھیجوں "میر نے کیاں کی طرف دیکھا جو کسی بچی کو پٹانے میں مصروف تھا اللہ معاف کرے اسے ہر خوبصورت لڑکی میں اپنی دہن کی شبیہ نظر آتی ہے

(پتہ نہیں میرے بیٹے میں یہ لڑکی پٹانے والے جینز کہاں سے آگئے ہیں) (میر نے سر جھٹکا

اللہ.....میر آپ بھی نا "پری لال گلابی ہوئی

بیوی پبلک پلیس پر اس طرح گلابی مت ہوا کرو میں خود پر قابو نہیں رکھ سکتا اور بعد میں
پھر تم مزید گلابو ہو کر میرے ہوش اڑاؤ گی "میر نے پری کو نزدیک کر کے اس کے
لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی پھیری

میر.....- ".....پری کی دھڑکنوں نے اودھم مچایا

ہاں میر کی جاناں "میر نے پیار سے اس کی پیشانی پر عشق کی مہر لگائی

میر ".....پری شرمائی

بولو جاناں "میر اس کو شرماتے دیکھ کر مسکایا

آپ نا میرے جاتے ہی جولی شولی مولی کسی کو لفٹ نہیں کروانی "پری کی غیر متوقع بات
سن کے میر نے منہ بنایا

استغفر اللہ پریم تم نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ میرے رومانٹک موڈ کا ستیاناس مارنا ہی مارنا
ہے "میر بدمزہ ہو کے پری سے دور ہوا تھا

افوہ آپ میری بات سنیں نا "پریم اپنی شرارت پر
مسکرائی

کچھ اور رہ گیا ہے "میر کانوں میں ہاتھ ڈال کر کیان کو پکڑنے چلا گیا

پری اپنی شرارت پر زور سے ہنسی

ہانی تمہارے بھائی کو تنگ کر کے بہت مزہ آتا ہے سب کو پاؤں کی نوک پہ رکھنے والا)
جب میرے سامنے ایسے کرتا ہے تو دل کرتا ہے سب سے چھپا کے دل میں رکھ لوں
کسی کو بھی نظر نہ آئے (پری ابھی مزید سوچتی جب کیاں کی آواز نے اسے حقیقت کی
دنیا میں لا پٹھا

کیا میرا نشا ابھی میری دلہن بننے کا پرامس کر رہی تھی کہ آپ نے ولن جیسی انٹری مار
دی "کیاں نے میری ٹانگ پر اپنا نازک سا ہاتھ مارا

بیٹا جی اتنا ٹھہرکی پن تو میں تمہاری مام کے ساتھ نہیں کرتا جتنا تو دوسری لڑکیوں کے
ساتھ کر لیتا ہے "میر نے کیاں کو بانہوں میں بھرا

تو آپ نے پری کو اپنی دلسن کیسے بنایا "کیان میر کے کان میں مسمننایا کیونکہ پری ایسی باتیں سن کر غصہ ہی ہوتی تھی

جب میرا بیٹا بڑا ہو گا تو بتاؤں گا "میر بھی مسکرا کر کیان کے کان میں بولا

میر آپ نا اسے بگاڑ رہے ہیں "پری نے کھینچ کر کیان کو اپنی بانہوں میں لیا

میں..... میں بگاڑ رہا ہوں "میر نے حیرت سے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا

او کے نو فائننگ پلیز ".....کیان نے پری کا چہرہ اپنی طرف کر کے اس کی گال پر کس کی

ناؤ اٹس مائی ٹرن "میر کس کرنے کیلئے جلدی سے ان دونوں کے نزدیک ہوا

پری بدک کر پیچھے ہٹی کیونکہ جب وہ دونوں ایسے مقابلے بازی پر اترتے تھے تو پری کا برا حال کر دیتے تھے

میر نے پری کے پیچھے ہٹنے پر آنکھیں دکھائی مگر پری میر کو اگنور کر کے کیان کی بات سننے لگی

جو اسے اپنی نیو دلہن کی خصوصیات بتانے میں لگا ہوا تھا

فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہونے پر پری نے میر کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں سرد تاثر تھا جیسے اسے پری کے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا مگر ایکچولی میں وہ پری کے دور جانے سے اندر سے سو بار مر رہا تھا

آئی ول مس یو پاپس "....کیان پہلی مرتبہ باپ سے دور ہو رہا تھا اس لیے آنکھوں میں
آنسو لے آیا

مس یو ٹو میری جان "میر نے دونوں کو ہانہوں میں زور سے بھرا

میر میں آپ کے بازو کے بغیر کیسے سوؤں گی "پری نے عادتاً سوں سوں کر کے کہا

پری میرے بازو پر سر رکھ کے سو جانا "کیان نے جلدی سے حل نکالا

پری اور میر دونوں ہی اپنے چالاک بیٹے کی بات پر
مسکرائے

تم جو میرا تکیہ اپنے ساتھ لے کے جا رہی ہو وہ کس لیے

داد اور سونی بھی ہانی کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے

زوار مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ میں کیا کروں "ہانی کنفیوز سی زوار کو دیکھنے لگی

گڑیا فی الحال تو ہمیں اجازت دو ہم گھر سے لیٹ ہو رہے ہیں باقی پھر صبح پریم کو ساتھ لینے چلیں گے "زوار کے جواب دینے سے پہلے داد کھڑے ہو کر بولا

اوکے تم لوگ دھیان سے جانا "زوار ان دونوں کو گاڑی کے پاس چھوڑنے آیا

زوار ان لوگوں کو چھوڑ کر اپنے روم میں آیا جہاں اس کی بیوی صاحبہ ٹہل ٹہل کر اپنا وزن کم کر رہی تھی

زوار میں سوچ رہی ہوں کہ پیکنگ ابھی کر لوں صبح تو ٹائم ہی نہیں ملنا "زوار کو دیکھتے ہی ہانی جوش سے اس کے پاس پہنچی

وااٹ پیکنگ وہ کس لیے "زوار حیرت سے بولا

ارے بھئی اتنے سالوں کے بعد میری دوست مجھ سے ملے گی تو کم از کم ایک مہینے کیلئے تو میں اس کے پاس رہوں گی "ہانی خوشی سے بتا کر ڈریسنگ روم کی طرف جانے کیلئے مڑی مگر اس سے پہلے ہی زوار نے ہانی کے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

مسز ہانا زوار آپکو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے شوہر کی صبح صرف آپ کو دیکھ کر ہی ہوتی ہے اور آفس سے واپس آنے پر بھی مجھے اپنی بیوی کا چہرہ دیکھنا ہوتا ہے اس لیے آپ صرف اپنی دوست سے مل کر واپس گھر آئیں گی رہنے کا تو بالکل بھی نہیں سوچنا ہے "زوار نے ہانی کو بانہوں میں بھرا

کیا..... زوار آفندی تم تم "..... ہانی چیتختی ہوئی اس کی بانہوں میں مچلی مگر زوار
نے اسے زور سے قابو
کیا

ہاں میں زوار آفندی "..... زوار نے مسکراہٹ دبائی

میں ہر بار تمہاری فضول سی ضد مان کے گاؤں میں رکتی نہیں ہوں مگر اب کی بار تم نے ایسی ویسی کوئی فرمائش کی تو میں نے سچی آپ سے ناراض ہو جانا ہے اور پھر آپ مناتے رہو گے "ہانی روہانسی ہو کر بولی کیونکہ زوار واقعی میں اسے میکے میں رہنے کیلئے اجازت ہی نہیں دیتا تھا اور کوئی نہ کوئی دھمکی دے کر اسے اپنے ساتھ واپس لے آتا تھا

میری جان یہ بھی تو دیکھو کہ میں تمہارے بغیر بالکل بھی نہیں رہ سکتا اس لیے تو سارا
بزنس ہی پاکستان میں سیٹ کر لیا ہے "زوار نے بیچاری سی شکل بنائی

آپ نا ایسے ہی رومانس جھاڑ کر مجھے اپنے مقصد سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں "ہانی
بلش ہوئی

اففف میرے رومانس جھاڑنے سے پہلے ہی تم غصہ کرنے لگ جاتی ہو "زوار نے آنکھ
دبائی

"آپ تو جیسے میرے غصے کا اثر لے لیتے ہیں

ڈھیٹ ہو گیا ہوں "زوار نے ہانا کی آنکھوں کو پیار سے چھوا

ہانی تم ".....زوار بد مزہ ہوا

ہانی بیچارے کا ایسے ہی موڈ کا ستیاناس مار کے بھاگتی تھی مگر پھر بھی زوار کے جینے کی وجہ ہے

ہانی ہنستے ہوئے ڈریسنگ روم میں گھسی

وہ زوار کو بتائے بغیر ہی پریم کے پاس رکنے والی تھی اور اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا

سانسیں تھم سی جاتی ہیں
جب بات تجھ سے جدا ہونے کی آتی ہے

دیر سے ہی ملو
لیکن دور تک چلنا

او مائی گاڈ پری آپ رو رہی ہیں "پریام جیسے ہی ایئر پلین سے باہر نکلی تو اس کی آنکھوں
میں بے اختیار آنسو

آئے اس لیے کیاں اپنے پاپا کی طرح پریشان ہوا دونوں کے لیے پری جو ہے

نہیں بیٹا یہ تو خوشی کے آنسو ہیں "پری نے مسکرا کر کیاں کو بانہوں میں بھرا

بٹ خوشی میں تو ہنستے ہیں نا "اکیان بیچارا کنفیوز ہو کر بولا

المممم تم نے یہاں نشا کو ڈھونڈتا تھا نا "پری کو جب سمجھ نہیں آئی کہ وہ بیٹے کو کس طرح اپنے جواب سے مطمئن کرے اس لیے جلدی سے کیان کا من پسند ٹاپک چھیڑا

اوپس..... میں یہ کام تو بھول ہی گیا تھا "کیان اس کی بانہوں سے نکل کر باہر کی سمت بھاگا

پری پریشانی سے اس کے پیچھے جانے لگی مگر سامان کی وجہ سے اسے رکنا پڑا اور کیان کی فکر بھی تھی

افففف ویر از مائی نشا اکیان باہر نکل کر پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا

زوار اس کی بات سن کے زور سے کھانسا وہ چھوٹے سے پٹاخے سے اتنی بڑی بات کی توقع نہیں کر سکتا تھا

اوہ آپ کو اپنی . برائیڈ ڈھونڈنی ہے

" (ابھی زمین سے نکلا نہیں اور دلن پہلے چاہیے آجکل کی جنریشن کو کیا ہو گیا ہے)
زوار نے چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجائی

یس بی کوز پاپس سیڈ 'یو ول فائنڈ پریٹی برائیڈ ان پاکستان "کیان کے چہرے پر بھی
مسکراہٹ آئی مگر زوار کے لیے نہیں بلکہ سامنے سے بھاگ کر آتی ہوئی پریٹی باربی ڈول
کو دیکھ کر

اس سے پہلے کہ وہ گم ہوتی کیان بھاگ کر اس کو اپنی بانہوں میں بھر چکا تھا

سجنا کو اس چھوٹے پٹاخے کی بانہوں میں دیکھ کر زوار کو حیرت کا جھٹکا لگا اس سے پہلے کہ زوار اپنی بیٹی کو اس سے پکڑنا سجنا اپنے دانت کیان کے بازو میں گاڑ چکی تھی اور وہ بیچارا درد سے بلبلاتا ہوا پیچھے ہٹا

زوار نے بڑی مشکل سے قہقہے کو دبایا ورنہ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اپنی بیٹی کی حرکت پر دل کھول کے ہنسے

ڈیئر شی از مائی ڈاٹر اینڈ شی از مور ڈینجرس دین ہر مدر "زوار کیان کے قریب ہو کر بولا اور پھر منہ بناتی ہوئی سجنا کو بانہوں میں بھرا

کیان آنکھوں میں حیرت لیے باربی ڈول کو دیکھ رہا تھا یہ پہلی باربی ڈول ہے جو کاٹتی بھی ہے

اوہ ہائے پریٹی ".....کیان بیچارا درد بھلا کر اس کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا

پاپ یہ تون (کون) ہے "سجنا نے ناک چڑھا کر

(ہانی کی کاپی)

اپنے پاپا سے پوچھا

آئی ڈونٹ نو بیٹا "زوار جواب دے کر آگے بڑھا مگر کیان کا جواب سن کے حیرت سے

بیچھے مڑ کے دیکھا

آئی ایم میر کیان سالار حیدر "کیان نے وہیں کھڑے ہو کر سجنا کے سوال کا ایسے جواب

دیا جیسے وہ کوئی مشہور ہستی ہو

زوار خود کو حیرت سے نکال کر آہستہ سے کیاں کی جانب بڑھا کیونکہ یہاں پر کسی کو بھی نہیں پتہ تھا کہ میر کی اولاد بھی ہے اور ویسے بھی میر نے زوار کو بتایا تھا کہ وہ پریم کے کم از کم بیس سال ہونے کے بعد ہی ریلیشن قائم کرے گا

کیاں بیٹا کم ہیئر "پریم سامان دھکیل کر کیاں کے پاس پہنچی

زوار نے سامنے سے آتی ہوئی پریم کو دیکھا جو پانچ سال کے بعد بھی ویسے ہی چھوٹی سی گریا لگ رہی تھی

پری لک آئی فاؤنڈ مائی گرل "کیاں خوشی سے پریم کی جانب بڑھا اور سجنا کی طرف اشارہ کیا

زوار کو پھر سے جھٹکا لگا وہ پریم کو ماما نہیں بلا رہا تو پھر میر کا بیٹا کیسے ہو گیا

پریام نے کیاں کی وجہ سے شرمندہ ہو کر سامنے دیکھا مگر زوار کو حیرت سے اپنی طرف تکتے
دیکھ کر خوش ہو کر ان کی طرف بڑھی

زوار بھائی ".....پریام سامان چھوڑ کر ان کے پاس پہنچی

زوار اپنی حیرت کو قابو میں کر کے پریام سے ملا کیاں بھی خوش ہو کر ان کے پاس پہنچا

یہ یہ ".....پری نے آنسوؤں کو گلے میں اتار کر سبنا کی طرف اشارہ کیا

اوہ یہ ہانی اور میری بیٹی سبنا "زوار مسکرایا

ماشاء اللہ کتنی پیاری ہے "پریام نے سبنا کو اپنی بانہوں میں لیا

پری میں بھی تو بتا رہا تھا "کیان نے دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا

ہاں ہاں میں بھی تمہاری وجہ سے کہہ رہی ہوں "پری نے ہنس کر سبنا کو کیان کے برابر
کھڑا کیا

چلیں بھا بھی باہر سب آپکا انتظار کر رہے ہیں "زوار سامان کو دھکیل کر پریم سے بولا

کیان نے خوش ہو کر سبنا کا ہاتھ پکڑا مگر سبنا نے گھور کر ہاتھ جھٹکا

کیان نے جلدی سے سبنا کو کس کیا اور باہر کی طرف بھاگا
سبنا منہ بسورتی ہوئی گال کو صاف کرنے لگی

یہ میرے سالار کا بیٹا تو بالکل بھی نہیں لگ رہا آہ میرے یہ نمونہ تمہارا بیٹا ہے اس بات کا
(یقین ہی نہیں ہو رہا
زوار نے کیاں کی حرکت دیکھی تو سر جھٹک کر پریم کے پیچھے چلا

کیا پریم دو گھنٹے بعد حویلی میں ہوگی 'شمامہ نے جب یہ خبر چاچی پلس ساس کو سنائی تو
وہ خوشی سے
چیخی

افوہ آپ زور سے چیخ کر اماں جان کو بتائیں گی 'شمامہ نے سر پر ہاتھ مارا

میرپت تو ابھی بھی نہیں آرہے "چاچی نے ثمامہ کی بات اگنور کی اور افسردہ ہوئی

چاچی ایک بار پریم بھابھی تو حویلی میں آجائیں پھر باقی بعد میں دیکھ لیں گے "ثمامہ بھی افسردہ ہوئی

چلو اللہ پاک کرم کرے گا اب جلدی سے چلو ہم میر کا کمرہ صاف کروائیں اور باقی کام بھی کر لیں "چاچی نے ہمیشہ کی طرح مسکراہٹ والا نول چڑھایا

"....اوکے ڈارلنگ سارے کام کرواتے ہیں مگر

مگر دھیان رہے کہ بھابھی اماں کو پتہ نہ چلے "چاچی نے ہنس کر بہو کی بات اچکی

چلیں ".....ثمامہ بھی ہنستے ہوئے چاچی کے ساتھ روم سے باہر نکلی

تیرے جیسا یار کہاں
کہاں ایسا یار نہ

پریام جیسے ہی ایئرپورٹ سے باہر نکلی کوئی چیز ٹھاہ کر کے اس سے کے ساتھ آ لگی

کیان اور سبنا زور سے چیخے

زوار نے ادھر ادھر دیکھ کر چہرے کو نیچے جھکا لیا

پریام بے ساختہ ڈر کے پیچھے ہوئی مگر سامنے ہانا حیدر جیسی مخلوق تھی کیسے پیچھے ہٹنے دیتی
اس لیے پریام کو کھینچ کر گلے سے لگایا

ہانی ".....پری نے ہانی کی خوشبو محسوس کی تو آنکھوں میں آنسوؤں نے جگہ بنائی

ہانی بھی روتے ہوئے مسکرا رہی تھی

جی میری جان "ہانی نے اس کے گال پہ کس کر کے پیچھے ہٹی اور پری کو جواب دیا

پریام جان بلانے پہ بلش ہوئی اور شرما کر ہانی کے بازو پہ تمھپر مارا

ہوا زشی پری "اس سے پہلے کہ ہانی کوئی اور پھلجڑی چھوڑتی کیاں منہ بناتا ہوا پری کے پاس آیا

ہانی نے حیرت سے پہلے کیاں کو دیکھا اور پھر پری کو دیکھا کیونکہ کیاں میں تھوڑی تھوڑی میر کی شباہت آرہی تھی مگر پری کو دیکھ کر لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ ایک بچے کی ماں بھی کیونکہ وہ ابھی بھی بیس سال کی ان چھوٹی لڑکی لگ رہی تھی

یہ آپ کے پاپس کی سسٹر ہیں اور میری بیسٹ فرینڈ "پری نے دونوں حوالے دیے کیونکہ اسے دونوں حوالے بہت پسند تھے

دین کین آئی کال ہر بیسٹ فرینڈ "کیاں نے سوچ سوچ کر پری سے پوچھا

واٹ پو پو ".....کیان بیچارا پریشان ہوا

ہائے میں صدقے زوار دیکھو تو کتنے پیار سے پوچھ بھلا رہا ہے "ہانی نے چٹا چٹ کیاں کو
چوم لیا

(میں اگر پیار سے بلاؤں تو کبھی بھی ایسے پیار سے نہیں چوما میری چڑیل نے)
زوار نے جل بھن کے سوچا

پیار سے نہیں بلا رہا میری جان پریشانی سے پوچھ رہا ہے "زوار ان کے پاس آیا

زوار تم بھی نا "ہانی نے زوار کے بازو پر مکا مارا

ہاں ہاں میں چلو چلو باقی باتیں گاڑی میں کر لینا گاؤں پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی
زوار نے دونوں دوستوں کی توجہ ٹائم کی طرف دلائی "

انکل میں باربی کا ہینڈ پکڑ لوں "کیان نے زوار سے اجازت لینی چاہی

ہاں بیٹا اپنی بہنا کا ہاتھ پکڑ لو "اس سے پہلے کہ زوار منع کرتا ہانی نے جلدی سے سجنہ کا
ہاتھ کیان کے ہاتھ میں پکڑایا

واٹ بہن ".....کیان نے جلدی سے سجنہ کا ہاتھ چھوڑا

زوار نے چھت پھاڑ قمقہ لگایا پری نے بھی مسکراہٹ کو دبایا

بالکل ماں کی طرح "زوار نے ٹکڑا لگایا

جیسے تمہاری اور زوار بھائی کی بن گئی ہے "پری
مسکرائی

پری میں نے نا تمہیں بہت سی باتیں بتانی ہیں "ہانی ایکدم پرجوش ہوئی

اب دونوں دوستوں نے کوئی بات سیکریٹ نہیں رہنے دینی ایک ایک بات کھول کے (رکھ دیں گی واللہ ہم دونوں دوستوں کیلئے یہی نمونیاں رہ گئی تھیں استغفر اللہ میرا اپنی بیوی (کیلئے نمونہ سن لے تو مجھے گولی سے ہی اڑا دے گا زوار نے پیچھے مڑ کر سبنا کی طرف دیکھتے کیاں کو سیدھا کیا

ہوا اور گاڑی کی سپیڈ تیز کی

پتر ایسے کونسے انوکھے مہمان آرہے ہیں جو تم نے اور تمہاری ساس نے ہر بڑی مچائی ہوئی ہے "اماں جان تنگ ہو کر بولی

چاچی ثمامہ بازل رومیہ بھی کونے کھدروں سے باہر نکل آئے

جاشبانہ مہمانوں کو اندر لے کے آؤ "اماں جان نے سب کو ایک جگہ پر کھڑے دیکھ کر
بولی

بھابھی اماں وہ خود ہی آجائیں گے اندر "چاچی ثمامہ کو آنکھ مار کر مسکرائی

(مجال ہے جو میری امی اور بیوی کہیں سے بھی ساس بہو لگ جائیں) بازل نے اپنی
امی کی حرکت پر تپ کر سوچا

ہائے اللہ شبانہ کیسی باتیں ".....اماں جان کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ ایک بچہ بھاگتا ہوا اندر آیا اور اماں جان کو ایسا لگا جیسے میرا اپنے بچپن میں واپس لوٹ کر آ رہا ہو وہ بالکل میری طرح ہی بھاگ کر اماں جان کے پاس پہنچا

باقی سب بھی حیرت سے ہی دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کو بھی میرے بچے کا علم نہیں تھا

واؤ بیوٹیفل پلیس "کیاں بچوں کی طرح ادھر ادھر شوق سے دیکھ رہا تھا

میر ".....اماں جان بے اختیار سسکی کیاں نے میری آواز پر مڑ کر اماں جان کو دیکھا

او آئی ایم میر کیاں حیدر گرینڈ لیڈی "کیاں نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ اماں جان کی طرف بڑھایا

میرا میر ".....اماں جان نے اس کو سنا ہی نہیں بس روتے ہوئے کیاں کو بازوؤں
میں بھینچا کیاں بیچارا پریشان ہو
گیا

کیاں ناٹ ینگ لیڈی , سے دادو "پریام مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئی اور اماں جان
کے پاس پہنچ کر کیاں سے کہا

بہو "....پریام کی آواز پر اماں جان پری کی طرف مڑی

بہو نہیں اماں جان مجھے بیٹی بلائیں جیسے پہلے بلاتی تھی آپ "پریام نے اماں جان کو گلے
سے لگایا

میری بیٹی ".....اماں جان بس روئے جا رہی تھیں

بس کریں آپ سب نے حویلی کو سمندر بنانے کا سوچ لیا ہے کیا "ہانی نے اندر آکر سب کو ٹوکا سب نے جلدی جلدی سے آنسو صاف کیے

آئے ہائے میری بیٹی آئی ہے اور تم ہمارے درمیان ٹانگ نہ اڑاؤ "اماں جان ایک دم سے پانچ سال پہلے والی اماں جان بن گئی اور ہانی کو ٹوکا

سب نے حیرت سے اماں جان کی خوشی کو دیکھا

لو جی ڈارلنگ اب اس حویلی میں ہماری کوئی عزت نہیں ہونی "ہانی چاچی کے کان میں بڑبڑائی

سب سے ملنے کے بعد وہ لاؤنج میں ہی بیٹھ گئے
کیاں اماں جان کی گود میں چڑھا بیٹھا تھا اور پتہ نہیں کیا الا بلا کھائے جا رہا تھا ساتھ اتر اتر
کے سبنا کو بھی کھلانے کی کوشش جاری کی ہوئی تھی

میرا میر نہیں آیا نا وہ ابھی تک ناراض ہے مجھ سے "اماں جان ایکدم سے افسردہ ہوئی

اماں جان میں آگئی ہوں نا بس میر کو بھی ایسے چٹکیوں میں بلا لیں گے "پری نے پیار
سے اماں جان کے گرد بانہیں پھیلائی

وہ کیسے ".....اماں جان بھی خوش ہو گئی

میرے پاس ایک پلان ہے "پری اماں جان کے قریب ہو کر بولی

جی ہاں فلرٹ ".....ہانی نے سر ہلایا

بس ٹھیک ہے توہلی میں ایک اور لو اسٹوری شروع ہونے والی ہے دیکھو جیت کس کی ہوتی ہے "چاچی نے ہاتھ جھاڑے

اور جیت تو ہمیشہ عشق کی ہی ہوتی ہے ارے بھئی عشق ہر دل میں موجود ہوتا ہے بس
وقت آنے پر پتہ چلتا ہے

واٹ یہ یہ کیسے ہوا "میر نیند میں ڈوبا ہوا تھا جب سیل فون نے رنگ کرنا شروع کیا

میر نے غصے سے فون کو اٹھایا اور دیوار میں مارنے کی خواہش کو دل میں دبا کر کال اٹینڈ کی مگر داد کی بات سن کر بھک سے نیند اڑی

پتہ نہیں صاحب جی "داد بیچارا گر بڑایا

داد پاکستان کیلئے میری ٹکٹ جلد سے جلد بک کرواؤ "میر بیڈ سے اچھل کر کھڑا ہوا اور پریشانی سے ادھر ادھر گھومنے لگا

سر ٹکٹ بک ہو گئی آپ آدھے گھنٹے میں ایئر پورٹ پر پہنچیں "داد نے رک رک کر بتایا

اوکے "..... میر سیل فون بیڈ پر پھینک کر واش روم میں گھس گیا

ہاں نا تمہیں پتہ ہے میں نے جب جب تمہارے مشوروں پر عمل کیا ہے تب تب میر
کا غصہ فوراً ہی ختم ہو جاتا تھا "اس نے ہانی کو پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا

اور میں نے جب جب بڑی اماں بن کے تمہیں مشورے دیے ہیں تب تب ہی مجھے)
(بھائیو سے ڈانٹ ہی پڑی ہے

پری میں نا سوچ کے بتاؤں گی کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے "ہانی کو ایکدم سے انکار کرنا اچھا
نہیں لگا کیونکہ وہ پری کو اداس نہیں کر سکتی

جلدی سوچ کے بتانا کہیں یہ نہ ہو کہ تم زوار بھائی کے خیالوں میں گم رہو اور ادھر
تمہارے بھائی میرا کچھ مر بنا دیں "پری نے منہ بنایا

بس تم دونوں ایک جیسے ہو وہ کہتے ہیں گریٹا کا اثر ہے اور تم کہتی ہو میرا اثر ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ مجھ پہ دونوں کا اثر ہوا ہے بیکوز میں تم سے اور میرے بہت بہت زیادہ پیار کرتی ہوں "پری فوراً ہی جذباتی ہو گئی

ہانی کی آنکھوں میں بھی آنسو چمکنے لگے اور اس نے بڑھ کر پری کو گلے لگایا

پری میں نے بھائیو کو اور تمہیں بہت زیادہ مس کیا "ہانی نے سوس سوس کر کے بتایا

".....میں نے بھی

افوہ ان کو اکیلا کس نے چھوڑا پتہ بھی ہے ہر پانچ منٹ بعد چھوٹے بچوں کی طرح رونے لگ جاتی ہیں "اندر آتے ہوئے روسیہ نے تمامہ اور سونیا کی طرف دیکھ کر پوچھا

کیاں کھیل نہیں رہا ہونا بلکہ ضرور میری بیٹی کو تاڑ رہا ہونا ہے "ہانی نے افسوس سے پری کو دیکھا

یار میں کیا کروں اسے ہر خوبصورت لڑکی پر ہی پیار آ جاتا ہے "پری نے بیچاگی سے جواب دیا

بس پھر اگر ایک بار بھی سبنا کو کیاں پر پیار آ گیا نا تو وہ کیاں کو ادھر ادھر دیکھنے نہیں دے گی "تمامہ نے ہنستے ہوئے سب کو بتایا

اللہ نہ کرے میری بیٹی کو فلڑی پر پیار آئے "ہانی کو غش آیا

کیاں پتر تمہارے بابا اگر تم سے کچھ پوچھیں گے تو تم نے کیا کہنا ہے "اماں جان نے
رٹی رٹائی باتیں پھر سے پوچھنا چاہی

"اُمم پاپا پری تھوڑا بیڈ فیل کر رہی تھی تو ہم پری کو ڈاکٹر کے پاس لے گئے سمیل
کیان نے رٹا ہوا جملہ بولا

پتر تھوڑی نہیں بلکہ زیادہ کہنی ہے "اماں جان نے سر پر ہاتھ مارا

بٹ پایا تھوڑی پہ بھی وری ہو جائیں گے نوٹیشن "اکیان نے دادی کو تسلی دی

اب تم نے یہ سچ دل میں دبا کے رکھنا ہے پتر "اماں جان پوتے کے صدقے واری ہوئی

اوکے گرینی بٹ آپکو اپنا پرامس یاد رکھنا ہے "کیان نے مطلب کی بات کی

ہاں جی مجھے یاد ہے اپنا پرامس اور یہ ہم دونوں کے درمیان رہے گا کہ جب تم بڑے ہو
جاؤ گے تو باربی ڈول تمہاری ہو جائے گی "اماں جان نے آہستہ سے کہا

اوکے باربی ڈول کو بھی نہ بتاؤں "کیان بیچارا پریشان

ہوا

اس کو بھی نہیں بتانا وہ اپنی ماں کو بتائے گی اور پھر تیری پھوپھو کی چالاکیوں کو میں
اچھے سے سمجھتی

ہوں "اماں جان نے منہ بنایا

او کے اب میں باربی کے پاس جاؤں "کیاں کو بات سمجھ میں نہیں آئی تو جانے کیلئے اجازت لینے لگا

ہاں صدقے پتر جاؤ "اماں جان نے کیاں کو گود سے اتارا

واللہ یہ میرا پوتا کس پہ چلا گیا ہے ایک اس کا باپ ہے جو ایک بار اگنور ہو تو پھر مڑ کے
اس کو نہیں دیکھتا اور ایک یہ ہے..... بار بار سبنا اگنور کر رہی ہے مجال ہے جو زرا
بھی اس نے بے عزتی محسوس کی ہو "اماں جان کو رہ رہ کر اپنے پوتے پہ افسوس ہو رہا
تھا

میرے منع کرنے کے باوجود بھی پاکستان آنے کی ضد کی اور اب یہاں آتے ہی بیمار ہو گئی "میر بیچارا پریشانی سے ادھ موا ہوئے جا رہا تھا

صاحب جی زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے..... ویسے آپ شادی کے بعد زیادہ بولنے لگ گئے میرے اور زوار کے کلیں میں الٹ ہو گیا ہے "داد نے مسکرا کر بات بدلی

کیونکہ تمہاری والیاں پہلے سے ہی قینچی کی طرح زبان چلاتی تھی میری والی ایسی نہیں تھی اس کو زبان چلانا سکھا سکھا کر میری زبان ویسے چلنے لگی ہے "میر نے مسکرا کر داد کو جواب دیا

ہا ہا ہا مگر مجھے آپ کا یہ روپ اچھا لگ رہا ہے "داد نے دل کی بات بتائی

جیسے تو میرا عاشق ہے جس کو میرا یہ روپ اچھا لگ رہا ہے بھائی صاحب آپ گاڑی کی سپیڈ بڑھائیں کچھوے کی طرح رینگ رینگ کر چل رہی ہے "میر نے منہ بنا کر داد کو کہا

جی صاحب "داد نے تھوڑی سپیڈ تیز کی

اب وہ میر کو نہیں بتا سکتا تھا کہ پیچھے سے آرڈر آیا ہے کہ زرا دیر سے ہی حویلی پہنچے کیونکہ جلدی میں میر کو بلا تو لیا تھا مگر باقی سارے کام ادھورے ہی تھے

ڈاکٹر صاحبہ آپ بس پریم کو گلوکوز کی ڈپ لگا دیں اور باہر چلی جائیں کیونکہ میر کا غصہ کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا "چاچی نے ڈاکٹر کو کہا اور باقی سب کی طرف دیکھا

گی "ہانی نے مخلص مشورہ دیا

میں بھی پھر باہر چلی جاتی ہوں مجھے بھی ڈر لگ رہا ہے جب ان کا غصہ ختم ہو گا تو میں روم میں آجاؤں گی "پری نے اپنی طرف سے عقلمندی والی بات کہی تھی مگر سب کو ہنستے دیکھ کر کھسپائی

پری صرف تمہاری وجہ سے میرپیت لندن سے بھاگ کر ادھر آ رہے ہیں روم کی وجہ سے نہیں "چاچی نے ہنستے ہنستے پری کے گال کھینچے

مگر ہانی تم ادھر ہی رہو گی "پری روہانسی ہوئی

"اچھا ہانی تم دروازے کے پاس ہی رہنا میرے کے انٹر ہوتے ہی پیچھے سے غائب ہو جانا
شامہ نے ہانی کو مشورہ دیا ہانی نے رونی صورت بنا کر ہاں میں سر ہلایا

چلو اب جلدی سے باہر چلو داد بیج آیا ہے وہ دس منٹ میں تویلی پہنچ رہے ہیں "سونی
نے سب کو نازک صورت حال کا بتایا

او کے پری اب ہم تو چلے آپ کو میرے کے حوالے کیا "چاچی کہتے ہی سب کو باہر نکال
کے لے گئی

ہانی مجھے ایسا فیل ہو رہا ہے جیسے میری شادی کی پہلی رات ہو اور میرا اس شادی کے
خلاف تھا "پری نے خود پر افسوس کیا

سٹونگ بنو میری دوست شوہر سے ڈرنا نہیں لڑتا ہے "ہانی نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا

ہاں جیسے تمہاری آواز نکل رہی ہے ویسے ہی میں لڑوں
گی "پری نے سرابتی نظروں سے ہانی کو دیکھا

یار میں کیا کروں شوہر چیز ہی ایسی ہے غصہ کرتے نہیں ہیں اور جب کرتے ہیں تو
بیوی کا سانس ہی خشک کر دیتے ہیں "ہانی نے پری کے دیکھنے پر نظریں چرائی

ہانی اس سے پہلے کہ تم میرے حوصلے کو پست کرو چلو تم نامیرے سامنے سے ہٹ جاؤ
پری نے منہ بنایا "

میں صدقے مجھے پتہ تھا تم اپنی دوست کو کبھی بھی پریشان نہیں دیکھ سکتی "ہانی اس کا
گال چوم کر باہر بھاگی

پری نے خود کو حوصلہ دے کر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا

دو منٹ بعد ہی دھمک کی آوازیں قریب سے سنائی دینے
لگی پری نے جلدی سے آنکھیں موند لی

جاناں ".....ڈور اوپن ہوتے ہی میر کی بے قرار آواز سنائی دی مگر پری نے جان بوجھ
کر آنکھوں کو بند ہی رکھا

میر کی سانس جلدی جلدی اوپر آنے کی وجہ سے پھول چکی تھی

میر نے نا سمجھی سے پیام کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور پھر ڈرپ کی طرف نظر دوڑائی

پیام کے پاس بیڈ پر بیٹھنے کے بعد میر نے پیام کا ہاتھ پکڑا

میری بیوی نے مجھے پاکستان بلانے کیلئے یہ سب ڈرامہ کیا ہے "میر کا لہجہ برف کی طرح سرد تھا

نہیں میر..... وہ "پریام کو ایکدم سے جھوٹ بولنے پر افسوس ہوا

پریام تمہارا مقصد مجھے پاکستان واپس ہی بلوانا تھا نا "میر نے پری کی بات کو انکسور کیا

میر..... وہ اماں جان بہت زیادہ رونے لگی تو میں نے "..... پری نے بات ادھوری چھوڑی

اوکے تم تو ٹھیک ہونا میں پھر اپنے آنے کا مقصد پورا کرتا ہوں "میر اجنبی بن کر کھڑا ہوا

میر لیکن میں ".....پری کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی میر روم سے باہر جا چکا تھا

افوہ ایک تو میرے ہینڈسم جانو ہر چھوٹی بات پر منہ پھلا لیتے ہیں چلو کوئی ناکل ایسی بات بتاؤں گی کہ خود ہی آگے پیچھے پھریں گے "پریام نے منہ بنا کر سوچا اور پھر ٹھنڈی آہ بھر کر ڈپ کو دیکھا جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

اماں جان اب تو آگیا ہوں اب آپ چپ کر جائیں "میر سب کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھا تھا اور اماں جان کب سے بیٹے کو ساتھ لگا کے روئے جا رہی تھی

پتر کوئی ایسے بھی ناراض ہوتا ہے "اماں جان نے سوسوں کر کے پوچھا

سوری اماں جان تب غصہ آگیا تھا اور پھر پری پہلے ہی غائب تھی اور آپ نے بھی اس ٹائم پری کا پوچھنے کی بجائے غصہ کرنے لگی..... سوری مجھے معاف کر دیں "میر نے بھی زور سے اماں جان کو گلے لگایا

"اب تو کبھی نہیں جائے گا نا

بالکل بھی نہیں جاؤں گا (آپ کی بہو اتنی چالاک ہے وہی نہیں جانے دے گی " (میر نے اماں جان کے سر کو چوما

میر پت تیرا پتر بہت ہی تیز ہے پتہ نہیں کس پر چلا گیا ہے " چاچی نے مسکرا کر بات بدلی

چاچی جی بس چالاکی میں آپ پر چلا گیا ہے پریم کو بتاتا تھا "میر نے کیان کو دیکھا جو
حسب معمول سجنہ کے بالوں سے کھیل رہا تھا

میر کی بات پر سب ہنسنے

آئے ہائے میں کہاں سے چالاک لگتی ہوں "چاچی نے منہ پر ہاتھ رکھا

"چاچی جی آپ نے ہی میرے بھولے سے چاچا پر جادو چلایا تھا کبھی یاد ہو کہ نہ یاد ہو
میر نے چاچے کی طرف دیکھ کر آنکھ دبائی

ہائے اللہ جی میر تمہیں تو اپنے بچپن کی باتیں بھی یاد ہیں میں زرا کچن سے کھانے کا پوچھ
کے آتی ہوں کہ کتنی دیر ہے "چاچی بیچاری شرما کر ہی چلی گئی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 1195
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a3061756508)

بھائیو ایک منٹ وہ ہر خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر دلہن بنانے کا ہی سوچتا ہے "ہانی نے منہ کے زاویے بگاڑے

اوہ یہ بات بھی پتہ چل گئی "میر نے سر کھجایا

"ہاں جی

چلو مجھے بھی اپنی چھوٹی گریبا بہت پسند ہے اس لیے ہم ہی لے جائیں گے "میر نے ہانی کو ٹھنڈا کرنا چاہا

ان کے بڑے ہونے تک ایسی کوئی بات نہیں چھیڑی جائے گی میں پہلے ہی بتا رہی ہوں "ہانی نے پاؤں پٹختے

نیکسٹ ڈے

ہاں ہاں بھئی ماشاء اللہ تم سب سے زیادہ پیاری لگ رہی اور چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہو اب زرا مجھے تیار ہونے دو "ہانی نے پری کو سائد پہ کیا اور اپنی تیاری کو فاسٹل ٹچ دینے لگی

آجاؤ لڑکیو "باہر سے چاچی کی آواز ابھری

چلو یار باہر چلتے ہیں اور کسی کو بھی بھاؤ نہیں دیں
گے "پری نے مسکرا کر کہا

"بہن اتنا بھاؤ بھی مت کھانا کہ پھر وہ ہماری طرف آئیں ہی نا تھوڑے نخرے کم کر لینا
ہانی نے پری کو سمجھایا

"اچھا جی

چلو اب نزاکت سے باہر کی طرف نکلو "ہانی نے پری کو چھیڑا کیونکہ وہ ہیل کے ساتھ
نزاکت سے چل ہی نہیں پا رہی تھی

دفع ہو بدتمیز "پری نے منہ بنایا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر باہر نکلی

لگتا ہے میرے یار کی میری گڑیا سے ناراضگی چل رہی ہے "میر نے مسکرا کر زوار کو چھیڑا

زوار صبح صبح ہی میر سے ملنے کیلئے حویلی آگیا تھا مگر وہ ہانی کو مسلسل اگنور کر رہا تھا میر نے نوٹس کر لیا تھا مگر بات کرنے کا موقع نہیں ملا تھا اب جیسے ہی موقع ملا تو دوست کی حالت جاننی چاہی

تیری گڑیا سے بھی کوئی ناراض ہو سکتا ہے "زوار نے جل کے کہا

یہ ہماری والیوں نے کیسا لباس پہنا ہے جاؤ تم اپنی والی کو سنبھالو اور میں اپنی والی کا دماغ سیٹ کرتا ہوں "میر نے ناگواری سے ان کو ساڑھی پہنے ہوئے دیکھا

زوار نے بھی حیرت سے اپنی بیوی کی طرف دیکھا

مسز ہانا یہ کس طرح کا ڈریس پہنا ہوا ہے "زوار دو منٹ میں اس کے پاس پہنچا اور اس کو ایک طرف لے گیا

دیکھا زوار آج میں پیاری لگ رہی ہوں کہ آپ نے اتنی جلدی مجھے ڈھونڈ لیا "ہانا نے مسکرا کر زوار کی طرف دیکھا

اچھا سوری نا آج میں آپ کی اجازت سے ہی رکوں گی "ہانی نے دانت دکھائے

بیوی صاحبہ میں شکل سے بدھو لگتا ہوں "زوار نے ہانی کے گال کھینچے

کیوں "....ہانی حیرت سے بولی

اب اتنی تیاری کی ہوئی بیوی کو اکیلا چھوڑ دوں اب تو ویسے بھی ہمارے نیکسٹ ٹوئنز دنیا میں آنے کیلئے بے قرار ہوں گے اب ان کو اور انتظار نہیں کروا تے "زوار نے آنکھ دبائی

میر میں پیاری نہیں لگ رہی کیا.... حالانکہ ہانی نے تو بہت زیادہ تعریف کی ہے "پری
نے معصومیت سے میر کی طرف دیکھا

یہ گریا..... پیچھے سے گلا دیکھا ہے کتنا ڈیپ ہے اور ساڑھی کا مشورہ کس نے دیا "میر
نے غصے سے دانت
پیسے

آپ اگر مجھ سے غصہ نہ ہوتے تو میں آپ سے پوچھ کر ڈیسنگ کرتی یہ تو آپ کی غلطی
ہے نا "پری نے ناراضگی جتائی

پری تم کچھ بھی کر لو اور میں غصہ بھی نہیں کر سکتا "میر اس کے صدقے واری ہوا

جی ہاں اب آپ غصہ نہیں کر سکتے "پری نے بڑی بڑی آنکھیں مزید بڑی کی

اور میں اپنی جاناں پر غصہ کیوں نہیں کر سکتا "میر نے اس کو دیوار کے ساتھ لگایا اور
اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر ٹکائے

کیونکہ "..... پری شرمائی

کیونکہ "..... میر نے بے خودی میں لبوں سے پری کے گال چھوئے

کیونکہ آپ دوسری بار پایا بننے والے ہیں "پری نے شرما کر اپنے چہرے کو ہاتھ سے چھپایا

وااااااٹ یہ کب ہوا اور جاناں آپ کو پتہ ہے ناکہ ڈاکٹر نے منع کیا تھا کمپلیکیشن ہو
سکتی ہیں اور میں نے خیال کیوں نہیں کیا مجھے کیوں نہیں بتایا "میر کو پریشانی ہوئی

"لندن میں ہی پتہ چل گیا تھا اور ویسے بھی مجھے بیٹی چاہیے اس لیے آپ کو نہیں بتایا
پری نے منہ بنا کر میر کو مکا مارا

بحرا

چھاپا

جاناں آپ نا ہمیشہ سے ہی مجھے ترپاتی ہیں "میر نے پیار سے پریم کے ماتھے کو چوما

کوئی نہیں میں آپ سے پیار کرتی ہوں "پری نے میرے ہاتھ کو چوما

آئی نوٹ اب آپ نے اپنا خیال رکھنا ہے اور غلطی سے بھی مجھے ادھر ادھر نظر نہ آئیں
میر نے مسکرا پری کی ناک کھینچی "

اوکے میر ".....پری نے سکوں سے آنکھیں بند کی

تھوڑی دیر میں سب گھر والوں کو پتہ چل گیا اور پھر سب ہی میرے کمرے میں گھسے
پڑے تھے اور الگ ہی جشن کا سماں لگ رہا تھا

میر سر ہلاتے ہوئے باہر نکلا

از قلم مصباح ملک

NOVEL BANK

جاناں

اس گھر کا کچھ نہیں ہو سکتا..... میرے صرف سوچا

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank